CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

السلام علیکم!!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو در پیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

میرا کیا قصور

از قلم

منیبہ آصف

آیت کا آج یونیورسٹی میں آخری دن تھا۔وہ بہت خوش تھی۔اسی مہینے میں

آیت کی شادی ہونے والی تھی۔آیت کو سب نے مبارکباد دی۔آیت اپنی دوستوں

کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔یار آیت شادی کے بعد ہمیں بھول نہیں جانا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نمرہ چپس کھاتے ہوئے بولتی ہے۔ہاں آیت کہی ایسا نا ہو تم زوہیب بھائی کے چکر میں ہم سب کو بھول جاو

سحر بولتی ہے۔

نہیں یار تم لوگوں تو میری جان ہوں

میں بھلا تم لوگوں کو کیسے بھول سکتی ہوں۔آیت دونوں کو اپنے سے لگاتے ہوئے بولتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر،ہاشم کی بیٹی کا پتا چلا گیا ہے۔سر یہ اسکی تصویر ہے فراز ٹیبل پر تصویر رکھتا ہے

سر اس لڑکی کا نام آیت ہے سر اس لڑکی کا آج یونیورسٹی میں آخری دن ہے۔ایک ہفتے بعد

اس لڑکی کی شادی ہے۔فراز ہاتھ باندھے کھڑے ہوئے بولتا ہے

اشعر فائل اسٹیڈی کر رہا تھا۔ نظر اٹھا کر فراز کو دیکھتا ہے۔وہ پھر فائل کو میز پر رکھتا

ہے اور کرسی سے ٹیک لگتا ہے۔تم اُس لڑکی کو اوٹھالو۔اشعر کمینگی سے مسکراتے ہوئے

بولتا ہے۔ٹھیک ہے سر۔فراز بولتا ہے۔اب تم جا سکتے ہوں۔اشعر بولتا ہے۔فراز چلا جاتا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے۔

نہیں ہاشم تمہاری زندگی میں کوئی خوشی آنے نہیں دوں گا۔تمہاری کیے گئے گناہوں کی

سزا تمہاری بیٹی کو اپنے خون کے ہر قطرے سے ادا کرنا ہو گا۔ہاشم ویلا میں اب کبھی

خوشی کے گیت نہیں بجے گے۔صرف ماتم ہو گا اشعر آیت کی تصویر دیکھ کر نفرت سے بولتا

ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت کو ہوش آتا ہے۔آیت بڑی مشکل سے اٹھتی ہے۔یہ میں کہاں ہوں؟آیت

ذہن پر زور ڈالتی ہے۔آیت یونیورسٹی سے گھر جا رہی تھی پیچھے سے کوئی اسکے منہ پر

رومال رکھتا ہے آیت بے ہوش ہو گی تھی۔آیت زور زور سے دروازہ بجاتی ہے۔

مجھے باہر نکالو۔مجھے کیوں یہاں کیوں قید کیا ہے۔لیکن باہر سے کوئی جواب نہیں آتا

آیت تھک ہار کے نیچے بیٹھ جاتی ہے۔بابا اپنی آیت کو بچا لے آیت روتے ہوئے بولتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاشم بیگ کب سے گاڑی میں بیٹھ کر آیت کا انتظار کر رہے تھے۔صاحب آیت بی بی کو

یونیورسٹی سے گئے ہوئے ایک گھنٹے سے زیادہ ہو گیا ڈرائیور یونیورسٹی سے

باہر آ کر ہاشم بیگ سے بولتا ہے۔ہاشم بیگ پریشان ہو جاتے ہیں۔گھر پر فون کرتے ہیں

ہیلو عرشی آیت گھر پر آ گی؟ہاشم فون پر اپنی بیوی سے پوچھا۔نہیں ہاشم ابھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تک نہیں آئی۔عرشی پریشانی سے بولتی ہے۔کیااب کیاہوگا۔ہاشم گھبرا کر بولتا ہے

ہاشم پولیس انسپکٹر یاور عباس کو فون ملاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر کمرے کا دروازہ کھولتا ہے۔آیت گھٹنوں میں سر رکھ کر بیٹھی ہوئی تھی

دروازہ کھولنے کی آواز سن کر سر اٹھا کر دیکھتی ہے۔اشعر آنکھوں میں خون لے

اسکو دیکھ رہا تھا۔زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ آگے بڑھتا ہے۔آیت ڈر کر پیچھے ہٹتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہاں تک دیوار سے چیپک جاتی ہے۔اشعر دیوار پر دونوں ہاتھ رکھ کر آیت کے بھاگنے کا

راستہ بند کر دیتا ہے۔آیت کو اپنے چہرے پر اشعر کی گرم سانسیں محسوس ہوتی ہے

آیت ہمت کر کے اشعر کی طرف دیکھ کر بولتی ہے۔مجھے کیوں اغوا کیا میرا کیا قصور ہے

اشعر آیت کا منہ پکڑ کر بولتا ہے سارا قصور تمہارا ہے۔تم اس کمینے شخص کی اولاد ہو

یہ تمہارا قصور ہے۔اپنے باپ کے لے یہ الفاظ سن کر آیت غصے سے اشعر کی طرف دیکھ کر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بولتی ہے۔زبان سنبھال کر بات کرو۔میرا بابا تمہاری طرح گھٹیا نہیں ہے۔تم نے

کیوں مجھے اغوا کیا ہے۔ایک ہفتے بعد میری شادی ہے۔تم میرے بابا کو

جانتے نہیں ہو اگر انہیں پتا چل گیا تو تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گے

آیت کی بات سن اشعر ہسنتا ہوا پیچھے ہوتا ہے۔یہی تو چاہتا ہوں میں،

تمہارے باپ کو پتا چلے جب اپنی بیٹی کی عزت پر بات آجائے تو کیسا لگتا ہے

اشعر نفرت سے بولتا ہے۔اشعر کی بات سن کر آیت کے جسم میں سنسنی کی لہر دوڑتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسکو اشعر سے خوف آنے لگتا ہے۔ پیلز مجھے جانے دو۔ میری شادی ہونے والی ہے

میرا بابا کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہے گے۔ آیت ہاتھ جوڑتے ہوئے بولتی ہے

اشعر کچھ نہیں بولتا گیٹ بند کر کے باہر چلے جاتا ہے۔ آیت زمین پر بیٹھ کر رونے لگتی ہے

پیلز دروازہ کھولو، پیلز دروازہ کھولو۔ میں بے قصور ہوں

مجھے جانے دو، میرے بابا میرا انتظار کرے ہونگے۔ تم کو اللہ کا واسطہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت روتے ہوئے بولتی ہے۔وہ مسلسل دروازہ بجارہی تھی۔لیکن

اشعر کے کان اسکی فریاد سنے سے انکاری تھے۔وہ اشعر جو کسی معمولی سی

تکلیف سے تڑپ اٹھتا تھا۔وہ ایک نازک سی لڑکی کو اسکے باپ کے گناہوں

کی سزا دے رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاشم بیگ ملک کے نامور بسنیس مین ہیں۔ہاشم بیگ کی تین بچے ہیں۔بڑی بیٹی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت دوسرے بیٹی ارم جو کالج میں پڑھ رہی ہے۔چھوٹا بیٹا اسد جو نویں جماعت

کا طالب علم ہے۔ہاشم بیگ بہت پریشان تھے۔پولیس ہر جگہ آیت کو ڈھونڈ رہی تھی

آیت کو لاپتہ ہوئے چار گھنٹے ہو گے تھے۔آیت کے لاپتہ ہونے کی خبر آیت کے

سسرال کو بھی ہو گی تھی۔وہ لوگ ہاشم ویلا میں موجود تھے۔ہاشم صاحب

اگر آپکی بیٹی کو یہ شادی نہیں کرنی تھی تو آپ ہمیں پہلے بتا دیتے۔روبینہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

غصے سے بولتی ہے۔روبینہ کی بات سن کر ہاشم کو بہت غصہ آتا ہے لیکن وہ ضبط

کرتے ہیں۔ نہیں روبینہ ہماری آیت اس رشتے سے بہت خوش تھی۔ عرشی بولتی ہے

مجھے تو یہی لگتا ہے ہماری آیت کسی نے اغوا کر لیا ہے۔اماں بی بولتی ہے

کیا اغواز وہیب پریشانی سے بولتا ہے۔آپ کے پاس اغوا کاروں کا فون آیا تھا؟

وحیدارشد نے پوچھا۔ نہیں ابھی کسی کا فون نہیں آیا۔اماں بی بولتی ہے

تو آپ کو کیسے پتا وہ کیڈنیپ ہوئی ہے ہو سکتا ہے وہ کسی کے ساتھ بھاگ گی ہوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روبینہ نے زبان سے زہر اگلا۔کیا بکواس کر رہی ہے آپ؟ہاشم کے برداشت کا

پیمانہ لبریز ہو گیا تھا وہ غصے سے بولتا ہے۔نہیں انکل آپ خفا نا ہو ماما کا یہ

مطلب نہیں تھا۔زوہیب بولتا ہے۔زوہیب کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے ہاشم نے کہا

وحید ارشد بہتر ہو گا آپ لوگ ابھی اسی وقت یہاں سے چلے جائے مجھے اپنی بیٹی

پر پورا بھروسہ ہے وہ کبھی کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائے گی جس سے اسکے باپ کا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر شرم سے جھکے۔ چلوں یہاں سے بیگم بہت ہو گئی ہماری بے عزتی وحیدار شد

غصے سے بولتا ہے۔ وہ سب منہ بنا کر ہاشم ویلا سے چلے جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت کمرے کا جائزہ لیتی ہے۔ کمرے کی کھڑکی اتنی جام تھی کھول نہیں رہی تھی۔

باہر نکلنے کا دوسرا کوئی راستہ نہیں تھا۔ اتنے میں دروازہ کھولتا ہے۔ ملازم

کمرے میں کھانے کی ٹرے لاتا ہے۔ ٹرے کو زمین پر رکھ کر خاموشی سے باہر چلا جاتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت کا دل چاہتا ہے وہ کھانا اٹھا کر باہر پھینک دے۔مجھے یہ کھانا نہیں کھانا

مجھے گھر جانا ہے جا کر بول دو اپنے صاحب سے۔آیت چیخ کر بولتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت سے ملنے کے بعد اشعر اپنے روم میں آجاتا ہے۔دیوار پر ہاشم کی تصویر لگی

ہوئی تھی۔ہاشم کی تصویر پر تیر لگا ہوا تھا۔اشعر ہاشم کی تصویر کو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

غور سے دیکھتا ہے۔تم نے سب کچھ چھین لیا مجھ سے۔اب میں بھی تم سے

سب چھین لوں گا۔تمہاری ہر خوشی کو غم میں بدل دوں گا۔کتنی معصوم ہے نا

تمہاری بیٹی۔لیکن معصوم میں بھی تھا کسی نے میری پرواہ کی نہیں نا

میرا کیا قصور تھا؟میرا تو کوئی قصور نہیں تھا۔پھر بھی تمہارے گناہوں کی

سزا مجھے ملی۔خون کے آنسو روگے تم ہاشم بیگ۔اشعر کے لہجے میں سانپ کی پنگار تھی

اشعر کا فون بجنے لگتا ہے۔اشعر کال پیک کرتا ہے۔ہیلو جی بھائی کی جان

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں بالکل ٹھیک ہوں۔ہماری بیٹی کیسی ہے۔فون پر بات کرنے والا اشعر کہی سے

غصہ کرنے والا اشعر نہیں لگ رہا تھا۔اتنے میں ملازم دستک دیتا ہے۔اچھا میں تم سے بعد

میں بعد کرتا ہوں۔اشعر فون پر اپنی بہن سے بولتا ہے۔اندر آجاو۔اشعر نوکر سے بولتا ہے

سر وہ لڑکی نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ملازم بولتا ہے۔ٹھیک ہے تم جاو میں دیکھتا

اشعر بولتا ہے۔ملازم سر ہلا کر کمرے سے نکل گیا،کیوں تم میرے غصے کو ہوا دے رہی ہوں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر غصے سے بولتا ہے۔اور پھر کمرے کا رخ کرتا ہے جہاں آیت کو بند کر کے رکھا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت روتے ہوئے اللہ سے اپنی رہائی کی دعا کر رہی تھی۔اتنے میں دروازہ کھولتا ہے

اشعر غصے سے اندر آتا ہے۔اشعر کے تیور دیکھ کر آیت گھبرا جاتی ہے۔

اشعر آیت کو بازو سے پکڑ کر اپنے قریب کرتا ہے۔تم کو کیا لگتا ہے تم کھانا نہیں کھاو

گی تو میں تم پر ترس کھا کر تم کو چھوڑ دوں گا۔نہیں میں ہر گز ایسا نہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کروں گا سمجھی۔شرافت سے کھانا کھاؤ۔اشعر غصے سے بولتا ہے۔اور ایک

جھٹکے سے آیت کو چھوڑتا ہے آیت بیڈ پر جا کر گرتی ہے۔سکینہ سکینہ

اشعر اپنی ملازمہ کو آواز دیتا ہے۔نوکرنی گبھرا کر آتی ہے جی جی صاحب جی

تم اس لڑکی کو کھانا کھالو۔نہیں کھائے تو مجھے بتانا میں پھر نلکیوں کے

ذریعے اسکو خوراک دوں گا۔اشعر ایک نظر آیت پر ڈال کر بولتا ہے اور پھر کمرے سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلے جاتا ہے۔آیت بیڈ پر لیٹے رونے لگتی ہے۔

ہاشم اپنے کمرے میں ادھر سے اُدھر ٹہل رہے تھے۔عرشی کمرے میں آتی ہے۔کیا ہوا

ہاشم آیت کا کچھ پتا چلا؟عرشی پریشانی سے پوچھتی ہے۔نہیں عرشی

آیت کو لاپتہ ہوئے ایک دن گزر گیا لیکن کچھ پتا نہیں چلا۔دنیا والوں کے سوالوں کا

کیا جواب دو۔کچھ سمجھ نہیں آرہا۔بیڈ پر بیٹھتے ہوئے ہاشم نے کہا۔ماما میں

اسکول نہیں جاوں گا۔اسد کمرے میں آکر روتے ہوئے بولتا ہے۔کیوں کیا ہوا تمہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عرشی غصے سے بولتی ہے،ماماسب آیت آپو کے بارے میں بہت غلط باتیں کرتے ہیں

کل مجھے میرے کلاس کا لڑکا جنید بول رہا تھا تیری بہن گھر سے بھاگ گی۔

اسد نے روتے ہوئے کہا!اسد کی بات سن کر عرشی پریشانی سے ہاشم کی طرف دیکھتی ہے

اچھاٹھیک تم جاکر گاڑی میں بیٹھو میں تمہاری پرنسپل سے بات کروں گا،ہاشم نے کہا

اسد آنسو پونچھتے ہوئے کمرے سے باہر جاتا ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر آیت کے کمرے میں آتا ہے، کیسی ہو۔آیت اشعر کی آواز سن کر بیڈ پر سے کھڑی

ہو جاتی ہے۔زندہ ہوں آیت تلخی سے بولتی ہے۔تم کو زندہ رہنا ہے۔ورنہ مجھے اپنا بدلہ

تمہاری جگہ تمہاری بہن سے لینا پڑے گا۔اشعر نفرت سے بولتا ہے۔

نہیں پلیز تم میری بہن کے ساتھ کچھ نہیں کروں گے اشعر کی بات سن کر آیت تڑپ کر بولتی

ہے۔اگر تم چاہتی ہوں میں تمہاری بہن کے ساتھ کچھ برا نہیں کروں تو ابھی مولوی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صاحب آئے گئے تم کو بس قبول ہے بولنا ہے، سمجھی۔اشعر نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا

کیا نہیں میں ہر گز تم سے شادی نہیں کرو گی چاہیے تم مجھے جان سے کیوں نا مار دو۔

آیت غصے سے بولتی ہے۔ٹھیک ہے مجھے بھی تم سے شادی کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے

اگر تم میرے ساتھ بغیر نکاح کے رہنا چاہتی ہوں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں

اشعر آنکھوں میں انگارے لیے آیت کو دیکھتے ہوئے بولتا ہے۔آیت خوفزدہ ہو کر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر کی طرف دیکھتی ہے۔تم ایسا کیوں کر رہے ہو؟میں نے کیا بیگاڑ ہے تمہارا؟

مجھے جانے دو۔میری شادی ہونے والی ہے۔آیت اشعر کے قدموں میں بیٹھ کر روتے ہوئے

بولتی ہے۔تمہیں کیا لگتا ہے میں تم کو چھوڑ دوں گا تو وہ تمہارا وہ منگیتر تم سے

شادی کر لیے گا؟کون یقین کر رہے گا تمہاری پاک دامنی پر؟تم کو میں نے چھوا تک نہیں

ہے یہ بات صرف میں جانتا ہوں یا تم،دنیا تو نہیں جانتی۔کیا ثبوت دو گی سب کو

بولو؟اشعر طنزیہ لہجے میں کہا!اشعر کی بات سن کر آیت بے یقینی سے اشعر کی طرف

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھتی ہے۔تم انتہائی گھٹیا انسان ہوں۔تمہاری ماں کیسی عورت تھی جس نے

تمہارے اتنی گھٹیا پرورش کی۔آیت نفرت سے بولتی ہے۔آیت کی بات سن کر اشعر کا

چہرہ غصے سے لال ہو جاتا ہے۔آیت نے ان جانے میں اشعر کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا تھا

اشعر جنونی انداز میں آیت کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا ہے تو وہ اسکے سینے پر آ لگتی

آیت اپنا ہاتھ اشعر کے سینے پر رکھ فاصلہ رکھتی۔اگر تم نے میری ماں کے بارے میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک لفظ بھی کہا نا تو میں تمہارا وہ حشر کروں گا تم زندگی بھر یاد رکھوں گی۔اشعر

نفرت سے بولتا ہے۔اور آیت جھٹکے سے چھوڑتا ہے۔آیت بڑی مشکل سے خود کو نیچے

گرنے سے بچاتی ہے۔اشعر جاتے ہوئے موڑ کر بولتا ہے اور سنو 5 بجے تک نکاح خواہ آجائے گے

تو شرافت سے نکاح کے لئے تیار ہو جانا مجھے کوئی تماشا کرتی تم دیکھائی نا دو

ورنہ تمہاری جگہ تمہاری بہن یہاں ہو گی آگے تم خود سمجھدار ہو اشعر آیت کی طرف

دیکھ کر بولتا ہے اور کمرے سے چلا جاتا ہے۔آیت وہی زمین پر بیٹھی اپنی بے بسی پر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رونے لگتی ہے۔اللہ کریں تم کو موت آجائے۔آیت نے اشعر کو دل میں بد عاء دیتے ہوئے کہا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر کمرے میں جا کر ہر چیز کو تہس نہس کر دیتا ہے۔آیت کی باتوں کو سوچتے ہوئے

وہ ماضی میں گم ہو جاتا ہے

ماضی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نکل جاؤ میرے گھر سے۔اظہر نذیر جویریہ کو دھکے دیتا ہوا بولتا ہے میں اس وقت کہاں "

جاؤ گی۔آپکو اللہ کا واسطہ مجھ پر یہ ظلم نہیں کر رہے۔جویریہ روتے ہوئے بولتی ہے

نکل میرے گھر سے، میری مت ماری گئی تھی جو تجھ جیسی بیچ اور گھٹیا عورت

کو اپنی بہو بنالیا۔عرفانہ نفرت سے بولتی ہے۔ نہیں ماں جی میں ایسی عورت نہیں

ہو۔جویریہ عرفانہ کا پاؤں پکڑ کر بولتی ہے، عرفانہ جویریہ کو پاؤں سے دھکا دیتی ہے

جویریہ نیچے گر جاتی ہے اور سر پر اسکے چوٹ لگتی ہے جس کی وجہ سے خون بہنے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لگتا ہے۔امی دس سالہ اشعر بھاگتا ہوا جویریہ کے پاس جاتا ہے۔نکل جاؤ میرے گھر سے

ساتھ میں اپنے بچے لیے کر بھی چلی جانجانے کس کا خون کو میرے بیٹی کے سر پر

توپ رہی تھی۔عرفانہ نے منہ سے زہر اگلا۔جا اپنے اُس عشق کے پاس جو تمہیں محبت

بھرے میسج کرتا ہے۔اظہر نذیر نفرت سے بولتا ہے

اور تین ماہ کی اریشہ کو زمین پر رکھ کر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھر کا دروازہ بند کر دیا

فون بجنے کی آواز پر اشعر ماضی سے باہر آیا۔ہیلو ہاں فراز ٹھیک ہے۔اشعر فراز سے

بات کر کے فون بند کر دیتا ہے۔واش روم میں جا کر سخت سردی کے باوجود ٹھنڈے

پانی سے منہ دھوتا ہے۔اسکے اندر لگی ہوئی آگ کسی بھی صورت کم نہیں ہو رہی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت کو دو لڑکیاں تیار کرنے آتی ہے۔آیت سادگی میں بہت پیاری لگتی تھی تیار

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہو کر اور بھی حسین لگ رہی تھی۔ ہرنی جیسی گہری ہلکی بروان بڑی آنکھیں

خوبصورت ماتھا اور دودھ جیسی سفید رنگت۔ بال زیادہ بڑے نہیں تھے

لیکن دیکھنے میں بہت ہی خوبصورت اور دلکش تھے۔ آیت ریڈ کلر کے برائیڈل ڈریس

میں کوئی شہزادی لگ رہی تھی۔ واہ میم آپ تو دیکھنے میں بالکل پری لگ رہی ہوں

ایک لڑکی آیت کے روپ کو دیکھ کر بے اختیار بولتی ہے۔ آیت نم آنکھوں سے خود

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کو آئینے میں دیکھتی ہے وہ خود حیران رہ جاتی ہے کیا یہ خود ہے۔آیت نے اس

دن کے لیے کتنے خواب دیکھے تھے کبھی سوچا نہیں تھا تعبیر اتنی بد صورت ہو گی

☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر کے کمرے کی صفائی ملازم کر کے چلا گیا تھا۔اشعر اپنے بال بناتا ہوا آئینہ

سامنے کھڑے ہو کر خود کو ہمیشہ کی طرح آئینہ میں دیکھ رہا تھا۔اشعر کی بروان آنکھیں

جن میں ایک درد چھپا تھا۔بالوں کو جیل سے سیٹ کر کے خود پر اسپرے کرنا نہیں بھولا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھنے میں کسی ریاست کے شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔اپنی مغرور چال چلتے ہوئے

کمرے سے باہر جاتا ہے۔

کچھ دیر بعد نکاح خواہ آجاتے ہیں اور نکاح شروع ہوتا ہے۔اشعر والد اظہر نذیر سے

سکہ رائج الوقت پانچ لاکھ حق مہر میں آیت بنت ہاشم بیگ یہ نکاح آپکو قبول ہے

آیت مسلسل خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔اشعر غصے سے آیت کو دیکھتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت کو اشعر کی دھمکی یاد آتی ہے آیت نم آواز سے جی بولتی ہے۔

تین بار پوچھنے کے بعد نکاح تکمیل ہوا۔سب لوگ اشعر کو مبارک باد دیتے ہیں

آیت کو پتا نہیں چلا کہ وہ کب آیت ہاشم بیگ سے آیت اشعر نذیر بن گی۔

وہ سن بیٹھی ہوئی تھی۔

آیت کو اشعر کے کمرے میں لا کر بیٹھا دیا تھا۔آیت کمرے میں بیٹھے رو رہی تھی

اشعر کمرے میں آتا ہے۔ایک نظر آیت پر ڈالتا ہے۔آیت کا روپ دیکھ کر اشعر پلکیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چپکنا بھول جاتا ہے۔آیت اشعر کی موجودگی سے بے خبر رونے میں مصروف تھی

اشعر کو ایک دم سے اپنی ماں کا خیال آتا ہے اشعر ٹرنس کی کیفیت سے باہر نکلتا ہے

پھر سے اپنے اوپر نفرت کا خول چڑھا کر آیت کے پاس بیٹھتا ہے۔آیت اشعر کو اتنے

پاس دیکھ کر سمٹ کر بیٹھ جاتی ہے۔اشعر آیت کو اپنے قریب کر کے اپنے موبائل نکال

کر سیلفی لیتا ہے۔آیت حیرت سے اشعر کی طرف دیکھتی ہے۔چلوں اب مسکراؤ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شاباش اشعر آیت کا منہ پکڑ کر بولتا ہے۔آیت زبردستی مسکراتی ہے۔اشعر

مسکراتے ہوئے ایک اور سیلفی لیتا ہے۔چلوں اب تم جا کر چینج کروں

اشعر آیت کو بازو سے پکڑ کر بولتا ہے۔آیت کو اشعر کے رویہ کی سمجھ نہیں آرہی تھی

آیت جلدی سے واش روم میں چلی جاتی ہے۔اشعر بیڈ پر لیٹ جاتا ہے

آیت فریش ہو کر واش روم سے باہر آتی ہے۔تم جا کر زمین پر لیٹوں گی تم اس قابل نہیں

تم بیوی کا درجہ دیا جائے۔اشعر آیت کی طرف دیکھ کر نفرت سے بولتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت اتنی ٹھنڈ میں خالی فرش پر بنا چادر تکیہ کے لیٹتی ہے۔جو کبھی

سردی میں بستر سے اٹھتی نہیں تھی وہ یہ سب برداشت کر رہی تھی۔

ٹھنڈے فرش پر آیت سے لیٹا نہیں جاتا وہ خاموش آواز سے رونے لگتی ہے

ٹھنڈ کے مارے اسکے ہونٹ نیلے پڑنے لگے تھے۔اشعر کو آیت کی حالت دیکھ کر ترس آنے

لگتا ہے۔خود بستر سے اٹھ کر آیت کے پاس آتا ہے جاؤ جا کر بیڈ پر سو جاو۔اشعر آیت سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بولتا ہے۔آیت نا سمجھی سے اشعر کی طرف دیکھتی ہے۔تم کیا اونچا سنتی ہوں

جاو جا کر بیڈ پر لیٹ جاؤ اشعر اب کی بار غصے سے بولتا ہے،آیت گبھرا کر

جلدی سے بیڈ پر چلی جاتی ہے۔اشعر کمرے سے باہر چلے جاتا ہے۔بالکونی میں

جا کر سگریٹ پینے لگتا ہے۔اشعر کو یاد آتا ہے اسکی ماں کیسے سردی میں ٹھنڈے فرش پر

سوئی تھی۔اشعر غصے سے کمرے میں داخل ہوا اور آیت کا ہاتھ پکڑ کر جھٹکے سے

کھڑا کرتا ہے۔آیت اچانک اس رد عمل سے گبھرا جاتی ہے۔تم ساری رات اسی طرح کھڑی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رہو گی سمجھی اور یہاں سے ہلنے کا سوچنا بھی مت اشعر آیت کی طرف انگلی

کرتے ہوئے بولتا ہے۔اور پھر آیت کو حیران و پریشان چھوڑ کر بستر پر جا کر لیٹتا ہے۔

آیت وہی کھڑے ہوئے آنسو بہا رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر نیند سے بیدار ہو کر اٹھتا ہے سامنے آیت کھڑی ہوئی تھی۔آیت رات بھر یہی کھڑی رہی

تھی۔اشعر آیت کو کھڑا ہوا دیکھ کر سوچتا ہے کیا یہ ساری رات یہی کھڑی رہی۔کتنی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بے وقوف ہے میں سو گیا تھا تو جا کر لیٹ جاتی۔اشعر سر جٹک کر بستر سے کھڑا ہوا

اور آیت کے پاس جاتا ہے۔تم جا کر لیٹ جاؤ۔اشعر آیت سے بولتا ہے۔پوری رات کھڑی ہونے

کی وجہ سے اسکی ٹانگیں بہت دکھ رہی تھی۔آیت سے ایک قدم بھی چلا نہیں جا رہا تھا

آیت زمین پر گرتی اگر اشعر تھام نہیں لیتا۔اشعر آیت کو پکڑ کر بیڈ پر لیٹاتا ہے۔

اور آیت کے پاؤں پر کمبل ڈالتا ہے۔تم سو جاؤ۔اشعر آیت کو بولتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت حیرت سے اشعر کی طرف دیکھتی ہے۔اشعر کمرے سے باہر چلا جاتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

روبینہ غصے سے ہاشم ویلا کے اندر داخل ہوتی ہے۔چیختے ہوئے ہاشم کو آواز دیتی ہے

ہاشم بھائی صاحب،ہاشم بھائی صاحب۔ہاشم اپنے کمرے سے باہر آتا ہے۔

کیا ہوا روبینہ بھابھی کیوں اتنا شور مچایا ہوا ہے۔ہاشم بولتا ہے

شور،ارے چھوڑے آپ تو بڑا اپنی بیٹی کی تربیت کی قسمیں کھا رہے تھے وہ کچھ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

غلط کام نہیں کر سکتی وہ گھر سے بھاگی نہیں ہے۔ارے یہ دیکھے آپکی بیٹی نے کیا

گل کھلایا ہے۔روبینہ اپنے موبائل سے تصویر نکال کر دیکھاتی ہے۔آیت اور اشعر کی

!شادی کی سیلفی تھی۔یہ یہ نہ نہیں ہو سکتا۔ہاشم نے ہکلاتے ہوئے کہا

ارے میں کہتی ہوں اگر میرے بیٹے سے شادی نہیں کرنی تھی تو یہ سب کیوں کیا

خوب بیوقوف بنایا میرے بیٹے کو۔اب ہم سے بھی امیر لڑکا مل گیا تو اُس سے شادی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرلی۔توبہ توبہ کسی بد چلن لڑکی ہے،روبینہ کانوں کو ہاتھ لگا کر بولتی ہے۔

ہاشم بیگ صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھتے ہیں۔روبینہ اپنی دل کی بھڑاس نکال کر

چلی گئی۔عرشی کچن سے باہر آکر بولتی ہے کیا ہوا ہاشم اس طرح کیوں بیٹھے ہوئے ہیں

کیا بولا روبینہ نے؟کچھ تو بولے میرا دل ویسے ہی بہت گھبرا رہا ہے۔

ماما،بابا،ارم ٹی وی لاونج سے آواز دیتی ہے۔دونوں گھبرا کر اندر جاتے ہیں

کیا ہوا ارم؟عرشی پریشانی سے پوچھتی ہے۔ماما یہ نیوز دیکھے،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" جی ناظرین ہمیں بریکنگ نیوز ملی ہے۔مشہور بسنیس مین ہاشم بیگ کی بیٹی نے

انٹرنیشنل بسنیس مین اشعر نذیر سے خفیہ شادی کرلی ہے۔آج اشعر کے شوشل

اکاؤنٹ پر یہ تصویر ڈالی گی۔مزید تفصیلات کے لیے ہم اپنے نمائندے سے بات

کرتے ہیں۔"

عرشی یہ خبر سن کر بے ہوش ہو جاتی ہے۔ماما کیا ہوا آپکو،ارم گھبرا کر بولتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم جا کر اپنی دادی کو بلاو ہاشم بیگ بولتے ہیں۔جی پاپا ارم کمرے سے باہر جا کر

دادای کو بلانے جاتی ہے۔اور ہاشم ڈاکٹر کو فون کرتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(کمرے میں ملازمہ ناشتہ لے کر آئی۔بیگم صاحبہ ناشتہ کر لیے۔سکینہ (ملازمہ

آیت سے بولتی ہے۔آیت خاموشی سے ناشتہ کرنی لگی۔بیگم صاحبہ ناشتہ کے بعد

یہ دوا بھی کھالے گا۔صاحب جی نے بیجھی ہے۔سکینہ بولتی ہے،آیت سر ہلاتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ملازمہ کمرے سے چلی جاتی ہے۔آیت ڈبل روٹی کے سلائس کو پلیٹ میں

رکھ کر رونے لگتی ہے۔کیوں اشعر کیوں کر رہے ہو ایسا؟ کبھی زخم دیتے ہو

کبھی مرہم رکھتے ہوں۔آیت روتے ہوئے بولتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر کمپنی سے گھر آتا ہے۔گاڑی کیراج میں کھڑی کر کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر باہر سے اندر آتا ہے۔سکینہ سکینہ ،ملازمہ کو آواز دیتا ہے۔جی صاحب جی۔سکینہ

بولتی ہے۔آیت نے ناشتہ کر لیا؟اشعر موبائل چلاتے ہوئے کہا!جی صاحب جی

ٹھیک ہے تم جاؤ۔اشعر ملازمہ کو بولتا ہوا اپنے کمرے میں چلے جاتا ہے۔

اشعر کمرے میں آتا ہے۔آیت اشعر کو بیلک کلر کے سوٹ میں دیکھ کر سوچتی ہے

کاش تم دیکھنے میں جتنے خوبصورت ہو تمہارا دل بھی اتنا خوبصورت ہوتا

اگر تم نے میرا جائزہ لے لیا ہو تو تیار ہو جاو ہم جا رہے ہیں۔اشعر مسلسل خود پر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت کی نظر محسوس کر رہا تھا۔آیت کی طرف دیکھ کر بولتا ہے۔آیت اشعر کی

بات سن کر شرمندہ ہوتی ہے۔اور جلدی سے اٹھ کر اپنے بال ٹھیک کرتی ہے

اشعر آیت کے پیچھے کھڑے ہو کر اپنے اوپر پرفیم کی برسات شروع کر دیتا ہے

اشعر کی پرفیم کی خوشبو اسکے ناک کے نتھو میں گھس رہی تھی۔خوشبو

سے اسکا دماغ چکرنے لگتا ہے۔اشعر ہم کہاں جا رہے ہیں؟آیت اشعر کی طرف دیکھتے ہوئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بولتی ہے۔سوہیپٹ ہارٹ تمہارے لیے سبر ئیز ہے۔اشعر آیت کو بازو سے پکڑ کر بولتا ہے

اب چلے اشعر آیت کا ہاتھ پکڑ کر بولتا ہے۔آیت سر ہلاتی ہے،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت یہ کیوں کیا تم نے۔عرشی روتے ہوئے بولتی ہے۔اماں،اب ہم لوگوں کا سامنا

کیسے کر رہے گے۔آیت نے ہمیں کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔

صبر کرو عرشی بیٹا،نسیم بیگم نے بولا!ماما اسد بھاگتے ہوئے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آتا ہے۔کیا ہوا اسد؟ دادی جان بولتی ہے۔وہ سامنے والا بنگلہ اشعر نذیر کا ہے

آپوا شعر نذیر کے ساتھ یہاں شفیٹ ہوئی ہے۔کیا، عرشی بستر سے ایک دم سے

اٹھ کے بولتی ہے۔اب کیا ہو گا اور کتنا ذلیل کرنا چاہتی ہے یہ ہمیں۔عرشی روتے

ہوئے بولتی ہے۔کاش آیت میں پیدا ہوتے ہوئے تیرا گلہ گھوٹ دیتی۔

دادای جان بھی رونے لگتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت کو یہاں آکر زبردست جھٹکا لگتا ہے۔اشعر آپ نے میرے گھر کے سامنے بنگلہ خرید لیا

آیت پریشانی سے بولتی ہے۔ہاں سوہیٹ ہارٹ،اب جاؤ سکینہ کے ساتھ گھر سیٹ کراؤ

اشعر نیا حکم آیت کو دیتا ہے۔آیت بے بسی سے اشعر کی طرف دیکھتی ہے

اشعر آیت کو چھوڑ کر ہاشم ویلا میں جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارم بریک ٹائم میں کالج کی کنٹین میں اپنی دوست تحریم کے ساتھ بیٹھی سموسے

کھا رہی تھی۔ارے ارم ہم نے سنا ہے تمہاری بہن نے بھاگ کر شادی کر لی ہے۔ارم کے

کندھے پر پیچھے سے ہاتھ رکھ کر نازیہ بولتی ہے۔نازیہ کا انداز مذاق اڑانے جیسا تھا

ارم غصے سے نازیہ کی طرف دیکھتی ہے۔تم اپنے کام سے کام رکھو،میری بہن کے بارے

میں ایک لفظ بھی کہا تو اچھا نہیں ہو گا،ارم غصے سے بولتی ہے۔واہ بھی واہ

، !بہن بھاگی انکی غصہ بھی ہم پر نکال رہی ہے۔کرن طنزیہ لہجے میں کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس کردو تم دونوں، تم خود لڑکی ہو کر دوسری لڑکی کے بارے میں ایسی باتیں کر رہی

ہوں۔ تحریم غصے سے بولتی ہے۔ارے ہم نے کونسا غلط کہا، ہر نیوز چینل پر یہی

خبر چل رہی ہے۔اور ویسے بھی یہ امیر گھرانے کی لڑکیاں ہوتی ہی ایسی ہیں

پیار کسی اور سے، شادی کسی اور سے، بچہ کسی اور سے۔ناذیہ ناک چڑھ کر بولتی ہے

ارم کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا وہ ایک زوردار تھپڑ ناذیہ کو مارتی ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب لڑکیاں حیرت سے ارم کی طرف دیکھتی ہیں۔

بس ایک اور لفظ بھی کہا تو سوچ لینا میں کیا کروں گی ابھی تو صرف ایک

تھپڑ مارا ہے۔ارم انگلی ناذیہ کی طرف کرتے ہوئے کہا، ناذیہ اپنے

چہرے پر ہاتھ رکھ کر ارم کو گھور رہی تھی۔ارم جاتے ہوئے رکھ کر بولتی ہے

ہوتی ہو گی امیر گھرانے لڑکیاں ایسی، پر ہر امیر گھرانے کی لڑکیاں ایسی نہیں

ہوتی۔ارم بول کر چلی جاتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیوں آئے ہو تم یہاں؟اشعر کو ہاشم ویلا میں دیکھ کر ہاشم غصے سے بولتا ہے۔

ارے سسرال میں آیا ہوں۔ سسر جی آپکے ہاں داماد کی یہ عزت کی جاتی ہے۔

اشعر صوفے پر بیٹھ کر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بولتا ہے

ہاشم اشعر کے اس انداز کو دیکھ کر اندر ہی اندر پیچ تاب کھا رہا تھا۔

۔کیا چاہتے ہو تم؟ہاشم دانت

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیس کر بولتا ہے۔آپکی کی بربادی اشعر نفرت سے بولتا ہے۔کیا مطلب کیا کہنا

!چاہتے ہوں؟ہاشم ناسمجھی سے اشعر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

میں یہاں تم کو برباد کرنے آیا ہوں۔اشعر آنکھوں میں خون لے ہاشم کی آنکھوں

میں دیکھ کر بولتا ہے۔کون ہو تم؟تمہارا عذاب۔اشعر طنزیہ بولتا ہے

کیا بکواس کر رہے ہو۔ہاشم بیگ غصے سے بولتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جاننا چاہتے ہو میں کون ہوں۔ تم کو یاد ہے بیس سال پہلے اخبار میں ایک خبر

آئی تھی۔ایک رونگ نمبر نے ایک شادی شدہ عورت کو بہت تنگ کیا۔گھر والے سمجھے

لڑکی قصوروار ہے بدکردار ہے۔

اسکی وجہ سے عورت کو اسکے بھائی نے غیرت میں آکر قتل کر دیا۔

اور سچ سامنے آنے کے بعد خود کو گولی مار کر خود خوشی کر لی۔

!تم یہ واقعہ مجھے کیوں سنا رہے ہوں؟ ہاشم نے گھبرا کر کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیوں کہ اُس بدنصیب عورت کا بیٹا ہوں میں۔اشعر نفرت سے بولتا ہے

اور وہ رونگ نمبر والا میرے سامنے کھڑا ہے۔اشعر ہاشم کی آنکھوں میں

دیکھ کر بولتا ہے۔ہاشم صوفے پر بیٹھ کر رونے لگتا ہے۔

مجھے معاف کر دو۔میں نے بس ٹائم پاس کر رہا تھا۔مجھے نہیں پتا تھا یہ سب

ہو جائے گا۔ہاشم بیگ اپنے ہاتھ جوڑ کر بولتا ہے۔معاف تم کو۔تمہاری وجہ سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک عورت کا ہنستہ بنستا گھر اوجڑ گیا۔اسکے کردار پر تمت لگی۔

اسکے بچوں کو ناجائز کا کہا گیا۔اسکو ناحق قتل کر دیا گیا۔

صرف اور صرف تمہارا اے اُس گھٹیا میسج کی وجہ سے۔تم کو کچھ یاد بھی نہیں

تھا تم تو گناہ کر کے بھول گئے تھے۔میں سامنے آگیا تو معافی مانگنے لگے۔

گڈ۔اشعر نے ہولناک قہقہہ لگایا۔اشعر کی ہنسی سے ہاشم کو خوف آنے لگتا ہے

قصور تمہارا نہیں ہے موت کے فرشتے کو دیکھ کر انسان کو اپنے سارے گناہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یاد آنے لگتے ہیں۔اشعر نے طنزیہ لہجے میں کہا !

تم جیسے گھٹیا لوگ ہوتے ہوں جس کی وجہ سے لڑکیوں کے گھر برباد ہوتے ہیں"

چلاتی ہیں تم جیسے گھٹیا مرد Facebook جو لڑکیاں موبائل یوز کرتی ہے،

اُنھیں اپنی جاگیر سمجھتے ہو۔ گھٹیا مسیجز بھیجتے ہوں۔بات نہیں

کرنا چاہتی تو کہتے ہو اتنی پارسا بنی پھرتی ہو تو موبائل کیوں یوز کرتی ہوں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنی بہن، بیٹوں پر بات آئے تو کیسے شریف غریت مند بن جاتے ہوں۔

تمہارے ہر گناہ کی سزا تمہاری بیٹی کو بھگتنا پڑے گی۔

" جب باپ کی جاگیر میں اولاد کا حصہ ہوتا ہے۔ گناہ میں کیوں نہیں۔

اشعر کے لہجے میں سانپ کی پنگار تھی۔ اشعر کی باتیں سن کر ہاشم خوف سے

کانپنے لگتا ہے۔ نہیں تم میری بیٹی کے ساتھ کچھ برا مت کرو گے میں تم سے رحم

کی بھیگ مانگتا ہوں۔ ہاشم اشعر کے پاؤں پکڑ کر بولتا ہے۔ یہی بھیگ میری ماں نے تم سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مانگی تھی۔کہا تھاسب کو آکر سچ بتادو۔تم نے سنی؟میں تم کو دنیا کے

سامنے عبرت بنادوگا۔تاکہ کوئی بھی لڑکا کسی بھی لڑکی کو تنگ کرنے سے پہلے

تمہارا انجام سوچ لیے۔اشعر ہاشم کے گھر سے نکالتا ہے۔ہاشم زمین پر بیٹھ کر

رونے لگتا ہے۔

آیت کمرے میں بیٹھی ہوئی تو۔آیت کو یہاں شفیٹ ہوئے دو دن ہو گئے تھے۔آیت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کو گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں تھی۔وہ اپنے ماں باپ کے اتنے قریب ہو کر

بھی اُن سے مل بھی نہیں سکتی تھی۔اشعر بسنیس کی میٹنگ کے لیے دو دن

کے لئے کراچی گیا ہوا تھا۔اشعر گھر پر نہیں ہے کیوں نا میں ماما سے جا کر

مل لوں۔آیت سوچتی ہے۔اور پھر آیت ہاشم ویلا کے اندر چلی جاتی ہے

ماما آیت عرشی کو لاونج میں بیٹھا دیکھ کر بولتی ہے، عرشی آیت کو دیکھ کر

غصے سے بولتی ہے۔کیوں آئی ہو تم یہاں؟ نکال جاؤ یہاں سے۔ماما ایسا تو نہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بولے،آیت روتے ہوئے بولتی ہے۔تم کو سمجھ نہیں آرہی۔جاؤ یہاں سے تمہاری وجہ

سے کم ہمارا تماشہ بنا تھا۔جو تم اور تماشا بنانے آ گی۔نکل جاؤ یہاں سے

عرشی آیت کا ہاتھ پکڑ کر بولتی ہے اور گھر سے باہر نکلا دیتی ہے۔دروازہ بند کر دیتی ہے

ماما میری بات سنے آپکی آیت ایسی نہ ہے۔میرا یقین کرے آیت دروازے پر بیٹھے

روتے ہوئے بولتی ہے۔پھر بوجھل قدموں سے چل کر اپنے گھر جانے کے لیے کھڑی ہوئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر میٹنگ سے جلدی فارغ ہو گیا تھا۔اشعر پہلی فلائٹ سے لاہور آ گیا تھا

اشعر گھر جلدی آ جاتا ہے۔کمرے میں آتا ہے تو

آیت کمرے میں ہوتی نہیں ہے۔اشعر اپنا موبائل بیڈ پر پیک کر سیڑھی سے اتر کر

نیچے جاتا ہے۔آیت باہر سے گھر میں داخل ہوتی ہے۔اشعر کو دیکھ کر دروازہ پر روک جاتی

ہے۔اشعر غصے سے آیت کی طرف دیکھتا ہے۔آیت اشعر کو دیکھ کر خوفزدہ ہو جاتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر سیڑھی سے اتر کر آیت کے پاس آتا ہے۔کہاں گئی تھی؟اشعر چیخ کر بولتا ہے

وہ وہ مم میں اپنے گھر آیت ہکلاتے ہوئے بولتی ہے۔کس کی اجازت سے تم وہاں گی تھی

بولو!اشعر نے کہا،جا کر دیکھاو کسے باہر گی تھی۔جاؤ۔اشعر نرم لہجے میں بولا

آیت سر اٹھا کر اشعر کی طرف دیکھتی ہے اور باہر جا کر اندر آتی ہے۔گڈ!اب یہ تم

رات تک کرتی رہوں یہی تمہاری سزا ہے۔اشعر آیت کا گال تپتا کر بولتا ہے۔آیت

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پریشانی سے اشعر کی طرف دیکھتی ہے۔جاؤ۔آیت کو بار بار اندر باہر کرتے

ہوئے دو گھنٹے ہو گے تھے۔آیت روتے ہوئے اشعر کے پاس آتی ہے۔

اشعر لاونج میں بیٹھ ٹی وی دیکھ رہا تھا۔اشعر پلیز مجھے معاف کر دے میں اب

دوبارہ آپ سے پوچھے بغیر کہی نہیں جاؤں گی۔آیت روتے ہوئے بولتی ہے

اشعر مسکراتے ہوئے آیت کی طرف دیکھتا ہے۔ادھر آو میرے پاس یہاں آکر

بیٹھو۔آیت اشعر کے پاس آکر بیٹھتی ہے۔اشعر اپنے انگلیوں کے پوروں سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت کے آنسو صاف کرتا ہے۔یہ کوئی رونے کی بات ہے۔کھانا کھایا تم نے

اشعر نرمی سے بولتا ہے۔آیت نا میں سر ہلاتی ہے۔جاؤ منہ دھو کر آؤ پھر ساتھ مل کر

کھاتے ہیں۔اشعر نے کہا۔آیت کمرے میں چلی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت کمرے میں آکر بہت روتی ہے۔اشعر میں تو تم کو بدعاء بھی نہیں دے سکتی

میں کبھی معاف نہیں کرو گی تمہیں۔آیت روتے ہوئے بولتی ہے۔تمہاری وجہ سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے اپنے مجھ سے بد گمان ہو گے۔آیت بیڈ پر سر رکھ وہی روتے ہوئے سو جاتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ماما آپ نے آپو کے ساتھ اچھا نہیں کیا۔اسد روتے ہوئے بولتا ہے۔اسد چپ کر جاو

اور جاؤ اپنے کمرے میں، میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے۔ عرشی غصے سے بولتی ہے

اسد روتا ہوا کمرے میں چلا جاتا ہے۔ عرشی اپنا سر پکڑ کر بیٹھ جاتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر تم کو بھابھی کو سچ بتا دینا چاہیے کہ تم نے اُن سے شادی کیوں کی۔فرمان

چائے پیتے ہوئے بولتا ہے۔اشعر آفس میں فرمان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

اشعر کچھ نہیں بولتا اپنا لیپ ٹاپ پر لکھنے میں مصروف رہتا ہے۔اشعر یار بھابھی کو

یہی لگتا ہو گا تو نے انکو بدلہ لینے کے لئے شادی کی ہے۔فرمان بولتا ہے۔

وہ جو سمجھتی ہے سمجھتی رہے مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔اشعر

تیز لہجے میں کہا! یار اشعر تو بھابھی کے ساتھ بہت غلط کر رہا ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو اُنھیں ذہنی اذیت دے رہا ہے۔وہ بھی اس لیے تو چاہتا ہے کہ بھابھی تجھ سے نفرت کرے

فرمان پریشانی سے بولتا ہے۔ہاں میں چاہتا ہوں وہ مجھ سے نفرت کرے۔میرے سائے سے

بھی پناہ مانگے اور ویسے بھی یہ شادی میں نے اسکو بچانے کیلئے کی تھی۔میں اُسکا

دوبارہ ایڈمیشن کرادوگا۔وہ ایک بار ڈاکٹر بن جائے اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جائے اپنی

حفاظت کرنے لگے۔اور وہ لوگ جن سے اُسے خطرہ ہے وہ پکڑے جائے، پھر اُسکا اور

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرا راستہ الگ ہو جائے گا۔اور میں ان مردوں میں سے نہیں ہو جو کمزور لڑکی

سے اپنا بدلہ لیتے ہیں۔میں کرتا بھی کیا اُسکو منع بھی کرتا وہ اپنے گھر نا

جائے وہاں خطرہ ہے تو وہ میرا یقین کرتی۔اگر اُسکی دادی میرے آفس ملنے نہیں

آئی ہوتی مجھ سے مدد نہیں مانگی ہوتی تو میں کبھی اُس لڑکی کو اغوا کر کے

شادی نہیں کرتا۔مجھے بھی اچھا نہیں لگتا اُس پر ظلم کرنا۔لیکن کیا کروں

میں نہیں چاہتا اُس لڑکی کے دل میں میرے لے ذرا سی فیلنگ آئے۔اشعر اپنا سر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پکڑ کر بولتا ہے۔اشعر میں جانتا ہوں یہ سب تیرے مشکل ہے۔اپنے دشمن کی بیٹی

کی حفاظت کرنا اور پھر اُس لڑکی سے شادی کرنا یہ سب تیرے لیے آسان نہیں ہے

لیکن اس سب کے باوجود اُس لڑکی کو تجھ سے محبت ہو گی تو یا تجھ اُس سے

محبت ہو جائے تو فرمان اشعر کی طرف دیکھ کر بولتا ہے۔ایسا کبھی نہیں

ہو گا۔میں اُس کے دل میں اپنے لیے اتنی نفرت بھر دو گا وہ میرے نام سے بھی نفرت کرے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گی۔میرا اتنا ظرف نہیں ہے میں اُس کمینے کی بیٹی سے محبت کر لو،

جب جب آیت کو دیکھتا ہوں وہ سب منظر میرے سامنے ایک فلم کی طرح چلنے لگتا۔

اشعر کرسی سے ٹیک لگتا ہوا بولا!۔میں ہاشم بیگ کو نہیں چھوڑوں گا

اُس کمینے کی وجہ سے میری ماں اس دنیا میں نہیں ہے۔اشعر نفرت سے بولتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اریشہ کی شادی فرمان سے طے کر دی تھی۔اریشہ منہ بنا کر کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر کمرے میں آتا ہے۔اریشہ میری پیاری بہن مجھ سے ناراض ہے؟اریشہ کے پاس

بیٹھ کر پیار سے بولتا ہے۔بھائی مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔ابھی عمر ہی

کیا ہے۔میرے کھیلنے کھودنے کے دن ہیں۔اریشہ معصومیت سے بولتی ہے۔

اریشہ بیٹا ابھی شادی کہاں ہو رہی ہے ابھی صرف نکاح ہو رہا ہے

رخصتی ایک سال بعد ہے۔اشعر اریشہ کے سر پر چپیٹ لگاتا ہوا بولتا ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھاموڈ ٹھیک کرو۔ چلوں مامی کھانے پر ہمارا انتظار کر رہی ہے۔

! اشعر بولتا ہے۔ ٹھیک ہے بھائی اریشہ نے مسکراتے ہوئے کہا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر تم شادی کب کر رہے ہوں۔ پروین بیگم نے اپنی پلیٹ میں چاول ڈالتے ہوئے کہا

مامی میری شادی کی کیا پڑ گی آپکو؟ اشعر گھبرا کر بولتا ہے۔ کیوں اشعر

تمہاری شادی میں حرج ہی کیا ہے؟ پروین ناراض ہو کر بولتی ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مامی میں کرلو گا شادی ابھی اس بارے میں بات کرنا ضروری ہے؟اشعر پریشانی سے بولتا

ہے۔اچھا ٹھیک ہے۔پروین بیگم منہ بنا کر بولتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر گھر آتے ہوئے رات ہو گی تھی۔اشعر اپنے کمرے میں آتا ہے۔آیت نماز پڑھ

کر دعا مانگ رہی تھی۔اشعر کو دیکھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔آپکے لے کھانا لگاؤ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت اشعر کے پاس آکر بولتی ہے۔ نہیں مجھے بھوک نہیں۔ یہ لوں اشعر

ایڈمیشن فارم آیت کو دیتا ہوا بولتا ہے، یہ کیا ہے؟ یہ تمہارا ایڈمیشن فارم

ہے۔ تم کل سے یونیورسٹی جاؤ گی۔ اور تمہارا سارا سامان سکینہ سے بول کر

دوسرے کمرے میں شفیٹ کر دیا ہے۔ اب سے تم اس کمرے میں رہوں گی۔

اشعر اپنی بول کر واش روم میں چلا جاتا ہے۔ آیت کے لیے اشعر کا رویہ سمجھ سے باہر تھا

آیت ابھی وہی کھڑی ہوئی تھی۔ اشعر چینج کر کے واش روم سے باہر آتا ہے۔ آیت

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی بھی کمرے میں ہوتی ہے۔تم گئی نہیں اپنے کمرے میں ؟اشعر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا

آپ ایسا کیوں کر رہے ہے ؟آیت اشعر کی طرف دیکھ کر بولتی ہے۔کیسا؟میں جانتا ہوں

تم مجھ سے نفرت کرتی ہوں۔"تم کو پتا ہے جس سے نفرت کی جاتی ہے اُس کے سائے

سے بھی دور رہنا چاہیے ورنہ محبت ہو جانے کے امکان ہونے لگتے ہیں۔"آخری بات پر اشعر

زور دیتا ہوا آیت کی طرف دیکھ کر بولتا ہے،آیت خاموشی سے کمرے سے جانے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لگتی ہے۔ سنو اشعر آیت کو آواز دے کر روکتا ہے۔ یہ موبائل اپنے پاس رکھو

تم کچھ چاہیے ہو تو فراز کو فون پر بتا دینا وہ ہر وقت تمہارے ساتھ ہو گا تمہارا بوڈی گارڈ

بن کر۔ آیت کی طرف موبائل فون بڑھتا ہوا کہتا ہے۔ آیت اشعر سے موبائل لے لیتی ہے

اور میرے کمرے سے اور مجھ سے دور رہنا۔ اب جاؤ اشعر بولتا ہے۔ آیت جلدی سے

اشعر کے کمرے سے نکال کر اپنے کمرے میں آ گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریشہ ٹی وی پر فلم دیکھ رہی تھی۔پروین بیگم آکر بولتی ہے۔اریشہ نیوز لگاؤ پتا تو

چلے ملک کے حالات کیسے ہیں۔جی مامی،اریشہ منہ بنا کر بولتی ہے۔اریشہ نیوز لگاتی ہے

نیوز پر اشعر کی شادی کی سیلفی کی خبر چل رہی تھی۔نیوز دیکھ کر اریشہ حیران رہ گی

لیکن پروین کے قدموں تلے زمین کسھک جاتی ہے۔پروین غصے سے اشعر کو فون ملاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر بہت تھک گیا تو جلدی سو گیا تھا موبائل فون بجنے سے اُس کی نیند میں خلل پڑتا ہے

اشعر بند آنکھوں سے فون اٹھا کر کان سے لگتا ہے۔ہیلو،اشعر نیند میں ڈوبی آواز سے

بولتا ہے۔فون پر پروین ہوتی ہے۔اشعر پروین کی غصے سے بھری ہوئی آواز سن کر

اٹھ جاتا ہے۔جی مامی میں آتا ہوں۔اشعر جلدی سے اٹھ کر فراش روم میں جاتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

ارم کا آیا تھا۔عرشی نے ہامی بھر لی تھی بنا ارم سے پوچھے۔ارم کا نکاح بھی طے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کر دیا تھا ارم بہت روتی ہے۔بہت احتجاج کرتی ہے۔لیکن عرشی پر ذرا سا

فرق نہیں پڑتا۔پاپا آپ ماما کو سمجھے نا،مجھے آپکی سزا کیوں مل رہی ہے۔ارم

روتے ہوئے ہاشم سے بولتی ہے۔ہاشم خاموش رہتا ہے۔دادی آپ تو میری بات سنے

ارم روتے ہوئے نسیم بیگم سے بولتی ہے۔عرشی تم ٹھیک نہیں کر رہی اسمیں

ارم کا کیا قصور ہے۔نسیم بیگم عرشی سے بولتی ہے۔ماں جی آپ رہنے دے

یہ میرے بچوں کا معاملہ ہے۔آپ اس میں نا بولیے تو بہتر ہے سمجھے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عرشی غصے سے بولتی ہے۔عرشی یہ تم کس لہجے میں ماں جی سے بات کر رہی ہوں

ہاشم غصے سے بولتا ہے۔بس آپ رہنے دے۔مجھے مت سکھائے آیت کی پرورش تو

!ماں جی نے کی تھی دیکھا کیا گل کھلایا اُس نے۔عرشی نے نفرت سے کہا

نسیم بیگم روتے ہوئے کمرے سے باہر چلی جاتی ہے۔اونہہ آئی بڑی عرشی ناک

چڑھ کر بولتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر تم نے اس لڑکی سے شادی کرنے کی خاطر میری انعم کو ٹھکرایا۔ تم بھول کسے گئے

جس لڑکی کے باپ کی وجہ سے میرا شوہر نہیں رہا۔ میں بھری جوانی میں بیوا

ہو گی۔ تمہاری ماں بند نام ہوئی۔ تمہاری ماں کا قتل ہوا۔ تم بے گھر ہو گئے

تمہارے باپ نے تم کو چھوڑ دیا۔

تم نے اُس آدمی کی بیٹی کو اپنے گھر کی عزت بنالیا۔ تم محبت میں اتنے اندھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہو گئے تم کو اپنی ماں کی تکلیف بھول گئے۔پروین غصے سے اشعر کو باتیں سنا رہی تھی

اشعر سر جھکا کر سب باتیں سن رہا تھا۔اریشہ کو تو کچھ پتا نہیں ہے۔اُس بچاری کو

تو سچ پتا بھی نہیں ہے۔اگر اُس کو پتا چلا کہ اُسکی ماں کا قتل ہوا تھا

اور اُسکے بھائی جان نے اُس آدمی کی بیٹی سے شادی کر لی۔جس کی وجہ سے

اُسکی ماں کے کردار پر الزام لگے،پروین دانت پیس کر

بولی۔مامی میری بات سنے میں کچھ نہیں بھولا اور نا میں نے اُس لڑکی سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

محبت میں شادی کی ہے۔میں چھوڑ دو گا اُسے۔اور جہاں تک بات ہاشم کی ہے

میں وعدہ کرتا ہوں اُسکو میں انجام تک پہنچاؤ گا۔یہ میرا آپ سے اور خود سے وعدہ ہے۔

مجھے وقت دے۔میں کبھی اُس لڑکی کو نہیں اپناؤں گا۔اشعر نفرت سے بولتا ہے

ٹھیک ہے آپ چاہتی ہے نا میری شادی انعم سے ہوں۔میں اُس شادی کروں گا

لیکن ابھی مجھے تھوڑا وقت چاہیے۔اشعر پروین بیگم کے قدموں میں بیٹھ کر بولتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہے۔لیکن تم مجھ سے وعدہ کرو تم اُس لڑکی سے دور رہوں گے۔پروین

اب نرمی سے بولتی ہے۔ٹھیک ہے اشعر سر جھکا کر بولتا ہے۔

آیت پھر سے یونیورسٹی جانے لگی تھی۔نمرہ،آیت کو اتنے دونوں بعد یونیورسٹی میں

دیکھ کر خوشی سے اوچھل پڑی۔آیت،نمرہ بھاگتے ہوئے آیت کے پاس آتی ہے۔آیت

،نمرہ خوشی سے بولتی ہے۔ Iam so so happy کے گلے لگ جاتی ہے۔آیت

آیت مسکراتی ہے۔اچھا چلوں اندر کلاس اب شروع ہونے والی ہے۔سر آگے ہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نمرہ بولتی ہے۔آیت نمرہ کے ساتھ کلاس روم میں داخل ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارم کو مسلسل کچھ دنوں سے رونگ نمبر تنگ کر رہا تھا۔ارم اسکی شکایت ہاشم بیگ سے

بھی کی تھی۔لیکن بجائے اُسکو سزا دینے کے عرشی ارم سے بدگمان ہو گی تھی۔

ارم کے کردار کے بارے میں ایسی باتیں کی۔اور ہاشم خاموشی سے سنتا رہا

ارم روتے ہوئے خالی پیٹ کالج چلی گی۔نسیم افسوس سے ہاشم کی طرف دیکھتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارم غصے سے پیدل ہی کالج کے لیے نکل پڑتی ہے۔ارم بے دھیانی سے چلتے ہوئے روڈ پار

کر رہی تھی۔ اُسکا بہت برا ایکسیڈنٹ ہو جاتا۔اگر وقت پر آکر اشعر ارم کو نہیں

بچتا۔ارم تم ٹھیک ہو؟اشعر ارم سے نرمی سے پوچھتا ہے۔ارم پاگلوں کی طرح

اشعر کو دیکھتی ہے۔اشعر ارم کو لے جا کر اپنی گاڑی میں بیٹھتا ہے۔خود گاڑی میں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کرتا ہے۔کیا بات ہے کچھ پریشانی ہے؟اشعر ارم کو دیکھ کر بولتا ہے

اشعر بھائی آپو کی قسمت میں بچپن سے سب اچھا لکھا ہے۔آپو جو چاہ وہ ملا۔

یہاں تک وہ پڑھنے یونیورسٹی بھی جا سکی۔اور سب سے بڑھ کر آپو نے آپ کو چاہ

آپ بھی اُنھیں مل گے۔لیکن مجھے کیا ملا؟آپو نے تو آپ سے شادی کر کے مزے سے

اپنی زندگی جی رہی ہے اور میری 40 سال کے آدمی سے شادی ہو رہی ہے۔

ارم تلخی سے بولتی ہے۔اشعر ارم کی بات سن کر گہری سانس لیتا ہے ارم

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم کس نے بولا تمہاری آپو نے مجھ چاہ؟اشعر ارم کی طرف دیکھ کر بولتا ہے۔ارم خاموش

رہتی ہے۔

تم پریشان نہ ہوں تمہارا بھائی ہے نا میں کچھ کرتا ہوں۔لیکن تمہیں اسکے لیے

میری بات ماننی ہو گی۔اشعر سوچتے ہوئے کہا!ٹھیک ہے مجھے منظور ہے

ارم روتے ہوئے بولتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر ارم کو کالج چھوڑ کر آفس آگیا تھا۔ سر آپ سے ملنے کوئی خاتون آئی ہے۔ کون

خاتون اشعر بولتا ہے۔ سر جو پہلے بھی آپ سے ملنے آئی تھی۔

اشعر کو انٹر قوم پر اشعر کی سیکرٹری عروج بتاتی ہے۔ ٹھیک ہے بیجھو اندر

اشعر نے کہا۔

اسلام و علیکم! بیٹا نسیم بیگم اندر آکر بولتی ہے، وعلیکم السلام آئے بیٹھے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر کھڑے ہو کر بولتا ہے۔بیٹا میں جبھی تم سے ملتی ہوں تو شرمندہ ہو جاتی ہوں

میرے بیٹے کی وجہ سے تمہارے ساتھ اتنا کچھ ہوا لیکن تم نے اُس بدبخت کی بیٹی

کو بچایا۔ نسیم بیگم روتے ہوئے کہا! اشعر کرسی سے ٹیک لگا کر نسیم بیگم کی بات

غور سے سن رہا تھا۔بیٹا تم اگر ہاشم کو سزا دینا چاہو تو میں نہیں روکو گی

وہ اسی قابل ہے۔ لیکن میری ارم کو بچالو۔وہ عورت اب ارم کو بیچ رہی ہے

نسیم بیگم نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا!۔ کون عورت؟ اشعر کرسی کو آگے کرتا ہوا بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عرشی آیت کی سوتیلی ماں۔وہ آیت کو زوہیب کے ساتھ شادی کر کے باہر

بیچ رہی تھی۔زوہیب ایک ڈرگس ڈیلر ہے۔اور وہ لڑکیوں کی اسمگلنگ

کرتا ہے۔آیت کو تو تم نے بچالیا لیکن ارم کو کیسے بچاؤ۔وہ لوگ بہت خطرناک ہے

نسیم بیگم نے بولا! ہاشم بیگ کچھ نہیں بول رہا؟اشعر نے حیرت سے پوچھا۔

اُسے کچھ پتا نہیں۔وہ تو اپنی بیوی کے پیار میں اندھا ہو گیا ہے۔میں نے کئی بار

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بتانا چاہا لیکن ہاشم نے میری ایک نا سنی۔آیت اور ارم بہت چھوٹی تھی جب عائشہ

کی ڈیتھ ہو گی تھی۔ہاشم کی عرشی سے لوف میرج ہوئی تھی۔وہ شروع شروع میں

بہت اچھی رہی لیکن اسد کی پیدائش کے بعد وہ بدل گی۔ہاشم کو بھی اپنے رنگ میں

رنگ لیا۔نسیم بیگم نے بولا! مجھے سب سن کر بہت افسوس ہوا۔ہاشم ایک خود غرض

انسان ہے۔اشعر نسیم بیگم سے ہمدردی کرتے ہوئے کہا! نسیم بیگم سر جھکا لیتی ہے

آپ پریشان نہ ہوں۔میرا ایک دوست ارسلان افتخار ہے،وہ ارم سے شادی کر لیے گا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگر آپکو اعتراض نا ہو؟ اشعر ہچکچاتے ہوئے کہا! نہیں بیٹا تم تو داماد ہو تمہارا پورا

حق ہے بولنے کا۔ نسیم بیگم نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ تو ٹھیک ہے میں آپکو ارسلان سے

ملا دیتا ہوں اشعر کرسی سے کھڑے ہو کر بولتا ہے۔ نسیم بیگم کو لیے کر اشعر ارسلان

سے ملانے نکلتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت مجھے یہ سب سن کر بہت افسوس ہوا۔ نمرہ ساری کہانی سنکر بولتی ہے۔ہاں

نمرہ سمجھ نہیں آتا رہوں یا ہنسو۔اشعر پل میں تولہ پل میں ماشا ہوتے ہیں۔

مجھے اشعر کا رویہ سمجھ نہیں آتی۔ کبھی اتنے اچھے سے بات کرتے ہیں اور کبھی

ایک دم اجنبی ہو جاتے ہیں۔آیت افسردگی سے بولتی ہے۔تم پریشان نہ ہوں

اللہ سب ٹھیک کر دئے گا۔ نماز میں اللہ سے دعا مانگو اللہ اشعر بھائی کا دل نرم کر دے

نمرہ آیت کو تسلی دیتی ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاشم جب سے اشعر سے ملا تھا جب سے خوفزدہ تھا۔

ہاشم اپنے دوست عدنان عباسی کے گھر میں بیٹھا ہوا تھا۔ہاشم ساری بات

عدنان کو بتاتا ہے۔کیا مجھے تو یقین نہیں آرہا اُس جویریہ کا بیٹا زندہ ہے؟

جب وہ اپنی ماں کے جنازے سے واپس آرہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اُس دن میری گاڑی کے نیچے آگیا تھا۔میں تو وہی سڑک پر اُسے مرتا چھوڑ دیا تھا

وہ بچ گیا؟کاش میں اُسے جبھی مار دیتا۔عدنان پریشانی سے بولتا ہے

اب کیا ہو گا۔عدنان وہ ہم سے بدلہ لینے آگیا ہے۔میری بیٹی بھی اُسی کے پاس ہے

ہاشم بیگ نے کہا!کچھ کرنا پڑے گا تم پریشان نہیں ہو۔عدنان نے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت یونیورسٹی سے گھر آکر سو گئی تھی۔اشعر کی گاڑی کے ہارن کی آواز سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت کی آنکھ کھولتی ہے۔آیت جلدی سے منہ ہاتھ دھو کر اور بال بنا کر

نیچے جاتی ہے۔اشعر فون پر بات کرتا ہوا اندر داخل ہوتا ہے۔

آیت کا آخری سیھڑی پر پاؤں موڑتا ہے وہ سیدھا اشعر سے ٹکراتی ہے۔

آیت اشعر کو زور سے پکڑ لیتی ہے۔اشعر اچانک اس سب سے چونک گیا تھا

وہ آیت کو پکڑ کر خود سے الگ کرتا ہے۔اللہ نے یہ آنکھیں یہ دیکھنے کے لیے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بنائی ہے۔ سر پر سجانے کے لیے نہیں۔اشعر آیت کو زچ کرتے ہوئے کہا۔

آیت پہلے اپنے اس عمل سے شرمندہ تھی۔ لیکن اشعر کی بات سن کر تپ جاتی ہے

کیا مطلب ہے آپکا؟ میں آپ سے جان بوجھ کر ٹکرائی ہوں۔آیت غصے سے بولتی ہے

میں تم سے بحث کے موڈ میں نہیں ہوں۔اشعر بول کر جانے لگتا ہے لیکن آیت اشعر کا

ہاتھ پکڑ کر روک لیتی ہے۔اشعر غصے سے آیت کا ہاتھ جھٹکتا ہے۔ تم سے کہا تھا نا

دور رہو مجھ سے آئندہ ہاتھ مت لگانا۔اشعر غصے سے بولتا ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں آپکی بیوی ہوں۔آپ کا جب دل چاہے میرا ہاتھ پکڑ سکتے لیکن اگر میں

یہی کام کرو تو غلط ہے۔آیت بھی چیخ کر بولتی ہے۔آواز نیچی رکھ کر بات کرو

مجھے اونچی آواز سنے کی عادت نہیں سمجھی۔اشعر غصے سے بولتا ہے

اشعر آخر میرا قصور کیا ہے۔آپ نے پہلے مجھ سے زبردستی شادی کی

اب ایسا سلوک کر رہے ہیں آیت روتے ہوئے بولتی ہے۔تم پریشان نہ ہوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں بہت جلد تم کو اس زبردستی کے رشتے سے آزاد کر دوں گا۔

اشعر موڑ کر بولتا ہے۔اور اوپر چلا جاتا ہے، آیت وہی کھڑی رہ جاتی ہے

اشعر کی بات سے آیت اندر سے ٹوٹ گی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اریشہ فرمان سے ملنے اُس کے گھر آئی تھی۔فرمان کچن میں اپنے لیے کھانا بنا رہا تھا

دروازہ کھولا ہوا تھا اریشہ اندر آتی ہے۔اسلام و علیکم ! اریشہ سلام کرتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وعلیکم السلام اریشہ تم یہاں؟فرمان کو اریشہ کو دیکھ کر حیرت کے ساتھ خوشی بھی

ہوئی تھی۔کیوں میں نہیں آسکتی؟اریشہ منہ بنا کر بولتی ہے۔نہیں یار میرا مطلب

یہ نہیں تھا۔اچھا تم بیٹھو تو سہی فرمان بولتا ہے۔مجھے آپ سے کچھ کام ہے

اریشہ صوفے پر بیٹھ کر بولتی ہے۔کیسا کام فرمان نے پوچھا۔وہ مجھے بھائی کی

بیوی سے ملنا ہے۔لیکن بھائی کو پتا نہیں چلے۔ارم جلدی سے بولتی ہے۔کیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن کیوں؟مطلب تم کیوں ملنا چاہتی ہوں؟فرمان گڑ بڑا کر بولتا ہے

بس مجھے ملنا ہے بھابھی سے۔اریشہ نے اپنی بات دوہرائی۔اریشہ میں تمہیں کیسے

سمجھو؟فرمان پریشانی سے بولتا ہے۔دیکھو تم کو کچھ نہیں پتا۔میری بات

سمجھنے کی کوشش کرو فرمان ہے بسی سے بولتا ہے۔میں سب جانتی ہوں

میں نے کل چھپ کر بھائی اور مامی کی بات سن لی تھی۔اریشہ سنجیدگی سے

کہا۔کیا مطلب؟فرمان نے کہا۔مطلب میں سب جان چکی ہوں۔اشعر بھائی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اُس معصوم لڑکی کو چھوڑ دے گے۔میں مامی کی چال کامیاب نہیں ہونے دوں گی

میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ویسے بھی جو کچھ بھی ہوا اُس میں اُس لڑکی کا کیا قصور؟

اریشہ بولتی ہے۔ٹھیک ہے میں کوشش کروں گا۔فرمان ہار مانتے ہوئے کہا،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اُنعم کو جب اشعر کی شادی کا پتا چلا تھا وہ دبئی چھوڑ کر پاکستان آ گی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماما میں اشعر کو اس چڑیل کا ہونے نہیں دوں گی۔ماما اشعر صرف اور صرف میرا ہے

انعم روتے ہوئے بولتی ہے۔ نہیں میری جان اب اور آنسو نہیں۔ تم دیکھنا کسے تمہاری

ماں اشعر کی زندگی سے اُس لڑکی کو نکالتی ہو۔پروین بیگم نے مکاری سے بولا۔

اشعر آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔ تیری پیس سوٹ میں غضب ڈھا رہا تھا۔

اُسکی بروان آنکھوں میں خاص چمک تھی۔اشعر اپنے ہاتھ میں برینڈ نیو گھڑی باندھتا

ہوا کال پر مینجر سے بات کر رہا تھا۔اتنے میں آیت دروازے پر دستک دیتی ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوکے طاہر صاحب میں آپ سے آفس آکر بات کرتا ہوں۔اشعر فون رکھ کر بولتا ہے

اندر آجائے۔آیت یونیورسٹی جانے کے لیے تیار کھڑی تھی۔اشعر آیت کو فون سے نظر ہٹا کر

آیت کی طرف دیکھتا ہے۔اشعر کی نظریں آیت سے ہٹ نہیں رہی تھی۔پینک کلر کے سوٹ

میں بہت حسین لگ رہی تھی۔آیت کے بال بار بار اسکے چہرے پر آرہے تھے۔آیت کندھے پر

اپنا بیگ ڈالے کھڑی تھی اور ہاتھ میں رجسٹر تھا۔اشعر کے اسطرح دیکھنے سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت کنفیوز ہو رہی تھی۔اشعر آپ مجھے یونیورسٹی ڈراپ کر دئے گئے

آج ڈیور نہیں آیا۔آیت کی بات سے اشعر ہوش کی دنیا میں لوٹتا ہے۔تم نے کچھ کہا

اشعر آیت کے قریب آکر کہتا ہے۔اشعر کی پرفیم کی خوشبو اسکے ناک کے نتھو میں گھس

رہی تھی۔آیت کا سر چکرنے لگتا ہے۔اشعر وہ آپ مجھے یونیورسٹی ڈراپ کر دے گئے؟

اشعر کے اتنے قریب آنے سے آیت کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

آیت ہلکی آواز میں بولتی ہے۔ٹھیک ہے چلوں اشعر آیت کے بال پیچھے کرتے ہوئے بولتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر پیچھے ہٹ کہ ایک نظر آیت پر ڈالتا ہے اور کمرے سے چلا جاتا ہے۔آیت

اپنی روکی ہوئی سانسیں بحال کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت گاڑی میں خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔اشعر نے بھی کوئی بات نہیں کی تھی۔

سگنل پر گاڑی روکتی ہے۔اشعر کی گاڑی کے پاس ایک چھوٹا بچہ پھول بیچنے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آتا ہے۔صاحب پھول خرید لوں۔اپنی بیوی کو دے دینا۔بچہ آیت کی طرف دیکھ کر بولتا

ہے۔اشعر کو پھولوں سے الرجی تھی اشعر کو مسلسل چینک آنا شروع ہو گئی۔

مجھے پھولوں سے الرجی ہے ہٹاو اسے۔اشعر غصے سے بولتا ہے۔

بچہ پیچھے ہٹتا ہے۔اشعر اپنے والٹ سے ہزار کا نوٹ نکال کر بچے کو دیتا ہے

اور پھول لیے کر جلدی سے آیت کی گود میں رکھ کر گاڑی اسٹارٹ کرتا ہے

توبہ کسے انسان ہے انھیں پھولوں سے الرجی ہے۔آیت دل میں سوچتی ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر گاڑی روکتا ہے۔اگر سوچنا ختم ہو گیا ہو تو گاڑی سے اترنے کی زحمت

کرو گی؟اشعر زچ ہو کر بولتا ہے۔آیت جلدی سے گاڑی سے اترتی ہے۔

آیت گاڑی میں اپنا رجسٹر بھول جاتی ہے۔اشعر آیت کے گاڑی سے اترنے کے بعد گاڑی

زن سے لیے کر چلا گیا تھا۔آیت یونیورسٹی کے اندر داخل ہوتی ہے۔

آیت کو دیکھ کر ایک لڑکا آیت کے پاس آتا ہے۔ہائے مجھے جمیل کہتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور آپکا نام لڑکا آیت کی طرف ہاتھ بڑھا کر بولتا ہے۔

اشعر گاڑی میں آیت کا رجسٹر دیکھ لیتا ہے۔اشعر واپس یونیورسٹی آ گیا تھا۔

آیت سے کسی لڑکے کو بات کرتے دیکھ لیتا ہے۔ نجانے کیوں اشعر کو جلن ہوئی۔

اشعر غصے سے آیت کی طرف بڑھتا ہے۔

" آیت اس سے پہلے اس لڑکے کو کچھ بولتی ہے اشعر آ جاتا ہے،" شی از مائی وائف، آیت اشعر

اشعر آیت کو اپنے قریب کرتا ہوا بولا۔آیت حیرت سے اشعر کی طرف دیکھتی ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ لڑکا اشعر کی بوڈی دیکھ کر گھبرا کر بولتا ہے۔اس کیوزمی جمیل بول کر یہاں سے

چلا جاتا ہے۔اشعر آیت کو کے بازو سے اپنا ہاتھ ہٹا لیتا ہے۔یہ لو تمہارا رجسٹر تم

کار میں بھول گئی تھی۔اشعر آیت کو دیتا ہے۔آیت اشعر سے رجسٹر لیتی ہے۔

اب میں چلتا ہوں۔خیال رکھنا اپنا، کوئی بھی مئسلہ ہو مجھے فون کر دینا اشعر

نرمی سے بولتا ہے۔آیت حیرت سے اشعر کی طرف دیکھتی ہے۔اشعر اپنے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گو کلز لگا کہ گاڑی میں بیٹھ کر چلا جاتا ہے۔

آیت اپنے کندھے پر ہاتھ رکھ اشعر کا لمس محسوس کر کے مسکراتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔اشعر کے ذہن بار بار آیت کی طرف جا رہا تھا۔

یہ مجھے کیا ہو رہا ہے۔کیوں میں اُسے سوچے جا رہا ہوں۔اشعر پریشانی سے بولتا ہے

نہیں آیت تم میرے دل پر قابض نہیں ہو سکتی۔اشعر خود سے بولتا ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انعم اچانک سے اشعر کے آفس میں آتی ہے۔ہائے اشعر،انعم اشعر سے گلے

لگانے لگی تھی لیکن اشعر جلدی سے پیچھے ہوتا ہے۔اشعر کو انعم کا بے باک انداز

بہت برا لگا۔انعم تم یہاں کیا کر رہی ہوں؟اشعر نے اپنا غصے پر ضبط کرتے ہوئے کہا

کیا مطلب کیا کر رہی ہوں؟تم سے ملنے آئی ہو۔انعم خوشی سے بولتی ہے،

اچھا ٹھیک ہے تم بیٹھو،اشعر زبردستی مسکراتے ہوئے کہا!انعم

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔تم کیا کر رہے ہو آج کل انعم اشعر سے بولتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اریشہ اپنا سامان پیک کر کے اشعر کے گھر میں آجاتی ہے۔اشعر کو فون ملاتی ہے۔

اشعر انعم سے بات کر رہا تھا۔بلکہ یہ کہا جائے انعم اشعر کا دماغ کھا رہی تھی

اشعر کو کوفت ہو رہی تھی۔لیکن وہ برداشت کر رہا تھا۔اتنے میں اشعر کے موبائل پر

کال آنے لگی تھی۔اشعر فون ریسوف کرتا ہے۔ہیلو ہاں فراز میں پہنچ رہا ہوں۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فون پر اریشہ تھی لیکن انعم سے جان چھوڑنے کیلئے اشعر اریشہ کو فراز بولتا ہے

مجھے کچھ کام ہے میں تم سے بعد میں ملتا ہوا شعر گاڑی کی چابی اٹھا کر بولا

اور جلدی سے باہر نکلتا ہے۔انعم کا جواب سنے بنا۔انعم تپ کر رہ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ بھائی مجھے اس مونچھیں فراز والے سے کیوں ملا رہے تھے۔اریشہ اپنا چہرہ آئینہ میں

دیکھ کر بولتی ہے۔کہی میری مونچھیں تو نہیں آرہی؟ یااللہ اب میرا کیا ہوگا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرمان کامیں شوہر لگو گی۔اریشہ پریشانی سے بولتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر اچانک اریشہ کے گھر پر پہنچنے سے بہت پریشان تھا۔جلدی سے ڈرئیف کرتا ہوا

گھر پہنچتا ہے۔اشعر جلدی سے گھر کے اندر داخل ہوتا ہے۔

اریشہ تم یہاں کیوں آئی؟اشعر پریشانی سے بولتا ہے۔کیوں بھائی میں نہیں آسکتی؟

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریشہ معصومیت سے بولتی ہے۔اریشہ تم مامی کے ساتھ رہ رہی تھی نا۔

اشعر پریشانی سے بولتا ہے۔بھائی میں اب آپ کے ساتھ رہو گی۔

اور یہ سب چھوڑے یہ بتائے میری پیاری بھابھی کہاں ہے؟ویسے اصول کے طور پر مجھے

!آپ سے ناراض ہونا چاہیے تھا۔آپ نے مجھ سے یہ بات چھپائی۔اریشہ نے بولا

اشعر یہ سوچ رہا تھا وہ کسطرح سے اریشہ کو واپس بھیجے۔اشعر آیت سے

اریشہ کو نہیں ملنا چاہتا تھا۔بھائی،اشعر کو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خاموش دیکھ کر اریشہ غصے سے بولتی ہے۔ٹھیک ہے تم رہوں یہاں مجھے اعتراض نہیں

اور آیت یونیورسٹی پڑھنے گی ہے۔اشعر تنگ آکر بولتا ہے۔اریشہ خوشی سے اشعر

کے گلے لگ جاتی ہے۔مجھے کسی طرح اریشہ کو یہاں سے بیجھنا ہو گا اشعر سوچتا ہے

مجھے کسی بھی طرح کر کے بھائی اور آیت کے درمیان کی دوریاں کو ختم کرنا

ہو گا۔میں چڑیل انعم کو اپنے بھائی کی زندگی میں شامل نہیں ہونے دوں گی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دوسری طرف اریشہ سوچتی ہے۔اتنے میں اشعر کے موبائل بجنے لگا۔اشعر

فون پر ارسلان افتخار سے بات کرتا ہے۔ٹھیک ہے میں پہنچ رہا ہوں

اشعر اریشہ سے مل کے نکالتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارسلان آرمی آفیسر ہے۔ارسلان کے والدین ملک سے باہر شفیٹ تھے۔ارسلان کو

بچپن سے ہی فوج میں بھرتی ہونا کا شوق تھا۔ارسلان ملک کی محبت میں امریکہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چھوڑ کر پاکستان شفیٹ ہو گیا تھا۔اشعر اور فرمان سے دوستی ارسلان کی

کالج میں ہوئی تھی۔ارسلان نے شاپنگ سینٹر میں ارم کو دیکھا تھا

جبھی سے ارم کو پسند کرنے لگا تھا۔اشعر نے ارم کی بات ارسلان کو بتائی

تو ارسلان نے ارم سے شادی کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

ارسلان بہت خوش تھا۔ارسلان ارم کو بہت چاہتا تھا۔اشعر کو پتا تھا جبھی اشعر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارم کے لے ارسلان افتخار کی بات نسیم کی تھی۔

ارم اور ارسلان کا نکاح تھا

اشعر ارم اور نسیم بیگم کو لیے کر ارسلان کے گھر پر آیا تھا۔کچھ دیر بعد

نکاح خواہ آجاتے ہیں۔نکاح شروع ہوتا ہے۔ارم روتے ہوئے قبول ہے، قبول ہے

بولتی ہے۔اشعر ارم کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے۔

نسیم بیگم ارم کو ارسلان کے گھر چھوڑ کر اشعر کے ساتھ چلی گئی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارم ہلکے سے میک اپ کے ساتھ سادھے سے سوٹ میں ارسلان کے کمرے میں بیٹھی تھی

ارسلان کمرے میں آتا ہے۔ارم کے قریب ارسلان بیٹھتا ہے۔ارم خوف سے کانپنے لگی تھی

ریلکس ارم ارسلان افتخار ارم کا ہاتھ پکڑ کر بولتا ہے۔ارم ڈرتے ہوئے سر اٹھا کر

ارسلان افتخار کی طرف دیکھتی ہے۔تم گبھرو مت میں تمہارے ساتھ ہوں

اور بے فکر رہو،جب تک تم اس رشتے کو آگے بڑھانے کے لئے ذہنی طور پر تیار نہیں ہوتی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں ایسا کچھ نہیں کروں گا جو تمہیں مشکل میں ڈالے۔ارسلان نرمی سے بولتا ہے

ارم کا ڈر اب دور ہونے لگتا ہے۔تم کو بھوک لگی ہے؟ارسلان نے پوچھا،

ارم ہاں میں سر ہلاتی ہے۔اچھا رو کو میں کچھ کھانے کے لیے کر آتا ہوں۔ارسلان

کمرے سے چلا جاتا ہے۔ارم کو ہاشم اور عرشی کی سچائی نسیم بیگم نے

بتادی تھی۔ارم یہ سچ جان کر اندر سے ٹوٹ گی تھی۔ارم دل میں

آیت اور اشعر کی خوشیوں کی دعا کر رہی تھی۔سچ جانے کے بعد

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارم اشعر سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی۔ لیکن اشعر نے پیار سے ارم کو سمجھایا تھا

اور اُس سے وعدہ بھی کیا تھا وہ آیت کو کبھی نہیں چھوڑے گا۔

ارم نے کبھی اپنی شادی کا ایسے نہیں سوچا تھا۔ لیکن قسمت پر کس کا اختیار ہوتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صاحب جی انعم بی بی جی کالج گئی ہی نہیں تھی۔

کیا بکواس کر رہے ہوں؟ ہاشم غصے سے بولتا ہے۔ ارے اس پر کیا غصہ کر رہے ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بھی آیت کی طرح بھاگ گئی ہے۔عرشی غصے سے بولتی ہے۔میں چھوڑوں گا

نہیں۔ہاشم بیگ غصے سے بولتا ہے اور پولیس کو فون کرنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عرشی تمہارے ہاتھوں سے دونوں لڑکیاں نکل گئی۔روبینہ منہ بنا کر بولتی ہے۔ارے مجھے

کیا پتا تھا دونوں اتنی چالاک نکلے گئی۔عرشی سر پکڑ کہ بولتی ہے۔ہم تو آیت کا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ بیگاڑ نہیں سکتے اُسکی شادی اشعر نذیر سے ہوئی ہے۔وہ طاقت ور ہے۔

وہ بہت پیسے والا ہے۔اگر اُس کو ہمارا پتا بھی چلا تو وہ ہماری چٹنی بنادے گا

روبینہ نے ڈرتے ہوئے کہا!ارم کو تو میں نہیں چھوڑوں گی۔عرشی غصے سے بولتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کے پانچ بج رہے تھے۔اشعر گھر جانے کے بجائے فرمان سے ملنے آگیا تھا۔

فرمان آپریشن سے فارغ ہو کر اشعر سے ملتا ہے۔کیا بات ہے اشعر تم کچھ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پریشان نظر آرہے ہو؟فرمان اشعر کو خاموش دیکھ کر بولتا ہے

یار فرمان میں بہت پریشان ہوں اریشہ گھر پر رہنے آ گئی ہے۔اشعر پریشانی سے بولتا ہے

فرمان پانی پی رہا تھا۔اشعر کی بات سن کے فرمان کو پھندا لگا فرمان کو زور زور سے

کھانسی آنے لگی،اشعر فرمان کی پیٹ سہلاتا ہوا بولتا ہے تم ٹھیک تو ہو؟

فرمان کو کھانسی کی وجہ سے آنکھوں میں آنسو آ گے تھے،فرمان سر ہلاتا ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاشم بیگ صاحب ہم ارسلان افتخار کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیے سکتے

آپکی بیٹی نے پولیس کو بیان دیا ہے یہ شادی اُسکی مرضی سے ہوئی ہے

انسپکٹر رشید بولتا ہے۔ہاشم بیگ غصے سے پولیس اسٹیشن سے نکلتا ہے

عدنان ہاشم کو تسلی دیتا ہے تم پریشان نہ ہوں۔ارسلان سے میرے

بندے نمٹ لیے گئے۔تم غصہ ٹھنڈا کرو اور گھر جاؤ۔عدنان ہاشم سے بولتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت یونیورسٹی سے گھر آگئی تھی۔آیت اپنا بیگ اور رجسٹر ٹیبل پر رکھتی ہے

اور کچن میں جا کے اپنے لیے چائے کا پانی چڑھاتی ہے۔پیچھے سے اریشہ اپنے کمرے سے

نکال کے باہر آتی ہے۔سکینہ پلیز میرے لئے چائے بنا دو۔اریشہ بنا دیکھے بولتی ہے

آیت اریشہ کو دیکھ کر چونک جاتی ہے۔آپ کون ہے؟آیت،اریشہ کو دیکھ کر بولتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں اریشہ اشعر بھائی کی بہن اور آپ یقینا "آیت ہے؟ اریشہ آیت کو دیکھتے ہوئے

خوشی سے بولتی ہے۔جی، آیت بولتی ہے۔اریشہ آیت کے گلے لگ جاتی ہے۔

بھابھی آپ بہت پیاری ہوں، یہ اصلی رنگ ہے یا ٹوٹکے کا کمال ہے، اریشہ نے شرارت سے

کہا، آیت نا سمجھی سے اریشہ کو دیکھتی ہے۔ارے مذاق کر رہی ہوں بھابھی

اریشہ ہنستے ہوئے کہا، اوا چھا آیت مشکل سے مسکرائی۔چلے اپنے بارے میں کچھ

بتائے، بھائی سے کہاں ملاقات ہوئی؟ بھائی نے کیسے پرپوز کیا؟ شادی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہاں ہوئی؟اریشہ نے ایک دم سوالات کی بوچھاڑ شروع کر دی تھی۔

آیت حیرت سے اریشہ کی طرف دیکھتی ہے۔کیا ہوا آپ بول کیوں نہیں رہی

اریشہ خاموش ہو کر بولتی ہے۔ارے میں خاموش ہو گی تو آپ بولے گی نا اریشہ خود ہی

اپنی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا،آیت کو اریشہ بہت اچھی لگی۔آیت اریشہ کے

ساتھ بیٹھے باتیں کرنے لگی تھی۔دونوں نے ساتھ مل کر چائے بنائی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر ویسے اریشہ غلط تو نہیں بول رہی، فرمان چائے پیتے ہوئے بولتا ہے۔

بکواس نہیں کرو تمہیں پتا بھی ہے میں نے آیت سے شادی کیوں کی ہے

اریشہ آیت سے ملے بنا اُس کی اتنی حمایت کر رہی ہے، جب ملے گی تو کیا کر رہے گئی

اشعر پریشانی سے بولتا ہے۔ تم پریشان نہ ہو، میں اریشہ سے بات کروں گا۔

فرمان بولتا ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارم ارسلان کے ساتھ بہت خوش تھی،ارسلان نے اپنے گھر والوں سے ارم کی بات، ملاقات

اسکائیپ پر کرائی تھی۔ارم کب سے خاموش بیٹھے ہوئی کچھ سوچ رہی تھی۔ارسلان

کمرے میں آتا ہے،ارم کے قریب ہو کے صوفے پر بیٹھتا ہے

ارم تم پریشان نہ ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ لوگ میرا کچھ نہیں بیگاڑ سکتے، ارسلان ارم کا ہاتھ پکڑ کے بولتا ہے۔ارسلان

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے، پولیس ہمارے گھر آ گئی تھی۔ پاپا نے آپکو صاف دھمکی دی

ہے۔اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو ارم روتے ہوئے بولتی ہے۔مجھے کچھ نہیں ہو گا

جس کے ساتھ اللہ کا ساتھ ہوتا ہے اُس کا کوئی کچھ نہیں بیگاڑ سکتا۔ارسلان ارم کو

اپنے سینے سے لگا کہ بولتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاشم بیگ غصے سے اشعر کے گھر آتا ہے۔لیکن گارڈ اندر آنے نہیں دیتے۔ہاشم باہر

کھڑے ہوئے بہت شور مچاتا ہے۔ہاشم بیگ کی آواز سن کے آیت دروازے پر

آجاتی ہے۔پاپا آیت روتے ہوئے بولتی ہے۔ہاشم بیگ آیت کو نفرت سے

دیکھتا ہے،یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔تمہارے شوہر نے ارم کو اپنی باتوں

میں پھسلا کر ہم سے بد گمان کر دیا،ارم اُس اشعر کی باتوں میں آکر گھر سے بھاگ

کر ارسلان سے شادی کر لی ہے۔ہاشم بیگ غصے سے بولتا ہے۔کیا آیت بے یقینی سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بولتی ہے۔پاپا میں نے اشعر سے پسند کی شادی نہیں کی اشعر نے مجھے اغوا

کر کے مجھ سے زبردستی نکاح کیا تھا،آیت روتے ہوئے بولتی ہے۔

بس رہنے دو ہاشم آیت کا ہاتھ جٹک کے یہاں سے چلے جاتا ہے۔آیت دروازے پر بیٹھے

رونے لگی۔اریشہ بھی کمرے سے باہر آگئی تھی،آیت کو اوٹھا کے کمرے میں لے کر جاتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر کو گارڈ نے ہاشم کے آنے کا بتا دیا تھا۔اشعر گاڑی کو گیراج میں کھڑی

کر کے، خود گھر کے اندر داخل ہوتا ہے۔آیت صوفے پر بیٹھے ہوئے رو رہی تھی

اشعر کے قدموں کی آواز سن کر سر اٹھا کر آیت اشعر کو دیکھتی ہے۔اریشہ آیت کے لیے

پانی لیے کر آتی ہے، بھابھی پانی پیئے۔آیت پانی پینے کے بجائے غصے سے اشعر کی طرف

بڑھتی ہے اور اشعر کا گریبان پکڑتی ہے تم خود کو سمجھتے کیا ہو، تم کس نے

حق دیا میری بہن کی زندگی کا فیصلہ کرنے کا، تم ہوتے کون ہوں، تمہاری وجہ سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج میرے پاپا مجھ سے بد ظن ہو گے۔آیت نفرت سے بولتی ہے۔اشعر

ایک جھٹکے سے اپنا گریبان آیت سے چھوڑتا ہے۔اپنی حد میں رہو اشعر غصے سے

دھاڑ۔اشعر کی دھاڑ سے اریشہ بھی ڈر گی تھی۔اریشہ بیٹا اپنے کمرے میں جاؤ اشعر

نرمی سے اریشہ سے بولتا ہے۔اریشہ جانے لگتی ہے،

اریشہ یہی کھڑی رہو اپنے بھائی کا اصلی چہرہ دیکھو آیت اشعر کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

طرف دیکھتی ہوئی اریشہ سے بولتی ہے۔اریشہ پریشانی سے دونوں کی طرف

دیکھتی ہے۔اریشہ تم نے سنا نہیں کیا بول رہا ہوں۔اشعر اریشہ کو دیکھتے ہوئے غصے سے

کہتا ہے اریشہ جلدی سے اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔اشعر آیت کا ہاتھ پکڑ کر

گھسیٹتا ہوا اپنے کمرے میں لیے جاتا ہے۔آیت کو بیڈ پر دھکا دیتا ہے

آیت بیڈ پر گرتی ہے۔اشعر دروازہ بند کرتا ہوا آیت کی طرف بڑھتا ہے

تم نیچے کیا بکواس کر رہی تھی؟اشعر آیت کو بازو سے پکڑ کر بولتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سچ بول رہی تھی۔ تمہاری بہن کو تمہارا اصلی چہرہ دیکھا رہی تھی۔

تم انتہائی گھٹیا انسان ہوں۔ تم کو کیا پتا عزت کیا ہوتی ہے، تم دوسروں کی بیٹی، بہنوں

کی عزت سے کھیلنے والے ایک درندے ہوں۔ نفرت کرتی ہوں تم سے شدید نفرت

آیت اشعر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولتی ہے۔ تمہارا قصور نہیں ہے

تمہارا باپ ایک نمبر کا گھٹیا آدمی ہے۔ تو تم سے کیا گلہ کروں اشعر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت کا بازو چھوڑ کر بولتا ہے۔اور اشعر اپنی گھڑی اتا کر ٹیبل پر رکھتا ہے، پیچھے

بیٹھی آیت نفرت سے اشعر کو دیکھتی ہے

تم نے میرے ساتھ جو کیا میں نے برداشت کیا

لیکن میں اپنی بہن کی زندگی برباد کرنے نہیں دوں گی، آیت روتے ہوئے بولتی ہے

اگر یہ سب میں تمہاری بہن کے ساتھ کروں تو تم کیسا لگے گا؟ آیت تلخی سے بولتی ہے

بکواس بند کرواپنی، بس بہت بول لیا تم نے، بہت سن لیا میں نے اپنی اوقات میں رہوں،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اشعر چیخ کر بولتا ہے،ورنہ کیا؟

کیا کر لوں گئے؟بولو آیت بھی چیخ کر بولتی ہے۔

تم اپنے باپ کے بارے میں جانتی کیا ہوں؟تم نے اپنے باپ کا اصلی چہرہ دیکھا کب ہے

اشعر آیت کا منہ پکڑ کر بولتا

ہے۔خبردار اگر تم نے میرے پاپا کے بارے میں ایک لفظ بھی بولا،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت اشعر کا ہاتھ پکڑ کر بولتی ہے۔اشعر آیت کا ہاتھ جٹکتا ہے اور آیت کی آنکھوں میں

دیکھ کر بولتا ہے ہاں میں نے خود ارم کی شادی اپنے دوست ارسلان سے کرائی ہے۔جاؤ جو

کر سکتی ہو کر لو،اور ہاں تمہارے باپ کو وہ حال کروں گا

کہ مجھ سے موت کی بھیگ مانگے گا۔اشعر سفاکی سے بولتا ہے۔

اشعر غصے سے کمرے سے چلا جاتا ہے۔آیت زمین پر بیٹھ کے چیخ چیخ کر رونے لگتی ہے

اشعر مر جاؤ تم اللہ کرے موت آجائے تمہیں،تم کو کبھی سکون نصیب نا ہوں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت روتے ہوئے بولتی ہے۔

دوریاں پھر سے سمٹ سکتی ہیں؟؟ سمجھا۔۔۔کیسے؟

❤فاصلے ختم بھی ہو سکتے ہیں؟؟؟؟اچھا!!!!کیسے؟

میں کسی کو کبھی دل تک نہیں آنے دیتی۔۔۔۔۔

❤ باقی سب چھوڑ۔۔۔بتا!تو یہاں پہنچا کیسے؟

ٹھیک ہے!!!!تم نئی دنیا کے سفر پر نکلو

❤ہمسفر بھی نیا مل جائے گا۔۔۔۔۔سوچا کیسے؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ مجھے دیکھتا رہتا ہے بڑی حسرت سے۔۔۔۔۔

❤اس کو اندازہ تو ہے۔۔۔۔دل سے وہ اترا کیسے

جاؤ۔۔۔رہنے دو۔۔۔کوئی بات نہیں۔۔۔۔کام کرو

❤اس قدر تلخ رویّہ؟؟؟کوئی رکتا...کیسے؟

صدف زبیری

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر اتنی سخت سردی میں سڑک کنارے پر بیٹھ ہوا تھا۔اشعر پھر سے ماضی میں گم ہو جاتا ہے۔

ماضی

جویریہ روتے ہوئے اپنے بھائی کے گھر جاتی ہے۔جنید جویریہ کو اپنے سینے سے لگا کر خاموش کرتا ہے۔تم پریشان نا ہوں۔جویریہ تمہارا بھائی ابھی زندہ ہے چلوں میرے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ساتھ۔جنید جویریہ کو لیے کر اظہر نذیر کے گھر جاتا ہے۔جنید غصے سے دروازہ

بجاتا ہے اظہر نذیر باہر نکلتا ہے۔تیری ہمت کیسے ہوئی میری بہن پر گھٹیا الزام لگانے کی

جنید غصے سے اظہر کا گریبان پکڑ کر بولتا ہے۔ارے چھوڑ میرے بیٹے کو اظہر کی ماں

غصے سے بولتی ہے۔تمہاری بہن ایک بد چلن عورت ہے،اظہر کی ماں نے زہر اگلا

کیا ثبوت ہے آپکے پاس؟ جنید نے کہا!۔اندر آو اظہر نذیر بولتا ہے۔

یہ دیکھو موبائل میں اُس لڑکے کے میسج توبہ توبہ کتنے بے حیائی والی باتیں لکھی ہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اظہر کی ماں کان سے ہاتھ لگا کے بولتی ہے۔پتا نہیں کب سے یہ چکر چل رہا تھا

ہمیں تو پتا بھی نہیں چلتا۔ میسج پڑھ کر جنید آگ بگولہ ہو گیا تھا۔

جویریہ تم کو ذرا سی شرم نہیں آئی یہ سب کرتے ہوئے، تم کو تو اپنی بہن کے ساتھ

کہتے ہوئے مجھے شرم آرہی ہے۔ جنید غصے سے بولتا ہے۔ نہیں بھائی یہ جھوٹ ہے

جویریہ روتے ہوئے بولتی ہے۔ کیا جھوٹ ہے یہ میسج جھوٹ ہے؟ تمہاری طرف سے بھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسج گیا تھا۔جنید موبائل جویریہ کو دیکھتے ہوئے کہا! یہ میسج میں نے نہیں کیا

جویریہ روتے ہوئے بولتی ہے۔بس بہت بکواس کرلی تم نے اظہر نے نفرت سے کہا

گاڑی کے ہارن سے اشعر ہوش کی دنیا میں لوٹتا ہے۔اوئے بھائی مرنے کا

شوق ہے کیا؟اشعر گاڑی سے ٹکراتے ہوئے بچ گیا تھا۔سوری بھائی صاحب اشعر

معذرت کی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارسلان مجھے آپو سے ملنا ہے۔پیلز اشعر بھائی کے گھر لیے چلے ارم ارسلان سے بولتی ہے

اس وقت ؟ یار اچھا نہیں لگتا۔ارسلان ٹی وی دیکھتے ہوئے کہا۔پیلز لے چلے نا۔

ارم مسلسل اسرر کرنے لگی،اچھا ٹھیک ہے چلو،ارسلان بولتا ہے۔آپ کتنے

اچھے ہیں ارم نے خوشی سے کہا۔ارسلان ارم کے بچوں کی طرح خوش ہونے پر

مسکراتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر کو گھر سے گئے ہوئے چار گھنٹے ہو گے تھے۔اریشہ بہت پریشان ہو رہی ہے۔

اریشہ اشعر کو فون ملاتی ہے لیکن اشعر کا نمبر بند جا رہا تھا۔اریشہ

پھر فرمان کو فون ملاتی ہے۔ہیلو فرمان،اریشہ بولتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فرمان دو دن سے نائٹ ڈیوٹی کر رہا تھا۔آج اُسے نیند پوری کرنے کا موقع ملا تھا

لیکن اریشہ کے فون سے اشعر کی نیند خراب ہوئی۔فرمان کا فون مسلسل

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بج رہا تھا، فرمان بند آنکھوں سے فون اٹھتا ہے ہیلو نیند سے بوجھل

آواز سے بولتا ہے، کیا اشعر گھر سے کہی چلے گیا؟ کہاں چلا گیا؟

ٹھیک ہے تم پریشان ناہوں میں دیکھتا ہوں۔ فرمان پریشانی سے بولتا ہے۔

اشعر کا کیا کروں میں، فرمان بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاشم بیگ عدنان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ تم اس اشعر کو جان سے مار دو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ میرے لیے سر کا درد بنتا جا رہا ہے، ہاشم بیگ غصے سے بولتا ہے

ایک بار سوچ لو تمہاری بیٹی کا شوہر ہے۔عدنان شطرنج کی بازی کھیلتے ہوئے

کہا۔کوئی داماد نہیں ہے میرا، اُس کمینے کو چھوڑو گا نہیں میں

ناک میں دم کر رکھا ہے۔میرے سارے شیر خرید لیے۔میری کمپنی کو ایک دم

بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔ہاشم بیگ غصے سے بولتا ہے۔بس اب اور نہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں اُس کو اب اور برداشت نہیں کر سکتا، ہاشم سفاکی سے بولتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فرمان اشعر کو ہر جگہ ڈھونڈتا ہے۔اشعر فرمان کو سڑک پر بیٹھا نظر آیا۔

فرمان گاڑی سے جلدی سے اتر کے اشعر کے پاس آیا۔تم یہاں مزے سے بیٹھے ہوئے ہو

اور میں پاگلوں کی طرح تمہیں ڈھونڈ رہا تھا۔فرمان اپنے دونوں ہاتھ اپنی قمر

پر رکھے ہوئے بولتا ہے۔اشعر خاموش رہتا ہے۔تم سن بھی رہے ہوں؟فرمان خفگی سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بولا۔بس دل چاہا رہا تھا۔تمہارا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا؟اتنی سردی میں باہر

کھڑا نہیں ہوئے جا رہا اور تم کو اتنی ٹھنڈ میں سڑک پر بیٹھنے کا دل کر رہا ہے

فرمان تپ کر بولتا ہے۔اشعر سنجیدہ نظروں سے فرمان کو دیکھتا ہے۔

کیا ہوا؟سب ٹھیک ہے؟فرمان اشعر کے برابر میں بیٹھتے ہوئے کہا،کچھ نہیں یار

تم بتاؤ تم یہاں کیسے آئے؟اریشہ کا فون آیا تھا،وہ بہت پریشان ہو رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرمان جمائی لیتے ہوئے کہا! سوری یار میری وجہ سے تم پریشان ہوئے اشعر

فرمان کی نیند سے بوجھل آنکھوں میں دیکھ کر بولتا ہے۔اچھا بھائی اب چل بھی گھر

ویسے میں بہت رات کے 11 بج رہے ہے فرمان گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا

چلوں اشعر کھڑے ہو کہ بولتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سر آپ کے بیٹے کا پتا چلا گیا ہے وہ پاکستان میں ہے۔ گریس ڈاونی بولتا ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اظہر نذیر امریکہ میں بیس سال رہائش پذیر تھا۔امریکہ میں اظہر نذیر نے بہت دولت پیسہ

بنایا۔کئی شادیاں بھی کیں لیکن سب ناکام رہی۔اظہر نذیر کی کسی بھی بیوی سے

ایک بھی اولاد نہیں ہوئی۔جویریہ کے انتقال کے بعد اظہر نذیر پاکستان سے امریکہ

شفیٹ ہو گیا تھا۔اظہر کو جویریہ کی بے گناہی کا پتا چلا تھا۔لیکن سوائے پچھتاو

کے کیا کر سکتا تھا۔اظہر اپنے بچوں کو ہر جگہ ڈھونڈا تھا لیکن وہ اُنھیں ڈھونڈنے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں ناکام رہا۔اظہر نذیر امریکہ کی ایک کمپنی کا پتا چلا جو لوگوں کی

فیملی سے بچھڑ گئے تھے۔اُن سے ملاتے ہیں اُن لوگوں کو ڈھونڈتے ہیں

اور ساری معلومات حاصل کر کے بتاتے ہیں اور بدلے میں رقم وصول کرتے ہیں

اس کمپنی کے ملازمین کو ہر زبان آتی ہے۔ہر ملک لوگوں سے اُن ہی زبان میں

بات کرتے ہیں۔

اشعر نذیر یہ اسکی تصویر ہے،اور انٹرنیشنل بسنیس مین ہے اتنے کم وقت میں اسنے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنا بنالیا،اور اس فائل میں اسکی ساری معلومات موجود ہیں، کیا کھاتا ہے کیا

پہنتا ہے، کب سو کے اٹھتا ہے، کس سے ملتا ہے، رہتا کہاں ہے ؟اور ابھی حال ہی میں

اسے بیسٹ بسنیس مین ہونے کا ایوارڈ ملا ہے۔اور بھی کئی ایوارڈ حاصل کیے ہیں

گریس ڈاونی بولتا ہے۔اظہر نذیر اپنے جیب سے چیک بوک نکال کر خالی چیک پر

دستخط کر کے گریس ڈاونی کو دیا۔ تیھنکس سر گریس ڈاونی چیک دیکھ کر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مسکراتے ہوئے بولتا ہے۔اظہر نذیر فائل لے کر گریس ڈاونی کی کمپنی سے نکالتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارم ارسلان کے ساتھ اشعر پیلس میں آگئی۔ارسلان ارم کو لے کر اندر جاتا ہے۔

ارسلان کو گھر کے ملازمین جانتے ہیں تو ارسلان کو اندر آنے دیتے ہیں۔ارسلان

ارم کے ساتھ ڈرائنگ روم میں بیٹھتا ہے،

سکینہ آیت کے کمرے میں آکر آیت کو اُسکی بہن کے آنے کی اطلاع دیتی ہے۔آیت

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیڈ پر الٹا لیٹے رو رہی تھی، سکینہ کی بات سنے کہ خوشی سے اٹھتی ہے

اپنے آنسو پونچھتے ہوئے جلدی سے کمرے سے نکلتی ہے سیڑھی سے اتر کر ڈرائنگ روم میں

قدم رکھتی ہے اور

ارم کے گلے سے ملتی ہے۔ تم کیسی ہو ارم؟ آیت روتے ہوئے بولتی ہے۔

آپو میں بالکل ٹھیک ہوں، آپ کیسی ہے؟ اور یہ اشعر بھائی کہاں ہے؟ ارم آیت سے بولتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں ٹھیک ہوں، آیت پیچھے ہٹتے ہوئے کہا، اور تم سے مجھے یہ امید نہیں تھی

تم نے اُس گھٹیا آدمی کی باتوں میں آ کے بھاگ کر شادی کر لی، ماما، پاپا

کی عزت کا ذرا سا بھی خیال نہیں آیا؟ آیت غصے سے بولتی ہے۔

آپو آپ سچ نہیں جانتی، اشعر بھائی ایک بہت اعظم انسان ہے، آپ کو نہیں پتا پاپا

کتنے گھٹیا انسان ہے۔ ارم نے نفرت سے کہا، ارم کی بات سن کر آیت کا ہاتھ

ارم پر اٹھ جاتا ہے۔ تم کو شرم آنی چاہیے، تم اپنے باپ کے بارے میں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اتنا گھٹیا بات کرتے ہوئے۔اُس آدمی کی باتوں میں آکر اپنے باپ کو برا بول رہی ہوں

آیت غصے سے بولتی ہے۔آپو،ارم اپنے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا،آپ کو کچھ نہیں

پتا سچ جان جائے گی تو نفرت ہو جائے گی،ہمیں تو اشعر بھائی نے بچا لیا

ورنہ وہ ہماری سوتیلی ماں بیچ دیتی،ارم تلخی سے بولتی ہے۔بس اب ایک اور

لفظ بھی تم نے ماما،پاپا میں کہا نا تو اچھا نہیں ہو گا،کیا پٹی باندھی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر نے تمہاری آنکھوں پر، تمہیں اپنے ماں باپ سے بد گمان کر دیا۔

اتنے زہر بھر دیا کہ تم اُن کے کردار پر انگلی اٹھنی لگی، آیت تالی مارتے ہوئے

طنزیہ انداز میں کہا، بس کر دے آپو، بنا سچ جانے آپ اشعر بھائی کو یہ سب بول

رہی ہے سچ سامنے آنے پر آپ بہت پچھتاو گی، ارم روتے ہوئے بولتی ہے۔

نکل جاؤ میرے گھر سے، آج سے تم میرے لیے مر گئی، آیت نے باہر کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہا، دیکھے بھابھی بات تو سنے ارسلان کب سے بیٹھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھ رہا تھا،اٹھا کر آیت کے پاس آ کے بولتا ہے، مسٹر آپ کا جو بھی نام ہے

نکل جائے میرے گھر سے اپنی بیوی کو لیے کر، آیت تلخی سے بولتی ہے،

پھر میری بات تو سنے، ارسلان پریشان سے بولتا ہے، رہنے دے ارسلان کوئی فائدہ نہیں

انھیں سمجھانے کا، چلے یہاں سے، ارم آیت پر نظر ڈال کر ارسلان سے بولتی ہے۔

ارسلان ارم کو لے کر خاموشی سے باہر چلا جاتا ہے، آیت وہی صوفے پر بیٹھ کر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رونے لگتی ہے۔

کبھی کبھی انسان ناٹوٹتا ہے

نا بکھرتا ہے، بس ہار جاتا ہے

کبھی قسمت سے، کبھی خود سے

اشعر کو فرمان گھر چھوڑ کر چلا گیا تھا۔اشعر گھر میں داخل ہوتا ہے،اشعر کو آیت کے

رونے کی آواز ڈرائنگ روم سے آرہی تھی۔اشعر ڈرائنگ روم میں قدم رکھتا ہے

آیت مسلسل رورہی تھی۔اشعر آیت کے پاس جاتا ہے۔آیت کی حالت دیکھ کے اشعر کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دل کو ٹھیس لگی۔اشعر آیت کے قریب بیٹھ کر اُسکے آنسوؤں

کو پونچھتا ہے۔آیت چونک کر اشعر کو دیکھتی ہے، تم ہاتھ مت لگاؤ مجھے، آیت نفرت سے

بولتی ہے،اور اشعر کا ہاتھ جٹکتی ہے، تم نے سب کچھ چیھین لیا مجھ سے،اللہ کرے

تم بھی میری طرح روتڑپو، تم کو کہی سکون ملے، ترسو تم میری طرح اپنوں کے

پیار کے لیے اُن کی محبت کے لیے۔آیت اشعر کی آنکھوں میں دیکھ کر بولتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت تم جا کر آرام کرو، تمہاری حالت ٹھیک نہیں لگ رہی۔اشعر آیت کے

بکھیرے ہوئے بال اور آنسوؤں سے بیگا ہوا چہرہ دیکھ کے پریشانی سے بولتا ہے

کچھ نہیں ہوا مجھے، ہٹو یہاں سے، آیت غصے سے بولتی ہے۔اور کھڑی ہونے لگتی ہے

اشعر کو آیت اندر سے ٹوٹ و بکھری ہوئی لگی،اشعر آیت کا ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب

کر لیتا ہے اور اپنے سینے لگتا ہے، رو لو جتنا رونا ہے میں ہوں نا،اشعر آیت کے

بال سہلاتے ہوئے کہتا ہے، آیت اشعر کو دھکا دے کر پیچھے کرنا چاہتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن اشعر پکڑ اور مضبوط کر دیتا ہے، آیت پھر مذمت نہیں کرتی ہے، اشعر کے سینے سے

لگ کر رونے لگتی ہے۔ اشعر آیت کو رونے دیتا ہے۔ آیت روتے ہوئے سو جاتی ہے

آیت؟ اشعر آیت کو ہلاتا ہے لیکن وہ گہری نیند سو رہی تھی۔ اشعر آیت کو

اپنی بانہوں میں اٹھا کے اپنے کمرے میں لیے جاتا ہے۔ آیت کو بیڈ پر لیٹاتا ہے

آیت کو کمبل اوڑھ کے کمرے کا لیمپ بند کرتا ہے۔ اور خود صوفے پر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جا کے سو جاتا ہے۔

...خیال تیرا ابھی ____ جان لیوا ھے مگر

!!!... تیرے خیال سے نکلوں تو ____ جان جاتی ھے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر کی فجر کی اذان کی آواز سے آنکھ کھولتی ہے۔اشعر نماز پڑھنے کے لیے اٹھتا ہے

وضو کر کے سنت پڑھ کے پڑھنے کے بعد مسجد جانے کے لیے گھر سے نکلتا ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت کی بھی آنکھ کھولتی ہے۔میں یہاں کیسے ؟آیت کو رات کا منظر یاد آتا ہے۔

آیت سامنے دیوار پر لگی گھڑی میں ٹائم دیکھتی ہے اور نماز پڑھنے کے لیے اٹھتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر نماز پڑھ کر کے مسجد سے واپس آرہا تھا۔اشعر کے موبائل پر ارسلان کی کال

آرہی تھی۔اشعر فون اٹھتا ہے۔ہیلو اشعر، یار تم کیسے ہو؟اور بھابھی کیسی ہے؟

اشعر بولتا ہے۔ہاں میں ٹھیک ہوں۔کیا بات ہے تم نے اتنی صبح فون کیا اشعر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا، یار وہ میں کل ارم کے ساتھ تیرے گھر آیا تھا

ارسلان پوری بات اشعر کو بتاتا ہے۔ کیا یار تم آنے سے پہلے مجھے فون تو کر لیتے

اشعر پریشانی سے بولتا ہے۔ تمہیں نہیں پتا اس پہلے ہاشم بیگ میرے گھر آچکا تھا

اُس نے آیت کو میرے بارے میں اتنا کچھ بولا کہ وہ مجھ سے اور بھی بد گمان ہو گی

اور میرا اور اُسکا جھگڑا ہو گیا تھا۔ اور اسکے بعد تم ارم کے ساتھ آ گئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبھی وہ اتنا رو رہی تھی۔اشعر اپنا متھا سہلاتے ہوئے کہا۔یار ارم بھی بہت

رو رہی تھی۔اشعر میں نے ارم کو بہت سمجھایا لیکن آیت بھابھی کی باتوں سے

ارم بہت دل برداشتہ ہو گی ہے۔ارسلان پریشانی سے بولتا ہے۔اچھا تم فکر نہیں

کروں میں آفس سے واپسی پر چکر لگاؤں گا اور ارم کو سمجھا دوں گا

اشعر سیڑھی چڑھتے ہوئے کہا،اوکے اللہ حافظ ارسلان بولتا ہے۔

اشعر اپنے کمرے میں داخل ہوا۔آیت قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر آیت پر ایک نظر ڈال کر الماری سے اپنے ہینگ ہوئے کپڑے نکال کے واش میں

چلا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سکینہ سب کے لیے ناشتہ بناتی ہے، اریشہ بھی اسکی ہیلپ کراتی ہے۔

آیت تیار ہو کے نیچے آگئی تھی۔ آیت نے بیلک کلر کے پاجامہ پر بیلک کلر کی کاٹن کپڑے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی کرتی پہنی تھی۔اور ڈوپٹہ کندھے پر طریقے سے لیا تھا۔ہاتھ میں اسٹائل سے بیگ

لیے ہوئی تھی۔بھابھی آئے ناناشتہ کرے۔آیت کو دیکھ کے اریشہ بولتی ہے،

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔آیت بولتی ہے،بھابھی کچھ تو کھالئے آپ نے کل رات کو بھی

کچھ نہیں کھایا تھا،کھانے سے کسی ناراضگی اریشہ آیت کا ہاتھ پکڑ کے بولتی ہے۔

نہیں اریشہ میرا دل نہیں چاہ رہا،مجھے اگر بھوک لگی تو یونیورسٹی میں کھالوگئ

آیت پیار سے اریشہ سے بولتی ہے۔ٹھیک ہے بھابھی جیسی آپکی مرضی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریشہ بولتی ہے۔آیت اریشہ سے مل کے ڈرائیور کے ساتھ یونیورسٹی کے لیے نکلتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر نیوی بیلو کلر کا تیری پیس کا سوٹ پہنا تھا۔جیل سے بال سیٹ کیے ہوئے تھے

آئینہ میں خود کا تنقیدی جائزہ لیا۔اور سنگار میز کی دراز سے گھڑیوں کا بکس

نکالا، جسمیں بے تحاشا برینڈ نیو گھڑیاں تھی۔اشعر نے ان میں سے ایک گولڈ کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

برینڈ نیو گھڑی نکالی اور باقی دراز میں رکھ دی۔ گھڑی ہاتھ میں باندھ لینے کے بعد

پرفیوم کا بکس نکالا جسمیں ہر برینڈ کے پروفیم رکھے تھے۔ اشعر ان میں ایک

پروفیم اٹھا کے اپنے اوپر اسپرے کیا۔ پھر اپنا منگا اسٹائلش موبائل فون

کو ہاتھ میں پکڑے کمرے سے باہر نکلتا ہے۔

اشعر سیڑھی سے اتر کے اریشہ سے ملتا ہے۔

اسلام وعلیکم ! صبح بخیر بھائی اریشہ اشعر کے گلے سے لگ کے بولتی ہے۔ وعلیکم السلام

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریشو،اشعر پیار سے بولتا ہے۔بھائی ناشتہ کرے نہیں سوئیٹ ہارٹ مجھے دیر ہو رہی ہے

ایک امپورٹنٹ میٹنگ ہے،مجھے جانا ہے۔میں نکلتا ہوں،اللہ حافظ،اشعر اریشہ کو

پیار کرتا ہوا باہر نکلتا ہے۔اریشہ منہ بنا کر بولتی ہے،دیکھو ذرا ہم پاگل تھے

جو ہم نے ناشتہ بنایا،سکینہ مسکراتی ہے۔چلوں ہم دونوں مل کر ناشتہ

کرتے ہیں۔اریشہ سکینہ سے بولتی ہے۔پھر دونوں ساتھ بیٹھ کے ناشتہ کرتی ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فرمان اشعر کے گھر آتا ہے۔اریشہ ناشتہ کر رہی تھی۔فرمان اندر داخل ہو کے سلام کرتا ہے

اسلام و علیکم ! و علیکم السلام اریشہ فرمان کے سلام کا جواب دیتی ہے۔ارے واہ

ناشتہ کیا جا رہا ہے،فرمان نے ناشتہ نہیں کیا تھا، ٹیبل پر پراٹھے،ڈبل روٹی کے

سلائس، مکھن،انڈے ہاف فرائی،اور چائے،رکھی ہوئی تھی۔

فرمان کا یہ سب دیکھ کے منہ پانی آجاتا ہے،فرمان جلدی سے کرسی کھسکا کے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹھتا ہے اور ناشتہ کرنے لگا۔کتنے بھوکے ہے؟اریشہ دل میں سوچتی ہے پہلا مہمان

دیکھ رہی ہوں جو بنا بولے کھانا کھانے لگتا ہے۔اریشہ طنزیہ بولتی ہے۔شرم

کرو میں مہمان کہاں سے ہوا؟میرا تو سسرال ہے۔فرمان پراٹھے سے ہاتھ صاف

کرتے ہوئے کہا،فرمان کی بات سنے کے اریشہ منہ پر ہاتھ رکھ لیتی ہے،

ابھی شادی نہیں ہوئی تو سسرال کہاں سے ہوا؟اریشہ تپ کے بولتی ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم ذرا سا قدر کیا کرو میری، خوش نصیب ہو جو ڈاکٹر مل گیا لڑکیاں

ترستی ہیں ڈاکٹر کے رشتے کے لیے، فرمان اپنا کالر اٹھتے ہوئے کہا،

اے تم ہمیں مونگ پھلی اور خود کو چلو خوزے سمجھتے ہو کیا"؟ "

اریشہ فرمان کے سامنے انگلی کرتے ہوئے کہا، کیا مطلب؟ فرمان نے حیرت سے پوچھا،

مطلب صاف ہے مونگ پھلی سستی ہوتی ہے ہر کسی کو دستیاب ہوتی ہے

اور چلو خوزے مہنگے ہوتے ہیں۔ ہر کسی کو میسر نہیں ہوتے۔ اریشہ نے اپنا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لاجک دیا، کیا فرمان اپنا سر پکڑ کر بولتا ہے، تمہاری تو بات کیا ہے، کہاں سے

لاتی ہو اتنی ذہانت والی باتیں؟ فرمان دانت پیس کر بولتا ہے۔ میں تو پیدائشی

ذہن ہو کبھی غرور نہیں کیا، اریشہ نے کہا، اریشہ خود کی تعریف کرتے ہوئے اپنی نظر اتاری

اللہ بس نظر بد سے بچائے۔ فرمان نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارسلان نے اپنی ٹیم کے ساتھ خفیہ آپریشن کیا،سب ڈرگھس ڈلیر کو گرفتار کیا،

کچھ تو اسمیں مارے بھی گئے۔آپریشن میں زوہیب بھی پکڑ گیا،میڈیا نے اس

آپریشن کے حق میں پاک فوج کے لیے خراج تحسین پیش کیا۔بہت بڑی تعداد میں

ڈرگھس پکڑی گئی۔جسمیں ہر طرح کا نشہ شامل تھا۔

ارسلان میڈیا کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا!مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے۔اس غلاظت

میں ہمارے کالج بچے اور بچیاں،ملوث ہیں۔امیر سے لیے کے غریب طبقہ اس غلاظت

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں ڈوباہواہیں۔لیکن ماں باپ اپنے بچوں پر توجہ نہیں دیتے،دیکھتے نہیں ہیں

ہمارے بچے کہاں اٹھتے بیٹھتے ہیں،کون دوست ہے،کہاں جارہے ہیں۔کالج میں کیا

پڑھائی ہورہی ہیں۔لیکن اس سب کے بارے میں والدین کو کچھ علم نہیں ہوتا

لیکن جب بچہ یا بچیاں اس ماحول میں چلی جاتی ہے تو پھر سر پکڑ کے روتے ہیں۔

ہم نے کافی تعداد میں ڈرگھس پکڑی ہیں،اور پاکستان کے چند عناصر ان کالے کاموں میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شامل ہیں۔جن میں مشہور بسنیس مین وحید ارشد کا بیٹا زوہیب بھی اس کاموں

میں ملوث ہے۔اور بھی مشہور شخصیات کے اور ان کے بچے اس کاموں میں ملوث ہیں

ارسلان میڈیا سے پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا!ارسلان کی باتیں ختم ہونے کے بعد

میڈیا کے نمائندے سوالات کرنا شروع کرتے ہیں۔ارسلان ہر سوال کا جواب تحمل سے

دیتا رہا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر کی بنس میٹنگ کامیاب رہی تھی،اشعر کی کمپنی کو بہت بڑا پروجیکٹ ملا تھا،

اشعر کا موڈ کافی خوشگوار تھا۔اشعر واپسی میں ارسلان کے گھر کی طرف گاڑی

موڑتا ہے۔راستے میں اشعر کے سامنے اچانک سے ٹرک آگیا،اشعر بڑی مشکل سے اپنی گاڑی

کو کنٹرول کرتا ہے۔اور گاڑی کو سائیڈ میں کرتا ہے۔لیکن ٹرک جانے کے بجائے اشعر کی گاڑی

کی تیزی سے آرہا تھا۔اشعر گاڑی سے جلدی سے اترتا کہ۔اتنے میں ٹرک گاڑی کو کچل

دیتا ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت تم برا مت منانا یار تمہیں ایک بار ارم کی بات سن لینی چاہیے تھی۔ نمرہ آیت کی ساری

بتاتیں سنے کے بعد بولتی ہے۔ نمرہ ماما نے ہمیں بہت چاہ سے پالا ہے کبھی ہمیں سوتیلا

ہونے کا احساس نہیں ہونے دیا۔ کبھی ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔ اور پاپا نے

کتنے لاڈ سے ہمیں پالا۔ یہ سب کچھ اشعر نے کیا ہے۔ پتا نہیں کونسی دشمنی کا بدلہ

ہم سے لیے رہا ہے۔ آیت تلخی سے بولتی ہے۔ یار آیت کیا پتا ارم سچ کہہ رہی ہوں۔ اگر یہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب سچ نکالا تو؟ نمرہ پریشانی سے بولتی ہے۔مجھے یقین نہیں۔اور تم میری دوست ہو

یا اشعر کی ہمدرد ہوں؟ جسے دیکھو وہ اشعر اشعر کی لٹ لگائے رکھتا ہے۔آیت

تپ کر بولی۔اچھا نا چھوڑو کینٹین میں چل کے کچھ کھاتے ہیں۔نمرہ نے آیت کا ہاتھ پکڑ

کر کھینچتی ہوئے کہا! آیت پھر نمرہ کے ساتھ کینٹین کا رخ کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اظہر نذیر پاکستان آگیا۔اظہر نذیر اپنے آبائی گھر کے باہر کھڑے ہو کر گھنٹی (بیل) بجتا ہے۔

ایک بوڑھی عورت دروازہ کھولتی ہے۔اظہر، میرا اظہر واپس آگیا۔عرفانہ روتے ہوئے بولتی

ہے۔اظہر اپنی ماں کے گلے ملتا ہے۔ماں جی مجھے معاف کر دے میں نے وہاں جا کے آپ سے

رابطہ نہیں رکھ سکا۔اظہر روتے ہوئے کہا،اچھا چھوڑو یہ سب، چلو اندر، عرفانہ بولتی ہے

اظہر نذیر عرفانہ کے ساتھ اپنا سامان اٹھائے اندر چلے جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مبارک ہو ہاشم بیگ تمہارا کام ہو گیا۔ہاشم بیگ سے عدنان نے کہا،اب اشعر نے لاش بھی

صحیح سلامت مل جائے تو بڑی بات ہے۔عدنان نے شراب پیتے ہوئے کہا۔ہاشم بیگ نے

جاندار قہقہہ لگایااور ساتھ میں عدنان نے بھی قہقہہ لگایا۔ بڑا آیا مجھ سے انتقام لینے

والا۔ کبھی اچھائی کو جیت حاصل کرتے دیکھا ہے؟ہمیشہ برائی کی ہی جیت ہوئی ہے

پر ہم جیسے کہیں ہیں جنہوں نے لڑکیوں کو اپنے جال میں پھنس کر رکھا ہے Facebook

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ہم جیسے مردوں کو کون پکڑے گا؟کسی کے باپ میں ہمت نہیں ہے۔جو ہم پر

ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرے گا وہ صفئے ہستی سے مٹ جائے گا۔ہاہاہا۔

ہاشم نے غرور سے کہا۔تم تیار ہو جاو۔تم کو آخر میڈیا کے سامنے نقلی آنسوؤں

بھی بہانے ہیں۔عدنان نے کہا،ہاں بھئی ہم اس میں ماہر ہیں۔ہاشم بیگ نے کہا،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسد کی نائین کلاس کا رزلٹ آگیا تھا۔اسد کی پوزیشن بہت اچھی بنی تھی۔اسد

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی فس بوک پر ایک لڑکی سے دوستی ہوئی تھی۔یہ دوستی بڑھتے بڑھتے

محبت میں بدل گی تھی۔اسد بہت خوش تھا۔اور آج اُس لڑکی سے

ریسٹورنٹ میں ملنے آیا تھا۔ماریہ اسد سے کافی بڑی نظر آرہی تھی۔لیکن کہتے ہیں نا

محبت میں کیا عمر،ماریہ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔اسد ماریہ کا ہاتھ

پکڑ کر بولتا ہے ماریہ شرماتے ہوئے مسکراتی ہے۔میں بھی اسد آپ سے بہت محبت کرتی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوں۔ماریہ اپنی پلکیں اٹھا کے بولتی ہے۔یہ سن کر اسد بہت خوش ہوا۔

اتنے میں ویٹر کھانا لئے کر آتا ہے۔دونوں کھانا کھانے میں مصروف ہو جاتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فرمان اپنی ماں حمیدہ سے ملنے گاؤں آیا تھا۔اماں میں نے تیری بہو پسند

کرالی اگلے ہفتے تیرے بیٹے کا نکاح ہے۔فرمان حمیدہ کے پاس بیٹھتے ہوئے کہتا ہے

شرم کر و لڑکی پسند کر کے ماں کو بتا رہا ہے۔ابھی کیوں بتا رہا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شادی کر کے بتاتا۔حمیدہ ناراض ہوتے ہوئے کہا۔اماں ناراض تو ناہو اپنی بہو کی

تصویر تو دیکھو کتنی پیاری ہے۔فرمان اریشہ کی تصویر موبائل فون میں دیکھاتا ہے

ارے ماشاءاللہ بہت پیاری ہے۔چل اس بچی کے صدقے میں تجھے معاف کرتی ہوں۔

حمیدہ خوش ہو کے بولتی ہے۔اماں کچھ کھلا بھی دو بہت بھوک لگی ہے۔اتنی دور سے

(تیرا بیٹا آیا ہے فرمان پیٹ پر ہاتھ رکھے بولتا ہے۔اچھا تو منہ ہاتھ دھولیں میں (ملازمہ

بانو سے بول کے کھانا لگاتی ہوں۔حمیدہ بولتی ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت یونیورسٹی سے آ کے ٹی وی کھولتی ہے۔اور پانی نکال کر پینے لگتی ہے

ناظرین ہمیں بریکنگ نیوز ملی ہے۔ مشہور بسنیس مین اشعر نذیر کی گاڑی کا بہت برا "

ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔پولیس جائے وقوعہ پر پہنچ گئی ہے۔اشعر نذیر بچ گئے ہیں

یا نہیں۔جسی ہمیں اسکی خبر ملتی ہے ہم آپکو بتاتے ہیں۔باقی تفصیلات

" جانے کے لیے ہمارے چینل کے ساتھ بندھے رہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہر چینل پر یہی خبر چل رہی تھی۔آیت کے ہاتھ سے کلاس چھوٹ کے زمین پر گرتا ہے۔

کلاس ٹوٹنے کی آواز سن کے سکینہ گبھر کر کمرے میں آتی ہے۔بیگم صاحبہ آپ ٹھیک تو

ہے؟سکینہ بولتی ہے۔آیت ہولناک کی طرح ٹی وی کی طرف دیکھ رہی تھی

اشعر کی ایکسیڈنٹ کی خبر آیت پر بجلی بن کے گری۔آیت بے یقینی سے یہ

سب دیکھ رہی تھی۔دل اشعر کی سلامتی کی دعا مانگ رہا تھا۔آیت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹی وی بند کر کے رونے لگتی ہے۔صاحب جی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔مجھے اریشہ بی بی کو

فون کر کے بتانا ہو گا۔سکینہ گبھرا کے بولتی ہے۔نہیں تم اریشہ کو کچھ نہیں بتاو گئ

وہ پریشان ہو جائے گی۔آیت سکینہ کو منع کرتی ہے سکینہ کانچ اٹھا کے کمرے سے چلی

جاتی ہے۔مجھے تو خوش ہونا چاہیے لیکن مجھے کوئی تکلیف

ہو رہی ہے۔اُسکا دل آج اُس سے بغاوت کر رہا تھا۔دل اور دماغ کی جنگ میں

دل بازی جیت رہا تھا۔وہ اشعر کی زندگی کی دعا کر رہی تھی۔اُس شخص

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے لے جس نے اُسے برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ کیا محبت کا جادو

چل گیا ہے؟ آیت وضو کر کے جائے نماز پیچھا کے اشعر کی سلامتی کی دعا مانگنے

لگتی ہے۔

ہر گھڑی تیرا تصور ہر نفس تیرا خیال

اس طرح تو اور بھی تیری کمی بڑھ جائے گی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارم اشعر کی ایکسیڈنٹ کی خبر دیکھ کے پریشانی تھی۔ارم ارسلان کو

فون ملاتی ہے۔ہیلو ارسلان اشعر بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔آپ پتا کرے

اچھا ٹھیک ہے۔ارم فون رکھے اشعر کی سلامتی کے لیے دعا کرنے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر گاڑی سے نکل گیا تھا ٹرک کے اُسکی قریب پہنچنے سے پہلے۔اشعر درخت کے پیچھے

چھپ گیا تھا۔ٹرک کے اندر سے آدمی نکلتا ہے۔اشعر کی گاڑی کو ٹھیک سے چیک کرتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر کا کورٹ گاڑی کے اندر دبا نظر آتا ہے۔وہ آدمی سمجھتا ہے اندر اشعر ہے۔

وہ خوش ہو کے اپنے مالک کو اُسکی اطلاع دیتا ہے۔جیسے ہی وہ بات کر کے جانے لگا

اشعر جلدی سے درخت سے نکلتا ہے اور پیچھے سے اُس آدمی کو دبوچتا ہے

اُسے سمنبھلے کا موقع دیئے بغیر اشعر اس آدمی کی گردن مخصوص نس دبا کے

بے ہوش کر دیا۔اشعر اس آدمی کو جلدی سے درخت کے پیچھے لیے جاتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ارسلان کو فون کرتا ہے۔ارسلان پریس کانفرنس میں مصروف تھا صحافیوں

سوالات کے جوابات دئے رہا تھا۔اشعر کی کال آنے پر صحافیوں سے مذرات

کرتا ہوا وہاں سے جلدی سے نکلتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسد ماریہ کو گھر چھوڑنے جاتا ہے۔اسد تم پلیز ڈرائیور سے کہو یہاں کار روک دو۔میرے

محلے میں سے کسی نے دیکھ تو مئسلہ ہو جائے گا،میرے گھر والے بہت ہی غیرت مند ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماریہ اسد سے بولتی ہے۔ٹھیک ہے دینو بابا گاڑی روک دے اسد ڈرائیور سے کہا

اچھا میں اب چلتی ہوں،اسد تم پہلے لڑکے ہو جس سے میں نے محبت کی ہے اور جس سے

میں ملنے آئی ہو۔ورنہ میں ایسی لڑکی نہیں ہو،ماریہ آنکھوں میں نمی لاتے ہوئے کہا، نہیں

ماریہ میں جانتا ہوں تم ایک نیک اور باحیا لڑکی ہو اسد بولتا ہے۔ماریہ مسکراتے ہوئے

کار سے اترتی ہے۔اسد کی گاڑی چلی جاتی ہے۔ماریہ ہنستے ہوئے اپنے ساتھی کو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فون ملاتی ہے ہیلو راجا مرغا جال میں پھنس گیا۔ماریہ پھر قہقہہ لگایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر تم ٹھیک تو ہے۔یہ تمہارے ہاتھ سے خون کتنا بہار ہا ہے۔ارسلان پریشانی سے

بولتا ہے۔ہاں میں ٹھیک ہوں بس یہ ہاتھ میں ہلکی سی چھوٹ لگی ہے۔گاڑی سے

!جلدی میں نکلتے ہوئے نیچے گر گیا تھا تو لگ گئی۔اشعر نے کہا

اچھا تم میرے ساتھ ہاسپٹل چلوں اور یہ آدمی کون ہے؟ارسلان نے پوچھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ وہ آدمی ہے جس نے مجھے مارنے کا کمیشن لیا تھا۔ابھی بے ہوش کچھ دیر بعد ہوش

میں آجائے گا،اشعر بولتا ہے۔تم جلدی سے اس آدمی کو گاڑی میں ڈالو اور

ٹرک یہی رہنے دیتے ہیں۔اشعر نے ارسلان سے کہا۔ہاں ٹھیک ہے جلدی کرو پولیس

یہاں آتی ہو گی۔ارسلان ادھر اُدھر نظر ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔

اشعر ارسلان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کے چلا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر ہاسپٹل جانے کے بجائے اپنے فلیٹ میں چلا جاتا ہے وہی اپنے فیملی ڈاکٹر کو بلا لیتے

ہیں اور اریشہ کو فون کر کے اپنی خیریت کا بتاتا ہے۔اشعر تم بھابھی کو بھی فون کر کے

بتادو۔اب تک میڈیا میں تیرے ایکسیڈنٹ کی خبر آگ کی طرح پھیل گئی ہو گی

ارسلان نے اشعر کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا، نہیں اسکی ضرورت نہیں۔اسکی بلا سے

میں مرو یا جیو اُسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔اشعر درد سے کہرتے ہوئے بولتا ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اتنے میں ارسلان کے موبائل پر ارم کی کال آجاتی ہے وہ اشعر کے ایکسیڈنٹ کا بتا رہی تھی

ارسلان ارم کو سچ نہیں بتاتا اُسے دعا کرنے کا بولتا ہے۔اب کیا کرنا ہے فون بند کرنے کے بعد

ارسلان اشعر سے بولتا ہے۔میرے پاس ایک پلین ہے تم میڈیا کو فون کر کے میرے شدید

زخمی ہونے کا بتاؤ۔اور اُس آدمی کے ہوش آنے کے بعد اُسے میڈیا کے سامنے پیش

کرو۔مجھے پتا ہے اس سب کے پیچھے ہاشم بیگ کا ہی ہاتھ ہے۔اشعر بولتا ہے

ارسلان میڈیا کے نمائندے کو فون ملاتا ہے۔ڈاکٹر طلعت صاحب آپکے ہاسپٹل میں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایمر جنسی وراڈ تو خالی ہے نا اشعر شاطرانہ مسکراہٹ چہرے پر لئے بولتا ہے

ڈاکٹر صاحب نا سمجھی سے ہاں میں سر ہلاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر کے بچنے کی خبر میڈیا میں چل رہی تھی۔آیت کو یہ خبر سن کے جان میں جان آئی۔

سکینہ تم یہ صفائی چھوڑو۔مجھے تم سے کچھ کام ہے۔آیت سکینہ سے بولتی ہے

کیسا کام بیگم صاحبہ؟تم ارسلان کو فون کر کے اشعر کی خیریت معلوم کر لو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت ہچکچاتے ہوئے بولتی ہے جیسے کوئی جرم کرنے کا بول رہی ہوں۔ سکینہ حیرت

سے آیت کی طرف دیکھتی ہے، وہ دراصل میں خود فون کر لیتی لیکن میرا گلہ ٹھیک نہیں

نا اس لیے۔ آیت نے بے تکا سا جوز پیش کیا۔ سکینہ کو آیت کی ذہنی حالت پر شک ہوا

پھر آیت کے ہاتھ سے فون لیے کے ارسلان کو ملاتی ہے، سکینہ اشعر کی خیریت کا پوچھ

کے فون بند کرتی ہے۔ بیگم صاحبہ صاحب ٹھیک ہے بس چھوٹ زیادہ لگی ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سکینہ بولتی ہے۔ٹھیک ہے تم جاؤ آیت اپنا ہونٹ دانت میں دباتے ہوئے بولتی ہے

سکینہ کچن میں چلی جاتی ہے۔آیت کا دل چار ہا تھا وہ ہاسپٹل جا کے اشعر سے

مل لیے لیکن ہائے یہ انا۔اشعر ٹھیک ہے یہ جان کے آیت کی بے چینی میں کچھ

قرار آیا تھا۔

دل ❤ مانگ ✊ رہا ہے مہلت"

کی 💞 ڈھر کنے 👫 تیرے ساتھ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی😍 نام سے جینے☜ تیرے

" مرنے کی۔🌷 تیرے نام سے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاشم بیگ جو اپنی فتح کا جشن منا رہا تھا وہ اشعر کے بچنے کی خبر سن کے غصے سے

پاگل ہو رہا تھا۔ عدنان ہاشم بیگ غصے سے ادھر اُدھر ٹہلتا دیکھ رہا تھا۔

ٹی وی پر اچانک سے بریکنگ نیوز آتی ہے۔ جس کو دیکھ کے عدنان کو اتنی ٹھنڈ میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پسنے آنے لگے۔

نیوز میں اشعر پر حملہ کرنے والے کی تصویر چل رہی تھی۔یہ توشیدے کی تصویر ہے

عدنان پریشانی سے بولتا ہے۔اب کیا ہو گا آخر اس نے پولیس کے سامنے منہ کھول دیا تو

تمہارے چکر میں، میں فضول میں پڑ گیا۔عدنان اپنا سر پکڑ کے بولتا ہے۔یہ مشورہ

تم نے مجھے دیا تھا۔اب جب وہ پکڑا گیا ہے تو سارا ملبہ مجھ پر ڈال رہے ہوں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاشم بیگ غصے سے بولتا ہے۔ارے نیکی کا زمانہ نہیں رہا تم ہی تو آ کے میرے پاس

اشعر کا رونا روتے تھے، عدنان چیخ کے بولا، ایک دوسرے کو الزام دینے سے بہتر ہے

اس مسئلے کا حل نکالا جائے۔یہ کیس اگر پولیس کے پاس ہوتا تو میں اس معاملے کو

دیکھ لیتا لیکن یہ کیس پاک فوج کے انڈر ہے۔ہاشم بیگ پریشانی سے بولتا ہے

تم اپنے وکیل کو فون کرو کیا پتا وہ کچھ بہتر مشورہ دے عدنان نے تجویز دی

ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔ہاشم بیگ نے عدنان کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر سے ہاسپٹل میں ملنے انعم پروین کے ساتھ آئی تھی۔اشعر اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو

ہمارا کیا ہوتا انعم مشکل سے آنکھ میں آنسو لے کے اشعر سے کہا! نہیں جب تک تم سب کی

دعا ہے تو مجھے کیا ہو سکتا ہے۔اشعر دھیمی آواز میں کہا۔بیٹا اپنا خیال رکھنا

ویسے تم برا مت منانا لیکن گھر میں سانپ رکھو گے تو زہر ہی ملے گا۔پروین کا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشارہ آیت کی طرف تھا۔اریشہ کو پروین کی بات بالکل پسند نہیں آئی تھی

لیکن وہ خاموش رہی۔اشعر کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ڈاکٹر نے آرام کا بولا ہے

اور زیادہ باتیں کرنے سے منع کیا ہے۔ارسلان ماحول میں گرمی دیکھ کے

پروین سے بولتا ہے،اچھا ہم چلتے ہیں بیٹا اپنا خیال رکھنا۔پروین اشعر کے سر پر

ہاتھ رکھے ہوئے بولتی ہے اور انعم کے ساتھ چلی جاتی ہے۔اشعر نے سکھ کا

سانس لیا۔بھائی آپ نے تو فون پر کہا تھا معمولی سی چوٹ آئی ہے۔لیکن

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہاں آ کے دیکھ رہی ہوں آپ بہت زخمی معلوم ہو رہے ہیں۔اریشہ اشعر سے

خفا ہو کے بولتی ہے۔ نہیں بھائی کی جان اشعر اس پہلے سچ بتاتا۔

ارسلان بیچ میں بولنے لگا۔اشعر نہیں چاہتا تھا تم پریشان ہو اس لئے اس نے یہ سب کیا

ارسلان اشعر کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔بھائی پتا ہے بھابھی بہت پریشان ہو رہی تھی

اتنی بار مجھے فون کر کے آپکا پوچھا۔اشعر اریشہ کی بات سن کے مسکراتے ہوئے تکیہ سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹیک لگا کے آنکھیں موند لی اسکا مطلب صاف تھا اشعر اب مزید باتیں نہیں کرنا چاہتا۔

اریشہ اشعر کے جواب نہیں دینے پر خاموشی سے باہر چلی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اظہر بیٹا تمہارے جانے کے بعد میں بالکل اکیلی ہو گی تھی۔ تم جو ہر مہینے پیسے بجھیتے

تھے۔ میرا اس رقم سے اچھا خاصا گزرا ہو جاتا تھا۔ تمہارے بھائی وہ پیسے جو تم سب

کیلئے بجھیتے تھے وہ لینے دس تاریخ کو لینے آجاتے ہیں تھے۔ اسکے بعد کوئی آ کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بوڑھی ماں کو کوئی نہیں پوچھتا۔ عرفانہ نے دکھ سے کہا،ماں جی میں آگیا ہونا

سب ٹھیک ہو جائے گا،اظہر نذیر بولتا ہے۔بیٹا کسی طرح مجھے اپنے پوتے اشعر

سے ملادو۔وہ اریشہ اس وقت تین ماہ کی تھی،اب تو بہت بڑی ہو گی

نجانے اس وقت دونوں کہاں ہونگے۔عرفانہ آہ بڑھتے ہوئے کہا۔اظہر نذیر خاموش رہتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نسیم بیگم نماز میں رو رو کے اللہ سے اپنی پوتیوں کے نصیب کے لیے دعا

مانگ رہی تھی۔اور اپنے بیٹے کی ہدایت کے لیے اللہ سے التجا کر رہی تھی۔

جب دیکھو تپ بڑھیا منحوست پھیلائے رہتی ہے۔نجانے کون مر گیا ہے جس کے لئے

رو رو دعائیں مانگی جا رہی ہے عرشی نسیم بیگم کو دعا کرتے ہوئے دیکھ کے بولتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کے 11 بجے ارسلان گھر آتا ہے۔ارم ارسلان کے اندر آتے ہی سوالات کرنا شروع

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہو جاتی ہے۔اشعر بھائی کسے ہیں؟اور کوئی خطرے والی بات تو نہیں ہے؟

ارم ارسلان سے پوچھتی ہے۔ریلکس ارم سانس تو لے لوں۔ارسلان

اپنے موزے اتارتے ہوئے کہا!اوسوری میں آپکے لئے پانی لاؤ؟ارم کو ارسلان کے

تھکن زہ چہرے کو دیکھ کے بولتی ہے۔نہیں یار چائے پیلا دو سر میں بہت درد ہو رہا ہے

ارسلان صوفے سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔جی ابھی لائی ارم ارسلان سے بول کے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچن میں چلی جاتی ہے۔

فرمان اشعر سے ملنے ہاسپٹل آیا تھا۔اشعر کو ڈاکٹر نے ڈسچارج کر دیا تھا

اشعر فرمان کے ساتھ گھر جا رہا تھا۔میں ایک دن کے لئے گاؤں کیا چلا گیا تم نے

اپنا یہ حال کر لیا۔فرمان اشعر سے مذاق کرتے ہوئے بولتا ہے۔بس دیکھ لئے

بھائی۔اشعر مسکراتے ہوئے کہا۔فرمان ہنستے ہوئے کار اسٹارٹ کرتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت کو اشعر کے ڈسچارج ہونے کے بارے میں اریشہ نے فون کر کے بتا دیا تھا۔آیت نے اشعر

کے لئے پرہیزی کھانا بنا لیا تھا۔آیت بے صبری سے اشعر کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

آیت آج یونیورسٹی بھی نہیں گئی تھی،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر گھر جانے کے بجائے اپنے آفس آ گیا تھا۔اشعر کو جو بڑا پروجیکٹ ملا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے لئے اشعر نے ارجنٹ اسٹاف کی میٹنگ بلائی تھی۔اشعر اپنے اسٹاف کے ساتھ

پروجیکٹ ڈیکس کر رہا تھا۔سر اس پروجیکٹ سے ہاشم بیگ کی کمپنی کو

بہت نقصان پہنچے گا۔منیر طاہر اشعر کو فائل دیکھاتے ہوئے کہتا ہے۔

ٹھیک ہے تو کام کب سے شروع ہو گا اشعر فائل اسٹیڈی کرتے ہوئے کہا

سر آج سے شروع کر دیا جائے گا۔منیر طاہر نے کہا۔گڈ اشعر نے کہا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریشہ اپنی دوست کے شاپنگ سینٹر میں آئی تھی۔یار کوئی مشرقی لباس آپ لوگوں

کے پاس ہے؟یہاں تو کسی ڈریس میں آستین غائب ہے کسی کا گلہ بہت بڑا ہے

کسی کے ڈوپٹہ بہت چھوٹا ہے جسے بچوں کا ڈوپٹہ ہوں۔اریشہ غصے سے لڑکی سے بولتی

ہے۔سوری میم ہمارے پاس اس طرح ڈریس نہیں ہے۔گائیڈ کرنے والی لڑکی بولی

چلوں یہاں سے رمشا،اریشہ غصے سے اپنی دوست سے بولتی ہے۔اریشہ جانے لگتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیچھے سے دوسری لڑکی آواز دیتی ہے۔میم روکے ہمارے پاس آپ کے پسند کے ڈریس ہیں

اپنے پاس رکھ لو۔اریشہ موڑ کے بولتی ہے۔اور رمشا کا ہاتھ پکڑ کے بوتھیک سے باہر

نکلتی ہے۔اریشہ کے جانے کے بعد دوسری لڑکی اُس لڑکی کے پاس آتی ہے

تمہارے ذرا عقل نہیں ہے۔کیا ضرورت تھی یہ بولنے کی؟اگر میڈم کو پتا چلا نا کہ

کسٹمر بنا کچھ خریدے چلے گئے تو تمہاری خیر نہیں۔بوتھیک کی انچارج بولتی ہے

سوری میم مجھے نہیں پتا تھا میرا آج پہلا دن ہے۔وہ لڑکی روتے ہوئے بولتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انچارج سر جٹک کے چلی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر ارم سے ملنے آیا تھا۔بھائی آپ کیسے ہیں؟اور آپ کیوں آئے؟اس حالت میں

آپکو آرام کرنا چاہیے تھا۔ارم اشعر کو یہاں دیکھ کے بولتی ہے۔اشعر ارم کی بات

پر مسکراتا ہے۔اچھا آپ بیٹھے میں آپکے لئے چائے لاتی ہوں۔ارم اشعر کو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈرائنگ روم میں بیٹھا کے بولتی ہے۔ نہیں مجھے چائے نہیں پینی۔ تم سے بات

کرنے آیا ہوں۔اشعر ارم کو جاتا دیکھ کے بولتا ہے۔ارم روک کر اشعر کی طرف

سوالیہ نظروں سے دیکھتی ہے۔ بیٹھو یہاں،اشعر سامنے والے صوفے پر

اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ارم صوفے پر آ کے بیٹھتی ہے۔ارم تم آیت کی باتوں کا برا نہیں

مانو،وہ سچ سے ناواقف ہے۔ تم اپنا دل چھوٹا نہیں کرو،ارسلان بہت اچھا انسان ہے

اُس کے ساتھ اپنی زندگی کی شروعات نئے سرے سے کرو،پرانی باتیں بھول جاؤ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارم بولنے کے لیے منہ کھولتی ہے،ایک منٹ میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی،اشعر ارم کو

بولنے سے روکتا ہے۔میں مانتا ہوں،سب بھول جانا آسان نہیں ہے۔لیکن زندگی میں

آگے بڑھنے کیلئے بھولنا ضروری ہے۔اشعر بول کے صوفے سے کھڑے ہوتا ہے

ارم کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے۔جو میں نے کہا اس بارے میں سوچنا ضرور،اشعر بول کے

چلا جاتا ہے۔ارم وہی بیٹھی رہ جاتی ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر کو گھر آتے ہوئے رات ہو گی تھی۔رات کے 8 بجے تھے۔ڈرائیور گاڑی

سے اتر کے اشعر کے لئے گیٹ کھولتا ہے۔

اشعر کی گاڑی کے ہارن کی آواز سن کے آیت جلدی سے کمرے سے نکلتی ہے۔اشعر گاڑی سے

اتر کے گھر میں داخل ہوا۔آیت جلدی سے سیھڑی سے اترتی ہے اور بھاگتے ہوئے اشعر کے

سینے سے آ لگتی ہے۔آپ ٹھیک ہے اشعر؟ میں نے آپکو بہت میس کیا۔آیت اشعر کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سینے پر اپنا سر رکھے بولتی ہے اشعر حیرت سے

آیت کو اپنے اتنے قریب دیکھ رہا تھا۔آیت کی دل کی ڈھر کن کی آواز اشعر کو

صاف سنائی دے رہی تھی۔آیت اشعر کے حصار میں کھونے لگی تھی۔

اشعر کے کندھے میں چوٹ لگی تھی۔آیت وہی ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔

اشعر اریشہ کو اپنے کمرے سے آتا دیکھ لیتا ہے۔جلدی سے آیت کو خود سے دور کرتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت اپنی بے اختیاری پر شرمندہ ہوئی۔اشعر آیت کا شرم سے لال چہرہ دیکھتا ہے

بھائی آپ نے آنے میں اتنی دیر لگادی، بھابھی کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی

بھابھی نے کھانا بھی نہیں کھایا، آپکے انتظار میں صبح سے بھوکی بیٹھی ہے

اریشہ بولتی ہوئی صوفے پر بیٹھتی ہے اور ٹی وی چلانے لگتی ہے۔

اشعر حیرت سے آیت کی طرف دیکھتا ہے۔میں کھانا لگاتی ہوں۔آیت خود پہ اشعر کی

نظریں محسوس کرتے ہوئے بولتی ہے آیت جلدی سے کچن میں چلی جاتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر مسکرانے لگتا ہے۔اور سیڑھی کی طرف بڑھتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت اشعر اور اپنے لئے کھانا نکال کے ٹرے میں رکھ کے کمرے کی طرف بڑھتی ہے۔

اشعر اپنی شرٹ اتارنے کی کوشش کر رہا تھا۔لیکن ہاتھ اٹھ بھی نہیں رہا تھا

آیت ٹرے میز پر رکھے۔اشعر کی طرف بڑھتی ہے۔لائے میں مدد کرتی ہوں۔آیت اشعر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے بولتی ہے۔ نہیں میں کرلوں گا۔اشعر بولتا ہے۔میں کر دیتی ہوں نا آیت باضد

رہی۔آیت اشعر کے شرٹ کے بٹن کھولتی ہے اور آرام سے اشعر کا ہاتھ

آستین سے نکالتی ہے۔بنا شرٹ کے اشعر کی بوڈی پر ایپس دیکھ رہے تھے

آیت اشعر کی بوڈی دیکھتی رہی گی تھی۔آیت کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے

اشعر مسکراتا ہوا آیت کے قریب ہوتا ہے۔اچھی بوڈی ہے نا؟آیت اشعر کے اس طرح

بولنے سے گبھرا کر جلدی الماری کی طرف بڑھتی ہے۔اشعر کے لئے وائٹ شرٹ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نکالتی ہے۔اور اشعر کی طرف بڑھتی ہے آیت اشعر کو دیکھنے سے گریز کر رہی تھی

اشعر آیت کی جھجک دیکھ کر محظوظ ہوتا ہے، آیت جلدی اشعر کو شرٹ

پہنا کے واش روم میں ہاتھ دھونے چلی گئی۔اشعر مسکراتا ہوا آیت کو

آتا دیکھتا ہے۔آیت اشعر کے لئے کھانا کھانے والی ٹرے اٹھائی بیڈ پر رکھتی ہے۔

اشعر کھانا کھالے، اشعر سے بولتی ہے۔اشعر آیت کو اپنا زخمی ہاتھ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھتا ہے۔آیت خود روٹی توڑ کے سالن میں لگا کے اشعر کی طرف نوالہ

بڑھاتی ہے اشعر آیت کی طرف دیکھتا اور کھا لیتا ہے۔آیت کی انگلی اشعر کے

ہونٹ سے ٹچ ہوتی ہے۔آیت جی جان تڑپ جاتی ہے۔آیت جلدی سے اشعر کو کھانا

کھالنے لگی، کیا مرنے کا ارادہ ہے؟اشعر شرارت سے بولتا ہے۔

یار آرام سے کیھلاوانسان ہوں چبانے میں ٹائم لگتا ہے۔اشعر مسکین سے شکل بنا کے

بولتا ہے۔آیت شرمندہ ہو جاتی ہے۔سوری آیت بولتی ہے۔آیت ایک نوالہ خود کھاتی ہے اور

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دوسرا اشعر کو کھلاتی ہے۔

سنا ہے کوئی ہمارے انتظار میں بھوکا رہا اشعر آیت کی آنکھوں میں دیکھ کے بولا

آیت شرماتے ہوئے نظریں جھکا لیتی ہے۔اشعر نے قہقہہ لگایا۔اشعر آیت کی آنکھوں میں

دیکھتا ہے اور آیت اشعر کی آنکھوں میں دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں کھو جاتے ہیں

اظہار کے سو رنگ ھیں اک رنگ ھے ان میں

خاموش نگاہوں سے۔۔۔۔خطابت کا طریقہ،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم اھل نظر۔۔ ھو تو تمھیں کیوں نہیں آتا؟

! نظروں کی گزارش۔۔۔۔۔ کو سمجھنے کا سلیقہ۔

اشعر بے اختیار آیت کی آنکھوں پر اپنے لب رکھتا ہے۔آیت اشعر کے سینے سے لگ جاتی ہے

کچھ وقت ایسی گزار جاتا ہے۔اشعر دیکھتا ہے آیت سو گئی ہے۔اشعر کھانا کی ٹرے کو

سائیڈ میں رکھتا ہے۔اشعر یہ سب بہت آرام سے کرتا ہے تا کہ آیت کی آنکھ نہ کھولے اور

پھر آیت کے سر پر اپنا سر رکھے آنکھیں موند لیتا ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اظہر نذیر نے اشعر کے گھر کے قریب گھر خرید لیا تھا۔اظہر اپنی ماں کو لئے کراچی سے

لاہور آ گیا تھا۔اظہر اپنی بہن سے ملنے گاؤں آیا۔حمیدہ اظہر کو دیکھ کے بہت

خوش ہوتی ہے۔بھائی آئے نااندر۔حمیدہ دروازے پر کھڑے ہوئی بولتی ہے۔

اظہر نذیر کمرے کے اندر آتا ہے۔گھر دیکھنے میں بہت بڑا نہیں تھا۔چار کمرے کا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کشادہ مکان تھا۔اظہر چارپائی پر بیٹھتا ہے۔حمیدہ تم کیسی ہو؟اور تمہارا بیٹا

فرمان کیسا ہے؟کہاں ہے نظر نہیں آرہا۔اظہر حمیدہ سے بولتا ہے۔بھائی میں بالکل ٹھیک

ہوں اور فرمان بھی ٹھیک ہے۔خیر سے میرا بیٹا ڈاکٹر بن گیا۔اب شہر میں رہتا ہے

حمیدہ خوشی سے بتاتی ہے۔اچھی بات ہے۔اظہر نے مسکراتے ہوئے کہا،بھائی آپ

پاکستان کب آئے؟حمیدہ نے پوچھا!مجھے پاکستان آئے ہوئے ایک ہفتہ ہونے والا ہے

اظہر نے بتایا۔بھائی اس ہفتے فرمان کا نکاح ہے۔حمیدہ اظہر کے برابر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔اچھا بہت مبارک ہو تمہیں،اظہر خوش ہوتے ہوئے کہا

بھائی خیر مبارک میرا ایک سہارا ہے۔فرمان کے والد کے گزرنے کے بعد میں نے اپنے بچے

کی تربیت اکیلی کی،اللہ نے مجھے مایوس نہیں کیا۔حمیدہ بولتی ہے۔

اچھا آپ بیٹھے میں کھانا لگاتی ہوں کھانے کا ٹائم ہو رہا ہے۔حمیدہ بولتے ہوئے کچن کی

طرف بڑھتی ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارم نے ارسلان کی پسند کا کھانا بنایا تھا۔ارسلان بہت مزے سے کھانا کھایا۔ارم تمہارے

ہاتھ میں جادو ہے۔ارسلان چائنس رئس کھاتے ہوئے بولتا ہے۔ارم مسکراتی ہے

! ارسلان آپ بہت اچھے ہیں۔ارم ارسلان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

کیا بات ہے آج تو جناب کو پیار آرہا ہے؟ارسلان اپنی کرسی سے آگے ہوتے ہوئے کہا

ارسلان میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں،ارم منہ پھولا کے بولتی ہے۔اچھانا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بولو کیا بات ہے کیوں تم اتنی پریشان ہوں؟ارسلان سنجیدہ ہو کے بولا،

اشعر بھائی پر حملہ پاپا نے کریا مجھے ڈر ہے پاپا نے اگر آپکو نقصان پہنچانے کی

کوشش کی تو؟ارم سوچتے ہوئے کہا،مجھے کچھ نہیں ہو گا،اور میں کوئی معمولی

بندہ نہیں ہوں،ایک آرمی آفیسر ہو۔مجھ سے پنگا لیتے وقت تمہارے پاپا کئی بار

سوچے گے۔ارسلان گہری سانس لے کے بولا،اچھا تم اپنا موڈ ٹھیک کرو اور جلدی سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھانا ختم کرو نہیں تو ٹھنڈا ہو جائے گا ارسلان نے ارم سے کہا، ارم خاموشی سے

کھانا کھانے لگی،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاشم بیگ تو اس کیس بچ گیا تھا کیونکہ کہ اشعر نے میڈیا کو یہ بیان دیا تھا یہ ایکسیڈنٹ

ٹرک والے کی غفلت سے ہوا ہے۔ ہاشم بیگ اپنا سر پکڑ کے بیٹھا تھا

تم کب سے ایسے بیٹھے ہوں، کن سوچوں میں گھوم ہو؟ عدنان کب سے ہاشم کو ایسے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹھے دیکھ رہا تھا۔ تنگ آ کر عدنان بولتا ہے۔ مجھے ایک بات پریشان کر رہی ہے، اشعر

نے کیس کیوں واپس لے لیا؟ کچھ تو اُسکے دماغ میں چل رہا ہے۔ ہاشم عدنان کی

طرف دیکھتے ہوئے بولا، ارے بھئی تم فضول میں سوچ رہے ہوں، یہی شکر

کرو ہم بچ گئے، عدنان نے خار کھاتے ہوئے کہا،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسد ماریہ کے لئے ڈائمنڈ کا ہار خرید کے اُسے گفٹ کرتا ہے۔ ماریہ اس سے لینے سے انکار

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کر دیا۔ لیکن کیوں ماریہ تم لینا کیوں نہیں چاہ رہی۔اسد نے پریشانی سے پوچھا۔

اسد دیکھو یہ تمہارے پاپا کی محنت کی کمائی ہے اور تم مجھ پر لٹوٹا رہے ہو

ماریہ فکر مندی سے بولتی ہے۔ارے تم کوئی غیر تو نہیں ہو،اسد ماریہ سے بولا،

اسد لیکن ماریہ ہچکچاتے ہوئے کہا! لیکن ویکن کچھ نہیں، تم بس یہ لے رہی ہوں

ورنہ میں ناراض ہو جاوگا۔اسد منہ بنا کے بولتا ہے۔ٹھیک ہے ماریہ لیتے ہوئے کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور کمرے میں چھپے راجا نے انگھوٹے کا نشان بنایا ہے۔ماریہ نے آنکھ مارتے ہوئے

اسد کی طرف دیکھ کے مسکرانے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فجر کی اذان پر آیت کی آنکھ کھولتی ہے۔آیت خود کو اشعر کی بانہوں میں دیکھتی ہے

آیت خود اپنے پر سے اشعر کا ہاتھ ہٹتی ہے۔آیت کے ہلنے سے اشعر کی آنکھ کھول جاتی ہے

اشعر آیت سے الگ ہوتا ہے۔تم رات کو یہی سو گئی تھی تو میں نے اٹھنا مناسب نہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سمجھا اشعر بولتا ہے۔آیت خاموشی سے اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔اشعر بستر سے

اٹھ کے وضو کرنے کے لیے واش روم کی طرف بڑھتا ہے۔آیت بستر ٹھیک کر کے کھڑی

ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سکینہ کے کزن کی شادی دی تھی وہ گاؤں گئی ہوئی تھی۔اریشہ نے ناشتہ بنانے

کچن میں آتی ہے تو آیت پہلے سے ناشتہ بنا چکی تھی۔اریشہ آیت کی ناشتہ ٹیبل پر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لگانے میں مدد کرتی ہے۔اشعر بھی تیار ہو کے نیچے آجاتا ہے۔کل اشعر کے رومینٹک

انداز کو دیکھ کے آیت اشعر کی کپڑے چینج کرنے میں مدد کیلئے نہیں گئی تھی۔

اشعر خود ہی تیار ہوا تھا۔واہ بھئی آج تو بڑا مزیدار ناشتہ بنا ہے۔اشعر

چائنس آملیٹ دیکھ کے بولتا ہے۔خشبو بہت اچھی آرہی ہے،اریشہ ناشتہ تم نے

بنایا ہے؟اشعر آملیٹ کو پیلٹ میں ڈالتا ہوا پوچھا،نہیں بھائی میں اتنی سگھڑ کہاں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھابھی نے آج ناشتہ بنایا ہے۔اریشہ مسکراتے ہوئے کہا!اشعر کچھ نہیں بولتا خاموشی سے

ناشتہ کرنے لگا۔آیت بھی خاموشی سے ناشتہ کرنے لگتی ہے۔آج شام میں فرمان کی امی

اُسکے ماموں اور نانی آئی گئی تو تم تیار رہنا میں آفس جلدی آجاوں گا اشعر

آملیٹ کھاتے ہوئے اریشہ سے بولتا ہے۔جی بھائی اریشہ منہ بناتے ہوئے کہا

☆☆☆☆☆☆

ارسلان اپنا آرمی کا یونیفارم پہنے کھڑا تھا،خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے بالوں میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کنگھی کر رہا تھا۔ارم ارسلان کے لئے چائے لاتی ہے۔ارسلان وردی میں بہت جچ رہا تھا

ارم ارسلان کے بال کے پیچھے اپنی آنکھ کا کاجل لگاتی ہے۔یہ کیا حرکت ہے؟ارسلان

حیرت سے پوچھا،تاکہ آپکو نظر نہ لگے آپ یونیفارم میں بہت پیارے لگ رہے ہو

ارم شرماتے ہوئے کہا!ارم پرپل کلر کے سوٹ میں بہت حسین لگ رہی تھی،ارسلان

ارم کو بہت پیار سے دیکھتا ہے اور ارم کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے اللہ حافظ کہتا ہوا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جانے لگتا ہے پھر یاد آنے پر پیچھے موڑ کے بولتا ہے۔ارم تیار رہنا ہمیں شام میں

اشعر کی طرف جاتا ہے،ارسلان بول کے گھر دروازے کی طرف بڑھتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فرمان کے ماموں کہاں سے ٹپ پکڑے اریشہ اشعر سے پوچھتی ہے۔اشعر آفس کے لیے

نکل رہا تھا اریشہ کے سوال پر روکتا ہے۔اریشو بری بات، اُسکے ماموں کل ہی

امریکہ سے آئے ہیں اور تمہیں کیا مئسلہ ہے؟اشعر اریشہ کو ڈانٹے ہوئے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیاہو گیاہے اشعر اریشہ نے صرف پوچھاہے آیت اریشہ کی حمایت میں بولی،

ہاں ایک تم دونوں کی عقلمند ہو،اشعر نے تپ کر کہا!اشعر پھر کورٹ

پہنے لگتاہے۔آیت منہ کھولے اشعر کی طرف دیکھتی ہے۔اریشہ منہ بنا کر کمرے میں

جاتی ہے۔آیت اشعر کے ہاتھ سے کورٹ لیے کے خود پہناتی ہے۔اشعر آیت کو اللہ حافظ

بولتاہوا گھر سے نکلتاہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فرمان بہت خوش تھا۔فرمان آج ہاسپٹل نہیں گیا تھا۔فرمان ہاسپٹل سے آف لیا تھا۔

فرمان بیلک کلر کی شرٹ پہنے اور گلے میں ٹائی باندھے خود کا آئینہ میں جائزہ لیے

رہا تھا۔حمیدہ فرمان کو بلانے کمرے میں آئی تھی۔فرمان جلدی کرو بیٹا ہمیں

پہنچنے میں دیر ہو جائے گی۔تمہارے ماموں اور نانی کو گھر سے لینا ہے۔حمیدہ

مٹھائی کا ٹوکرا اُٹھتے ہوئے بولی۔اچھا اماں،فرمان بال بناتے ہوئے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منیجر طاہر اشعر کو پروجیکٹ کا فائنل کرنے سے پہلے پورا پروجیکٹ کی رپورٹ اسکرین پر

دیکھا رہے تھا۔اشعر غور سے یہ سب دیکھ رہا ہے،اتنے میں اشعر کے موبائل پر

آیت کی کال آنے لگی تھی۔اشعر گھر کا نمبر دیکھ کے فون ریسوف کرتا ہے

طاہر صاحب آپ ذرا بعد میں آجائے گا۔اشعر موبائل کو کان میں لگا کے بولتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شور سر، طاہر صاحب بولتے ہیں اور باقی اسٹاف طاہر صاحب کے ساتھ کمرے سے چلے

جاتے ہیں۔اشعر پھر موبائل کی طرف متوجہ ہوا۔ہیلو اشعر! فون کے دوسری طرف

آیت بول رہی ہے۔ہاں بولو! اشعر کرسی سے ٹیک لگتے ہوئے کہا! آپ نے میڈیسن کھالی

آپکا زخم بہت گہرا ہے۔آیت فکرمندی سے بولتی ہے۔ٹھیک کہا تم نے میرا زخم

واقعی میں بہت گہرا ہے۔اشعر معنی خیز لہجے میں کہا! کیا مطلب؟ آیت نا سمجھی سے

کہا! کچھ نہیں تم بس یہی پوچھنے کے لیے فون کیا تھا؟ اشعر پاس رکھا چوپس

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کوہاتھ سے گول گول گھماتے ہوئے بولتا ہے۔ہاں وہ مجھے فکر ہو رہی تھی

پتا نہیں آپ نے میڈیسن لی کہ نہیں،ورنہ آپکی طبیعت کیسی صحیح ہو گی

اور اریشہ بھی پریشان ہو جائے گی،آیت ہونٹ دانت میں دباتے ہوئے کہا

اچھا بس اریشہ پریشان ہو گی تمہیں فرق نہیں پڑے گا،اشعر معصومیت سے کہا

کیوں نہیں فرق پڑے گا۔آیت کے منہ سے ایک دم دل کی بات زبان پر آجاتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت زبان کو دانتوں سے دبالتی ہے۔واقعی میں اشعر آیت کو تنگ کرنے کے

فل موڈ میں تھا۔اشعر وہ اریشہ کے سسرال والے آرہے ہیں تو میں کھانے میں

کیا پکاؤ آیت ایک دم بات گھماتے ہوئے بولتی ہے۔اشعر نے جاندار قہقہہ لگایا

آیت اشعر کے اس انداز سے سٹپٹا کے فون بند کر دیتی ہے۔اشعر کو اسطرح ہنستے

کوئی دیکھ لیتا کوئی یقین نہیں کرتا کہ یہی ہر وقت غصے کرنے والا اشعر ہے

اشعر آیت کو فون کرتا ہے۔آیت خود کو کوس رہی تھی کیا ضرورت تھی یہ بولنے کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موبائل بجنے پر آیت کال ریسف کرتی ہے۔میں نے یہ پوچھنے کے لیے فون کیا تھا

کہ تم نے سوچ لیا کیا پکانا ہے؟اشعر نے شرارت سے کہا!اشعر اب آپ نے یہی بات کہی

تو میں فون بند کر دو گی آیت زچ ہو کے بولی،آیت مجھے لگتا ہے مجھے تم سے

محبت ہو جائے گی،اشعر گمبھر لہجے میں کہا!اشعر کی بات پر آیت کے کان

لو تک سرخ ہو گی تھی۔آیت کا دل میں زور زور سے دھڑکنے لگا۔آیت

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم سن رہی ہوں نا اشعر دوسری طرف خاموشی محسوس کرتا ہوا بولا،

جی آیت شرماتے ہوئے کہا! اچھا میں ابھی گھر آرہا ہوں، تم پر ریڈ کلر بہت سوٹ

کرتا ہے تم ریڈ کلر کی فراک پہنا، اشعر محبت سے چور لہجے میں بولا

اشعر مجھے اریشہ بلا رہی ہے آیت بہانا بناتے ہوئے کہا، جھوٹی اشعر نے ہنستے ہوئے کہا

اور فون بند کر دیا آیت فون کو اپنے دل کے قریب رکھ کر مسکرانے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرمان اظہر کے بنگلے کے سامنے کار روکتا ہے۔فرمان گاڑی سے اتر کے حمیدہ کے ساتھ

اندر جاتا ہے۔اظہر تیار کھڑا تھا۔فرمان کو آتا دیکھ کے اظہر عرفانہ کے ساتھ

فرمان سے ملاتا ہے اور پھر سب گاڑی میں بیٹھ کے اشعر کے گھر کی طرف

بڑھتے ہیں،اظہر کا گھر اشعر کے سے ایک گلی چھوڑ کے تھا۔فرمان اشعر پیلس

کے اندر گاڑی لے کر جاتا ہے۔سب گاڑی سے اتر کے اندر جاتے ہیں،ملازم سفید

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یونیفارم میں کھڑے تھے ان میں سے ایک انھیں اندر ڈرائنگ روم میں لے

جاتا ہے۔ سر آپ سب یہاں تشریف رکھے سر ابھی آتے ہونگے ملازم صوفے

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا! سب صوفے پر بیٹھتے ہیں۔ حمیدہ مٹھائی کا ٹوکرا

میز پر رکھ دیتی ہے۔ کمرے میں دوسرا ملازم چائے اور دیگر لوازمات ٹرے

میں رکھ لاتا ہے۔ اتنے آیت ڈرائنگ روم میں قدم رکھتی ہے سب کو سلام کرتی ہے

آیت نے ریڈ کلر کی فراک پہنی تھی اور کانوں میں میچنگ کی بالیاں پہنے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت بہت پیاری لگ رہی تھی۔

بھابھی یہ میری ماں ہے، فرمان آیت سے سب کا تعارف کرتا ہے، اور یہ

میرے دوست اشعر کی وائف، فرمان آیت کی طرف ہاتھ کرتا ہوا بولا، اشعر کا نام سن کے

اظہر چونک گیا۔ آپ لوگ کھائے نا پلیز آیت بولی، سب کو آیت سرف کرتی ہے

اریشہ نے پرپل کلر کا سوٹ پہنا تھا۔ چہرے پر ہلکا سا میک اپ کیے اور سر پر ڈوپٹہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لئے ڈرائنگ روم میں آتی ہے۔اریشہ ڈریگ فرمان کے دل میں اتر رہی تھی

اریشہ سب کو سلام کرتی ہے، حمیدہ اُٹھ کے اریشہ

سے گلے ملتی ہے اور اُسکا پیار سے ماتھا چومتی ہے، اریشہ ممتا کے احساس سے

اسکی آنکھیں نم ہونے لگی تھی، اریشہ کو نجانے یہ لوگ اپنے لگے، اریشہ کو حمیدہ اپنے

پاس بیٹھا لیتی ہے، اور یہ اریشہ آیت مسکراتے ہوئے کہا! اظہر نذیر سن کے بہت

اریشہ کی طرف دیکھتا ہے۔اپنی بیٹی کو دیکھ کے اظہر بہت خوش ہوا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا آپ کیا کرتی ہوں؟حمیدہ نے پیار سے اریشہ سے پوچھا،اماں کا مطلب

لوگوں کے دماغ کھانے کے علاوہ اریشہ اس پہلے کچھ بولتی فرمان بولتا ہے

سب ہسنے لگتے ہیں اریشہ غصے سے فرمان کو گھورتی ہے۔آنٹی میں نے گریجویشن

کی ہے۔اریشہ نے مسکراتے ہوئے کہا!اریشہ اظہر کو نہیں پہنچانی تھی۔

اریشہ اُس وقت بہت چھوٹی تھی۔اظہر نذیر نے ابھی کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گاڑی کے ہارن کی آواز پر آیت بولتی ہے لگتا ہے اشعر آگے ہے۔میں ابھی آئی آیت

اُٹھتے ہوئے کہا اور ڈرائنگ روم سے باہر قدم رکھتی ہے۔اشعر سوئمنگ پول

عبور کرتا ہوا دوسرے راستے سے اندر آتا ہے۔اشعر جلدی آئے وہ لوگ کب سے

آپ کا انتظار کر رہے ہیں آیت اپنی فراک سنبھالتی ہوئے کہا!اشعر آیت کی طرف دیکھتا

ہے،آیت نے وہی ڈریسنگ کی تھی جو اشعر نے بولا تھا۔کیا دیکھے جا رہے ہیں؟

چلے اندر دیر ہو رہی ہے،اشعر کو اپنی طرف دیکھتے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوئے آیت نے بولا۔آیت جانے لگتی ہے اشعر آیت کا ہاتھ پکڑ کے اپنی طرف کھینچتا ہے

آیت اشعر کے سینے پر آ لگتی ہے۔اشعر کی پرو فیم کی خوشبو اسکے دماغ گھس رہی تھی

اشعر چھوڑے،آیت شرماتے ہوئے کہا،اشعر جھک کے آیت کے گال پر کس کرتا ہے

آیت شرم سے لال ہو جاتی ہے، نظریں اُٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔تم اتنا

!بلش کر کے میرا امتحان لئے رہی ہوں،اشعر رومینٹک انداز میں کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت اشعر کو دھکا دے کر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھتی ہے۔اشعر ہسنے لگتا ہے

رو کو میں بھی آرہا ہوں،اشعر ہسنتے ہوئے کہا اشعر آیت کے ساتھ ڈرائنگ روم میں

قدم رکھتا ہے،سامنے شخص کو دیکھ کر چہرے کی مسکراہٹ سختی میں

بدل جاتی ہے۔اشعر غصے اپنی مٹھیاں بینچ لیتا ہے۔اشعر میرا دوست

فرمان صوفے سے اُٹھ کے اشعر کے گلے ملتا ہے۔اشعر یہ ماں ہے اور میری نانی اور

یہ میرے ماموں ہے جو امریکہ سے آئے ہیں۔فرمان خوشی سے سب کا تعارف کرتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر بالکل سپاٹ چہرے سے اظہر نذیر کو دیکھتا ہے۔اظہر اشعر کی آنکھوں میں اپنے لئے نفرت دیکھ کے

گبھراتا ہے

بیٹا تم آگئے ہو تو رشتے کی بات کر لیتے ہیں، حمیدہ اشعر سے بولی۔

اریشہ کی شادی فرمان سے نہیں ہو گی اشعر غصے سے بولتا ہے۔سب حیرت سے اشعر کی

طرف دیکھتے ہیں۔اشعر یار یہ کیا مذاق ہے فرمان زبردستی مسکراتے ہوئے بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں مذاق کر نہیں رہا اشعر سپاٹ چہرے لئے بولا۔اشعر یہ آپ کیا بول رہے ہیں

آیت حیرت سے بولتی ہے۔تم چپ رہو اشعر غصے سے آیت کو بولتا ہے۔

اظہر نذیر سمجھ رہا تھا اشعر یہ سب کیوں کر رہا ہے۔اریشہ پریشانی سے اشعر کی طرف

دیکھتی ہے۔میرے خیال سے اب آپ لوگ جا سکتے ہیں اشعر اظہر نذیر کی طرف دیکھتے

ہوئے بولا!فرمان تم ہماری یہاں بے عزتی کرانے لائے تھے؟حمیدہ غصے سے کھڑی ہو کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بولی۔فرمان پریشانی سے اشعر کی طرف دیکھتا ہے۔اشعر یہ تو کیوں کر رہا ہے۔

مجھ سے کیا غلطی ہو گئی۔فرمان اشعر سے پوچھا۔فرمان چلو یہاں سے

بہت ہو گئی ہماری بے عزتی،حمیدہ فرمان کا ہاتھ پکڑ کر بولتی ہے۔فرمان بے بسی سے

اشعر کی طرف دیکھتا ہے۔اشعر منہ دوسری طرف کر لیتا ہے۔سب لوگ ڈرائنگ روم سے

جانے لگے روکے یہ مٹھائی کا ٹوکرا بھی لیتے جائے اشعر غصے سے بولتا ہے۔حمیدہ

مٹھائی کا ٹوکرا اٹھا کے لیے جاتی ہے۔اریشہ روتے ہوئے اپنے کمرے میں جاتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر یہ سب کیا ہے؟آیت پریشانی سے اشعر پوچھا،آیت مجھے اس وقت اکیلا

چھوڑ دو اشعر انگلی اٹھا کر آیت سے بولا،اشعر لیکن آیت پلیز

"Just leave me alone "

اشعر چیخ کے بولا،آیت ڈر کے پیچھے ہٹتی ہے۔آیت اشعر کی طرف ایک نظر

ڈال کے ڈرائنگ روم سے نکلتی ہے۔اشعر پھر سے ماضی میں گھوم ہو جاتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماضی

بھائی یہ میسج جھوٹ ہے جویریہ روتے ہوئے بولتی ہے۔توبہ توبہ کسی بد چلن عورت ہے

تمہاری بہن نے دیکھو کیا گل کھلایا ہے ہمارے ہی ناک کے نیچے اس نے کسی دوسرے

مرد سے تعلقات بنا لیے عرفانہ جیند کو بھڑکاتے ہوئے کہا! جنید اپنی پستول جیب

سے نکلی تجھ جیسی بد کردار عورت کو اپنی بہن کہتے ہوئے مجھے شرم آرہی ہے

تم نے ہماری عزت کو مٹی میں ملا دیا تجھ زندہ رہنا کا کوئی حق نہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر دروازے کے پیچھے چھپے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ جنید نے اپنی پستول جویریہ

کے سر پر رکھی۔ عرفانہ اور اظہر ڈر گئے۔ اظہر روکنے کے لیے آگے بڑھنے لگا

لیکن عرفانہ اظہر کو روک لیتی ہے۔ جنید گولی چلاتا ہے، جویریہ زمین پر

خون سے لت پت پڑی ہوئی تھی۔ اشعر کے منہ سے چیخ نکلتی ہے۔ اشعر

بھاگتا ہوا جویریہ کے پاس آتا ہے۔ ماما ماما اُٹھے ماما کیا ہوا آپکو۔ اشعر روتے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوئے بولتا ہے۔

بھائی اریشہ کی آواز سے اشعر ماضی سے باہر آیا۔ کیا ہوا اریشہ ؟ بھائی آپ نے

ایسا کیوں کیا؟ پہلے میں اس رشتے پر راضی نہیں تھی آپ نے مجھے کہا فرمان اچھا

لڑکا ہے تمہیں خوش رکھے گا۔ لیکن اب جب میں اس رشتے کو دل سے قبول کر چکی

تو آپ میرے ساتھ ایسا کر رہے ہیں۔ اریشہ روتے ہوئے بولی۔ اریشہ تم اپنے کمرے میں

جاؤ اور اب میں ہی تم سے کہہ رہا ہوں فرمان کو بھول جاؤ اشعر غصے سے بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھائی میں کوئی موم کی گڑیا نہیں ہو جہاں آپ کہہ گئے جیسا آپ کہہ گئے میں

ویسا کرتی جاؤ میں انسان میں اپنے سینے میں دل رکھتی ہوں۔آپ کو بتانا

پڑے گا آپ ایسا کیوں کر رہے ہے؟اریشہ اپنے آنسوؤں کو لگڑتی ہوئی بولی

اریشہ ایک بات کان کھول کر سن لوں تمہاری شادی فرمان سے نہیں ہو گی

اور بہت جلد میں تمہاری شادی مشہور بسنیس مین طارق کے بیٹے سے ہو گی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر کی بات پر اریشہ کے سر پر دھماکا ہوا، اریشہ بے یقینی سے اپنے ظالم بھائی کو دیکھ

رہی تھی۔اشعر بول کے ڈرائنگ روم سے نکلتا ہے اریشہ وہی بیٹھے رونے لگی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

!اشعر تم کیا بول رہے ہو؟ارسلان نے حیرت سے اشعر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

اشعر ارسلان سے ملنے اسکے گھر پر آیا تھا۔ہاں مجھے بھی آج پتا چلا فرمان میرا

کزن ہے۔اشعر نے کہا، اشعر کا چہرہ حد سے زیادہ سنجیدہ لگ رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر اس سب میں فرمان کا کیا قصور؟ ارسلان بولا۔ تم نہیں جانتے فرمان کے نانی میری

ماں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اور اسکی ماں نے کیسے کیسے ظلم میری ماں کے ساتھ

کیے۔ اشعر نفرت سے بولتا ہے۔ اشعر میں سمجھتا ہوں تمہارے جذبات لیکن تم

اریشہ کا تو سوچو اس میں اریشہ کے دل کو کتنی ٹھیس پہنچے گئی۔

ارسلان پریشانی سے بولا۔ میں سنبھال لوں گا اسے اشعر نے کہا،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاشم کو بسنیس میں بہت بڑا نقصان ہوا تھا۔ہاشم کی کمپنی کا تو دیوالیہ

نکل گیا تھا۔ہاشم بیگ کو پتا چلا گیا تھا اُسکی بیٹیوں کی شادی

میں سب سے بڑا ہاتھ اُسکی ماں کا تھا۔ہاشم بیگ غصے سے پاگل ہو رہا تھا

ہاشم غصے سے اپنی ماں کے پاس جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میری تو کچھ سمجھ نہیں آرہا اریشہ۔فرمان پریشانی سے بولا۔فرمان اریشہ سے

فون پر بات کر رہا تھا۔فرمان میں صرف سے شادی کرو گی، بھائی میری شادی

مشہور بسنیس مین حمزہ سے کر رہے ہیں۔اریشہ روتے ہوئے بولتی ہے

کہی اشعر نے پیسہ دولت دیکھ کے اس رشتے سے انکار تو نہیں کر دیا۔

فرمان نے سوچتے ہوئے کہا، میں نے فیصلہ کر لیا ہے ہم آج ہی کورٹ میراج کر رہے گئے

اریشہ نے غصے سے کہا، نہیں اریشہ ایسے ہم شادی نہیں کرے گئے۔تم ایک بار

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنے بھائی کی عزت کا تو سوچو۔فرمان منع کرتے ہوئے کہا۔جب بھائی کو

میری خوشیوں کی پرواہ نہیں تو میں کیوں انکی پرواہ کرو۔بھائی ایک

خود غرض انسان ہے۔اُنھیں بس اپنی انا عزیز ہے۔اریشہ نفرت سے بولتی ہے

اشعر جو اریشہ کو منانے آیا تھا۔اریشہ کی ساری باتیں اشعر نے سن لی تھی اریشہ کی باتوں

سے ٹوٹ گیا تھا۔اُسکی بہن اسکے لئے ایسی رائے رکھتی ہے۔اریشہ،اشعر کو پیچھے سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آواز دیتا ہے اریشہ گھبرا کر پیچھے موڑتی ہے کہی بھائی نے میری بات تو نہیں سنی لی

اریشہ سوچتی ہے۔تم فرمان سے بات کر رہی ہوں؟اشعر اریشہ کے ہاتھ میں موبائل

دیکھ کے بولتا ہے۔جی کر رہی ہوں۔اور میں شادی فرمان سے ہی کروں گی

اگر آپ نہیں مانے تو میں گھر سے بھاگ جاؤ گی۔اریشہ چیخ کر بولتی ہے

اشعر تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھتا ہے لیکن روک جاتا ہے۔روک کیوں گئے مارے

اریشہ چیخ کر بولی۔تم شادی کرنا چاہتی ہو نا تو ٹھیک ہے فرمان کو بلاو اسکو بولو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ مولوی کو لے آئے میں تمہاری شادی فرمان سے کر دو گا۔ لیکن اسکے بعد تمہارا

اور میرا کوئی رشتہ نہیں ہو گا سمجھی، اشعر غصے سے بولتا ہے۔اور

اپنے کمرے کی طرف بڑھتا ہے۔اشعر کے جانے کے بعد اریشہ فون پر فرمان کو بتاتی ہے

اریشہ خوش تھی، کیا ہوا ایک بار شادی ہو جائے پھر میں بھائی کو منالوں گی اریشہ

خود کو تسلی دیتی ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فرمان اپنے ماں کے ساتھ اشعر پیلس میں آگیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد نکاح شروع ہو گیا تھا

اریشہ کے قبول بولنے پر نکاح ہو گیا۔ ارسلان بھی موجود ہوتا ہے۔ اشعر اریشہ کو

فرمان کے ساتھ جانے کا بولتا ہے۔ اور یہ سونے کی بالیاں ہے جو ماما نے تمہارے لئے

بنائی تھی۔ اور کبھی اس گھر میں قدم رکھنے کا سوچنا بھی مت۔ اشعر نفرت

سے بولا، اریشہ روتے ہوئے اشعر کی طرف دیکھتی ہے۔ اشعر اپنے کمرے میں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جاتا ہے۔فرمان اریشہ کو لئے اپنی گاڑی میں بیٹھتا ہے۔

سب کے جانے کے بعد ارسلان آیت کے پاس آتا ہے،بھابھی آپ اشعر کو سنبھالیے گا

ارسلان آیت سے بولے کے چلا گیا تھا۔اور آیت اپنے کمرے کی طرف بڑھتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر اپنے کمرے میں سگریٹ نوشی کر رہا تھا۔آیت اشعر کے ہاتھ سے سگریٹ لئے کر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیچھکتی ہے۔یہ کیا حرکت ہے اشعر غصے سے آیت کی طرف دیکھ کے بولا

آیت اشعر کے پاس بیٹھتی ہے۔کیا بات ہے مجھ سے شئر نہیں کر رہے گئے

آیت اشعر کے کندھے پر سر رکھ کے بولتی ہے۔اشعر آیت کے گود میں سر

رکھ لیتا ہے۔آیت اشعر کے بالوں میں اپنی انگلیاں چلانے لگتی ہے۔

اشعر کی زندگی کی تلخ سچائی اشعر آیت کو بتانے لگتا ہے ویسے اشعر کے

موبائل پر آفس سے کال آجاتی ہے۔اشعر کو ضروری کام سے جانا پڑتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فرمان اریشہ کو لئے اپنے گھر لئے آتا ہے۔اریشہ بہت افسردہ تھی۔

اریشہ تم پریشان نہ ہو،اشعر تم سے زیادہ دن ناراض نہیں رہ سکتا۔فرمان اریشہ سے

بولتا ہے۔حمیدہ بہت خوش تھی۔اظہر نذیر نے حمیدہ اور عرفانہ کو بتادیا تھا

اریشہ اسکی بیٹی ہے۔اریشہ میں تمہاری پھوپھو ہو اور یہ تمہارے پاپا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمیدہ خوشی سے بتاتی ہے۔اریشہ حیرت سے اظہر کی طرف دیکھتی ہے

بیٹا مجھے معاف کردوں۔اظہر نذیر ہاتھ جوڑ کر بولتا ہے،اریشہ اظہر نذیر

کے گلے لگ جاتی ہے۔اریشہ اپنے ماں باپ کا سچ نہیں پتا تھا۔وہ یہی

سمجھ رہی تھی اسکے باپ پیسوں کے چکر میں ملک سے باہر گئے تھے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ماں جی آپ نے اپنے بیٹے کے ساتھ اتنا بڑا دھوکہ دیا۔ہاشم بیگ غصے سے بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نسیم بیگم جو تسبیح پڑھ رہی تھی۔ہاشم کی بات پر سر اٹھا کے ہاشم بیگ

کی طرف دیکھتی ہے۔آپ نے کیوں میری بیٹیوں کی شادی میرے دشمنوں سے

کرائی۔ہاشم بیگ غصے سے چیخ کے بولا،بس ہاشم بیگ،تمہاری ماں ہو

میں،اور تم کتنے بے حیائی اور بے غیرت ہو،نسیم بیگم غصے سے بولی۔

تمہاری میں نے ایسی تربیت نہیں کی تھی تمہاری وجہ سے ایک عورت کا قتل

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہو گیا تم اُس پر ذرا اثر مندہ نہیں ہو، تمہارے باپ نے تمہیں صحیح سے بیگاڑ تھا

لیکن اب تو سدھر جاؤ تم دو بیٹوں کے باپ ہوں، ڈروانکے نصیب سے

نسیم بیگم غصے سے بولی۔ہاشم بیگ غصے سے کمرے سے جانے لگتا ہے

میں تمہاری سچائی آیت کو بتاو گی۔ نسیم بیگم پیچھے سے بولی۔

آپ ایسا کچھ نہیں کریں گی۔ہاشم بیگ غصے سے بولا، میں ایسا ہی

کروں گی، اُس بھی باپ کی سچائی کا پتا چلے نسیم بیگم غصے سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بولی۔اور جانے لگتی ہے ہاشم ہاتھ پکڑ کر اُنھیں روکنے کی کوشش

کرتا ہے وہ اپنا ہاتھ جوڑانے لگی۔ہاشم بیگ غصے سے دھکا دیتا ہے

وہ سیڑھیوں سے نیچے جا کے گرتی ہے انکی دل خراشیں چیخیں پورے گھر میں

گونجتی ہے۔ہاشم گھبرا جاتا ہے۔جلدی سے سیھڑی اتر کے نسیم بیگم کے پاس جاتا ہے۔

اور اُنھیں چیک کرتا ہے تو ان کی ہلکی سانسیں چل رہی تھی۔ہاشم بیگ اپنے ملازم کو آواز

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیتا ہے اور اپنی ماں کو اُٹھا کے ہاسپٹل لیے جانے کے لیے گاڑی میں لیٹتا ہے۔ڈرائیور کے

ساتھ ہاسپٹل جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاشم بیگ کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے۔ڈاکٹر نسیم بیگم کو ایمر جنسی وراڈ میں

میں لے جاتے ہیں۔ہاشم پریشانی سے بینچ پر بیٹھا۔عرشی جو پارلر میں فیشل کرا

رہی تھی سب چھوڑ کے ہاسپٹل پہنچتی ہے۔کیا ہوا ماں جی کو؟عرشی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنا منہ ٹیشو سے صاف کرتے ہوئے بولی۔وہ سیڑھی سے گر گی ہاشم ندامت سے

بولا۔اتنے میں ڈاکٹر آتا ہے۔پیشنٹ کی حالت بہت سیر ئس ہے آپ بس دعا

کریں۔ہاشم اپنا سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔چلوں اچھا ہے مر جائے بڑھیا میری

جان چھوٹے گئی عرشی دل میں سوچتی ہے۔لیکن پیشنٹ آیت سے ملنے کا

بول رہی ہے آپ اُنھیں بلادے پیشنٹ کے پاس وقت کم ہے،ڈاکٹر پروفشنل انداز

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں کہا! ہاشم بیگ آیت کو فون ملانے لگتا ہے۔

آیت کو جب اپنی دادی کا پتا چلتا ہے وہ اشعر کو بہت فون کرتی ہے لیکن اشعر

فون ریسوف نہیں کرتا۔ آیت ڈرائیور کے ساتھ ہاسپٹل جاتی ہے۔

آیت بھاگتے ہوئے ہاسپٹل کی سیھڑی چڑھتی ہے۔ پاپا کہاں ہے دادی؟ آیت بھولی ہوئی

سانس سے بولی۔ اندر ایمر جنسی میں ہے، ہاشم بیگ بولا، آیت ایمر جنسی وارڈ میں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

داخل ہوتی ہے دادی آیت نسیم بیگم سے لیپٹ کر رونے لگتی ہے۔آیت میں میری بات سنو

نسیم بیگم سے بولے نہیں جا رہا تھا

آیت سر اُٹھا کے نسیم بیگم کی طرف دیکھتی ہے۔جی دادی؟آیت بولی۔

بیٹا آیت تمہارا باپ ٹھیک آدمی نہیں ہے اُس نے اس سے پہلے نسیم بیگم پوری بات

بتاتی اُنکی سانس اوکھڑنے لگتی ہے۔کیا ہوا دادای آپکو؟آیت گھبرا کر بولتی ہے

آیت ڈاکٹر کو آواز دینے لگتی ہے،آیت نسیم بیگم آیت کے کان میں کچھ بولتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر انکا دم نکل جاتا ہے۔ڈاکٹر اندر آکر چیک کرتے ہیں سوری شی از نو مور

آیت رونے لگتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر کو ڈرائیور نے فون کر کے سب بتا دیا تھا۔اشعر ہاسپٹل پہنچ جاتا ہے۔

آیت بینچ پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی اشعر آتا ہے۔یہ سب کیسے ہوا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر آیت کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

آیت روتے ہوئے اشعر کے سینے سے لگ کے رونے لگتی ہے۔اشعر آیت کو چپ کرانے

لگتا ہے۔ہاشم بیگ غصے سے اشعر کو دیکھتا ہے۔

کچھ دیر بعد میت کو گھر لے آتے ہیں۔ارم ارسلان کے ساتھ گھر آتی ہے وہ بھی بہت

رو رہی تھی۔ارسلان ارم کو سنبھالتا ہے۔عرشی ایکٹنگ کر کے آنسو بہا رہی تھی

ہائے میری ماں جی مجھے چھوڑ کر کیوں چلی گئی۔کہاں ہوتی ہے اتنی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نیک بہو، بھئی بڑی خوش نصیب عورت تھی جو اتنی اچھی ملی

کچھ عورتیں دیکھ کے بولتی ہیں۔ارم یہ عرشی کی طرف نفرت سے دیکھتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاشم بیگ کو یہی ٹینشن تھی کہی آیت سچ نا جان گی ہو۔ نسیم بیگم کو گزرے ہوئے

ایک دن ہو گیا تھا۔آیت نسیم بیگم کے کمرے میں رہ رہی تھی۔ مرنے سے پہلے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نسیم بیگم نے آیت کے کان میں خط کہا تھا۔آیت روتے ہوئے نسیم بیگم کی

تصویر کو سینے سے لگائی ہوئی تھی۔آیت کو اچانک سے خط کا یاد آتا ہے

آیت کمرے میں خط ڈھونڈنے لگتی ہے۔آیت کو خط نسیم بیگم کے پان دان کے

اندر رکھا نظر آگیا تھا۔آیت کو نسیم بیگم کا

خط مل گیا تھا،آیت خط کھول کے پڑھنا شروع کرتی ہے

آیت جیسے جیسے خط پڑھتی جارہی تھی اُسکے قدموں تلے زمین

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کسمکتی چلی گئی۔آیت کو اپنے باپ سے شاید نفرت ہو رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر آیت کو لینے ہاشم ویلا میں آتا ہے۔یہاں کیا لینے آئے ہو؟ ہاشم بیگ اشعر کو

دیکھ کے بولتا ہے۔میں یہاں اپنی بیوی کو لینے آیا ہوں۔اشعر اکڑ کے بولتا ہے

اور آیت کو آواز دینے لگتا ہے۔وہ تمہارے ساتھ نہیں جائے گی ہاشم بیگ غصے سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بولتا ہے۔آیت کمرے سے باہر آتی ہے۔آیت گھر چلوں اشعر آیت سے بولتا ہے

آیت کہی نہیں جائے گی ہاشم بیگ غصے سے بولتا ہے۔آیت اگر تم اسکے

ساتھ چلی گئی تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔ہاشم بیگ آیت سے بولا

مجھے آپ کو اپنا باپ کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔آیت نفرت سے بولتی ہے۔ہاشم

بیگ حیرت سے آیت کی طرف دیکھتا ہے۔کاش آپ میرے باپ ہی نا ہوتے

آپ ایک قاتل ہے۔آپ نے دو دو قتل کیے ہیں۔پہلے اشعر کی ماں کا دوسرا دادی کا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت چیخ کے بولی۔کیاہواحیرت ہورہی ہے ہاشم بیگ آیت نفرت سے بولتی ہے

آپکی اصلیت مجھے دادای اپنے خط میں بتا کے چلی گئی۔اور دادای کو

کسطرح آپ نے سیڑھی سے دھکادیا یہ مجھے نجمہ (نوکرانی) نے سب بتادیا

آپکواشعر معاف کرے یاسزادے میں آپکو کبھی معاف نہیں کروگی

آپکے کیے کی سزامیں آپکودیلا کررہوں گی۔آیت روتے ہوئے بولتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور آپکی بیوی جسکی محبت میں آپ نے میری ماں کو زہر دیا اُنھیں میں چھوڑ دو گی

نہیں، وہ مجھے اور ارم کو بیچ رہی تھی، اگر دادی اشعر سے میرے لئے مدد

نہیں مانگتی تو شاید آج میں کسی کوٹھے پر بیٹھی ہوتی۔ جس شخص کی

ماں کو آپ رونگ نمبر بن کے تنگ کرتے تھے اُسی عورت کے بیٹے نے آپکی بیٹی کو

بچایا۔ آپکی گھر کی عزت کو رسوا ہونے سے بچالیا

آج مجھے یقین ہو گیا ہے۔ اللہ کی ذات پر۔ میرے رب نے سچ کہا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کوئی کسی کا قیامت کے دن بوجھ نہیں اٹھائے گا۔آپکے گناہ کی سزا اللہ نے مجھے نہیں

دی مجھے بچالیا۔آیت روتے ہوئے بولتی ہے۔ہاشم بیگ میں تم سے شدید نفرت کرتی ہوں

میں اللہ سے دعا کروں گی خدا تم جیسا باپ اور تم جیسا بیٹا کسی کو نا دے،آیت روتے

ہوئے گھر سے باہر جاتی ہے۔اشعر ایک افسوس کی نظر ہاشم بیگ پر ڈالتا ہے

اور باہر نکل جاتا ہے۔ہاشم بیگ کے کانوں میں ایک ہی جملہ گونج رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خدا تم جیسا باپ اور تم جیسا بیٹا کسی کو نا دے۔ہاشم چیخ چیخ کر رونے لگتا ہے

آج وہ اپنی بیٹی کی نظروں میں گر گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت جب سے ہاشم کے گھر سے آئی تھی رو رہی تھی۔آیت اندر سے ٹوٹ گئی تھی

اشعر آیت کے پاس بیٹھتا ہے

اشعر پلیز مجھے معاف کر دے میں نے آپکو کتنا برا بھلا کہا،آیت روتے بولتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایم سوری اشعر آیت کو اپنے سینے سے لگالیتا ہے۔اشعر آپ مجھے چھوڑ تو

نہیں دے گئے نا آیت ڈرتے ہوئے بولی۔ کبھی نہیں چھوڑوں گا۔اشعر آیت کے آنسو

اپنی انگلیوں کے پوروں سے پونچھتا ہے۔اشعر آیت کے ماتھے پر بوسہ دیتا ہے

آیت اشعر کے سینے سے لگ جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اریشہ اپنے کمرے میں بیٹھی بور ہو رہی تھی۔ اُسکی نظر اپنے بیگ پر پڑی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جسمیں اُسکی ماں کی ڈائری رکھی تھی۔جو اُسکو اسٹور کی صفائی سے ملی تھی

اریشہ نے پروین سے چھپا کے اپنے پاس رکھ لی تھی۔اریشہ کے ذہن سے ڈائری نکال گئی

تھی۔اریشہ اپنا بیگ اٹھا کے ڈائری نکال کے پڑھنے لگتی ہے

اسمیں جویریہ کی زندگی کی تلخ سچائی لکھی تھی۔

میں اپنے ماں باپ کی لاڈلی اولاد تھی۔اور بھائی کی پیاری بہن، جنید بھائی مجھ سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت پیار کرتے تھے۔والد کے گزرنے کے بعد بھائی گھر کا سہارا بنے۔میری پڑھائی اور

گھر کی زمینداری بھائی کے کاندھوں پر تھی۔بھائی کی اچھی نوکری لگی تھی

پھر ہمارا گزارا اچھے سے ہونے لگا۔

اظہر نے مجھ سے پسند کی شادی کی تھی۔اظہر نذیر نے مجھے کالج سے نکلتے دیکھا تھا"

وہی پسند کر لیا تھا۔میں نے انٹر بھی نہیں کیا تھا میری شادی کر دی گئی۔شادی کے شروع

کے دن بہت اچھے گزرے۔لیکن عرفانہ آنٹی مجھے پسند نہیں کرتی۔اُنکا رویہ میرے ساتھ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا نہیں تھا۔ اُنھیں یہی لگتا تھا میں نے اُنکے بیٹے کو پھنسا کے شادی کی ہے، جبکہ

خود میرے گھر رشتہ لیے کے آئی تھی۔اشعر کی پیدائش کے بعد اُن کا رویہ کچھ بہتر ہوا

لیکن پھر اریشہ کی پیدائش پر وہ بالکل خوش نہیں ہوئی۔اظہر کا کاروبار

ٹپ ہو گیا اسکا قصور میری بچی کو ٹھہرا گیا۔عرفانہ آنٹی کھل کے سامنے آگئی تھی وہ

میری بیٹی کو منحوس بولتی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیسے وہ مجھ سے سارا گھر کا کام کراتی،ہر وقت حمیدہ اپنے میکے آجاتی

پہلے تو صرف زبان کی مار ماری جاتی پھر ہاتھ بھی اُٹھنے لگا۔

اظہر مجھ سے بد ظن ہو گے تھے۔ہر وقت ہمارے درمیان جھگڑا رہتا۔حمیدہ بھی مجھ سے

خار کھاتی۔میں اگر کچھ کہہ دیتی تو ایک کی دس لگاتی

ایک دن میں اپنے بھائی کے گھر چلی گئی۔بھائی کی شادی ہو گی تھی

شادی کے بعد بھائی میں بدل گے تھے۔انھوں نے کہا اپنے گھر جا کر رہو اب وہی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہارا گھر ہے۔آج مجھے پتا چلا میں یتیم ہو گی ہوں۔بھابھی جو کہتی بھائی وہی

کرتے۔ایک دن میرے موبائل پر رونگ نمبر کی کال آئی میں نے فون آف کر دیا

وہ مجھے نمبر بدل بدل کے تنگ کرتا رہتا۔ایک دن اُسکا میسج میری ساس نے دیکھ لیا

بس پھر کیا اُنھوں نے میرے کردار پر خوب کیچڑ اچھالی،مجھے میرے کمرے سے نکل دیا گیا

اور میری سزا کے طور پر مجھے ٹھنڈے فرش پر بنا چادر تکیہ کے کے سونا پڑتا۔وہ بھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھلے آسمان کے نیچے سخت سردی میں۔اظہر شہر سے باہر گئے ہوئے تھے

اشعر اپنی چادر میرے اوپر ڈالتا۔جب صبح ہونے سے پہلے میرے پر سے چادر

ہٹا دیتا۔اشعر وقت سے پہلے بڑا ہو گیا تھا۔جب اظہر نذیر گھر آئے تو اُنھیں

میرے خلاف خوب بھڑکایا گیا۔اُنھوں نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا خوب مارا پیٹا

اور دھکے دے کے گھر سے نکال دیا اور ساتھ میرے بچوں کو بھی میں جب

بھائی کے گھر گی تو بھابھی نے مجھے گھر کے اندر آنے نہیں دیا۔میں سڑک

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر بچوں کے ساتھ سوئی۔ پھر صبح بھائی مسجد کے لئے جا رہے تھے۔ میں بھائی کے پاس

گئی اُنھیں ساری سچائی بتائی۔ میری حالت دیکھ کے بھائی گھبرا گئے۔ بھائی مجھے

اپنے گھر لیے گئے۔ مجھے اور میرے بچوں کو کھانا دیا۔ میری حالت کچھ بہتر ہوئی

تو میں اپنی ڈائری لکھنے بیٹھ گئی۔ مجھے ڈائیری لکھنے کی عادت تھی۔

" یہ ڈائیری میری دکھ و سکھ کی ساتھی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریشہ آگے صفحے پلٹ کے دیکھتی وہ خالی تھے۔اریشہ بہت رو رہی تھی۔اُسے

اب اشعر کا احساس ہو رہا تھا۔وہ بہت رو رہی تھی۔بھائی مجھے معاف کر دے

میں نے آپ کے ساتھ بہت برا کیا۔فرمان کمرے میں آتا ہے۔اریشہ کو روتا دیکھ کے

گھبرا جاتا ہے۔کیا ہوا اریشہ رو کیوں رہی ہو؟فرمان اریشہ کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

ہاتھ مت لگاؤ مجھے۔نفرت کرتی ہوں میں تم سے،اریشہ چیخ کے بولی

ہوا کیا ہے۔فرمان اریشہ کے رد عمل سے گھبرا گیا۔فرمان پریشانی سے بولتا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے۔اریشہ بستر سے اٹھتی ہے اور نیچے کمرے سے باہر جاتی ہے

فرمان بھی اریشہ کے پیچھے جاتا ہے۔اریشہ ،اریشہ آواز دیتا ہے۔اریشہ غصے سے

سیھڑی اترتی ہے اور جا کے اظہر نذیر کے سامنے گھڑی ہو جاتی ہے۔اظہر نذیر

جو کے چائے پی رہا تھا۔اریشہ کے اسطرح کھڑے ہونے پر حیران ہو جاتا ہے

مجھے آپ سے بات کرنی ہے اظہر نذیر صاحب اریشہ دانت پیس کر بولی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اظہر نذیر اریشہ کا بدلہ ہوا روپ دیکھ کے پریشان ہو جاتا ہے۔کیوں کیا میری

ماں کے ایسا؟کیا قصور تھا میری ماں کا؟بولے جواب دے۔

اریشہ چیخ کر بولتی ہے۔عرفانہ اور حمیدہ بھی آجاتی ہے۔بیٹا اظہر بولتا ہے

مت کہہ بیٹا،آپ نے میری ماں پر کتنے ظلم کیے۔کیا ہوا تھا جب ماموں آئے تھے

آگئی کی بات ڈائیری میں نہیں لکھی۔مجھے سچ بتائے۔بالکل سچ

اریشہ روتے ہوئے بولتی ہے۔فرمان پریشانی سے سب کو دیکھ رہا تھا۔اظہر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کو پتا تھا اریشہ کو ایک کا ایک دن سچ پتا چلے جائے گا لیکن اتنی جلدی یہ پتا نہیں تھا

اظہر بے بسی سے اریشہ کی طرف دیکھتا ہے اور پھر

سب بتانا شروع کرتا ہے۔شروع سے اینڈ تک۔تمہاری ماں سے میں نے

پسند کی شادی کی تھی۔تمہاری ماں بہت صابر و شاکر عورت تھی۔

میری اور میری بہن کا ہر ظلم برداشت کیا۔پھر ایک دن رونگ نمبر کی وجہ سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے غلط فہمی ہو گی۔اور میں نے اپنی ماں کے ساتھ دھکے دے کے تم سب کو گھر سے

نکال دیا۔مجھے لگا تم لوگ بھی میری اولاد نہیں ہوں۔میرے ساتھ جو یریہ نے

بے وفائی کی ہے۔وہ اپنے بھائی کے ساتھ دوبارہ گھر آئی۔اشعر بھی ساتھ تھا

ماں جی نے جنید کو بہت نمک مرچ لگا کے سب بتایا۔جنید نے پھر تمہاری ماں

کو گولی مار دی۔وہ وہی تڑپ تڑپ کے مر گئی۔بعد میں پولیس آئی پولیس نے

جنید کو گرفتار کر لیا۔پولیس نے چھان بین کی تو پتا چلا وہ رونگ نمبر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جویریہ کو تنگ کرتا تھا۔جویریہ پاک دامن تھی۔جنید کو جب یہ پتا چلا تو

اُس نے جیل میں اپنی نس کاٹ کے خودکشی کرلی۔اظہر نذیر نے بولا

اریشہ چیخ چیخ کے رونے لگتی ہے۔میں نے اپنی ماں کے قاتل کے بیٹے سے

شادی کرلی۔مجھے اب یہاں نہیں رہنا۔تم لوگ درندے ہوں درندے۔

میری ماں کو کھا گئے۔فرمان اریشہ کو سنبھالتا ہے۔تم ایک انتہائی گھٹیا انسان ہوں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نا ایک اچھا شوہر بن سکے اور نا اچھا باپ۔اریشہ نفرت سے اظہر کا گریبان پکڑ کر

بولتی ہے اظہر نذیر اپنا سر شرم سے جھکا لیتا ہے۔مجھے معاف کر دو اریشہ کے

آگے ہاتھ جوڑتا ہے۔اریشہ تلخی سے مسکراتی ہے

اور آپ تو ایک عورت ہے نا کیسے دوسری عورت کے ساتھ ظلم کر سکتی

ہے۔اریشہ حمیدہ سے بولتی ہے۔حمیدہ نظریں جھکا لیتی ہے۔اور آپ

عرفانہ صاحبہ آپ تو ایک بیٹی کی ماں تھی تو پھر کسی دوسری بیٹی کے ساتھ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایسا کیسے کر سکتی ہے۔آپ خود اپنے بیٹے کے کہنے پر رشتہ لیے کر گئی تھی

میری ماں نے آپکے بیٹے سے بھاگ کے شادی نہیں کی تھی۔یا وہ خود چل کے آپکے

گھر نہیں آئی تھی آپ لائے تھی اُنھیں۔اریشہ تلخی سے بولی۔عرفانہ بیگم

شرمندگی سے سر جھکا لیتی ہے۔میرے سامنے کتنے معصوم بنے ہوئے تھے اریشہ

نفرت سے بولتی ہے،مجھے اب یہاں ایک منٹ نہیں رہنا اریشہ بولی اور

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریشہ روتے ہوئے گھر سے باہر نکلتی ہے۔اریشہ اریشہ ،فرمان اریشہ کو آواز دیتا

ہے۔فرمان اریشہ کے پیچھے بھاگتا ہے۔

اریشہ گھر سے باہر نکل جاتی ہے سامنے سے ایک گاڑی آرہی تھی اُس سے ٹکرا

جاتی ہے۔اریشہ کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔فرمان زور سے چیختا ہے اریشہ

فرمان دیوانہ وار اریشہ کو اُٹھتا ہے۔اریشہ آنکھیں کھولو۔پیلز فرمان روتے ہوئے بولتا ہے

اریشہ کے سر سے بہت خون بہار ہا تھا۔فرمان جلدی سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریشہ کو گاڑی میں لیٹا کے فرمان پاگلوں کی طرح گاڑی چلاتا ہوا ہاسپٹل پہنچتا ہے

ڈاکٹر اریشہ کو فوری ایمرجنسی میں لے جاتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاشم بیگ سو رہا تھا۔ اُسکا فون بجنے لگتا ہے۔ وہ فون ریسوف کرتا ہے۔ ہیلو،

سر میں حارث بات کر رہا ہوں۔ سر آپکی فیکٹری میں آگ لگ گئی ہے۔ کیا ہاشم

کو زبردست جھٹکا لگتا ہے۔ جب تک اُسکی ماں زندہ تھی، مصیبت ٹل رہی تھی، اُسے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہر بار محصلت مل رہی تھی۔ماں کے جانے کے بعد گھر سے رحمت بھی اُٹھ گئی تھی

ہاشم اپنی چپل پہن کے پاگلوں کی طرح گھر سے نکلتا ہے۔

ہاشم بیگ جب فیکٹری پہنچتا ہے تو سب کچھ جل کے راکھ بن گیا تھا۔

ہاشم بیگ یہ سب دیکھ کے خون کے آنسو رونے لگتا ہے۔ہاشم بیگ اپنا

دل پکڑنے لگتا ہے۔کیا ہوا سر آپکو؟حارث پریشانی سے بولتا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاشم بیگ گر کے بے ہوش ہو جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسد ماریہ کے ساتھ بیٹھا تھا۔ماریہ کیا بات ہے تم روئے کیوں جا رہی ہوں؟اسد پریشانی سے بولتا ہے

اسد میرے بھائی کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔مجھے علاج کے لئے پیسے چاہیے تھے۔میں نے گاؤں کے وڈیرے

سے قرضا لیا تھا۔اب مجھے اسکا قرض سود سمیت ادا کرنے ہے ورنہ مجھے اُس سے شادی کرنی پڑے گی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماریہ روتے ہوئے بولی۔تم پریشان نہ ہوں کتنا قرض ہے۔؟اسد نے پوچھا۔تم میرا ایک کام کردو یہ پارسل

ہے تم اسکو پہنچادو۔اس سے میرا قرضا ادا ہو جائے گا۔ماریہ آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔ٹھیک ہے میں

لیے جاؤ گا۔تم اب مت رونا اسد پیار سے بولا۔ماریہ ہاں میں سر ہلاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انعم دروازہ کھولو پروین پریشانی سے بولتی ہے۔انعم نے خود کو کمرے میں بند کر رکھا تھا۔

پروین دوسری چابی سے دروازہ کھولتی ہے۔انعم کمرے میں بے ہوش پڑی تھی۔پروین جلدی سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈاکٹر کو فون کرتی ہے۔انعم آنکھیں کھولو کیا ہوا؟پروین انعم کو ہلا کے بولتی ہے۔

تھوڑی دیر بعد لیڈی ڈاکٹر آتی ہے،انعم کا چیک اب کرنے کے بعد بولتی ہے۔ گبھرانے کی بات نہیں ہے

اسی حالت میں ایسا ہوتا ہے۔کیا مطلب کیسی حالت میں ؟پروین نے پوچھا؟یہ ماں بنے والی ہے

کیا پروین کو زبردست جٹکا لگتا ہے

ارم کو فون کر کے اشعر نے سب بتا دیا تھا۔ارم ارسلان کے ساتھ اشعر پیلس میں آگئی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ملازم نے اُنھیں ڈرائنگ روم میں بیٹھا دیا تھا۔

اشعر اور آیت کو کمرے میں آ کے نوکر ارم اور ارسلان کے آنے کا بتاتا ہے۔

ٹھیک ہے رحمت اللہ تم جاؤ ہم آتے ہیں اشعر بیڈ سے کھڑے ہو کے بولا۔

رحمت اللہ کمرے سے چلا گیا۔اشعر آیت کو لیے کے ڈرئینگ میں قدم رکھا۔

اشعر اور آیت کو دیکھ کے ارسلان اور ارم صوفے سے کھڑے ہو جاتے ہیں

ارم اشعر کو سلام کرتی ہے۔اسلام و علیکم اشعر بھائی۔وعلیکم السلام ارم

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر ارم کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب دیا۔آیت شرمندگی سے کھڑی ہوئی تھی

ارم خود آگے بڑھ کے آیت سے ملتی ہے۔آپوا بھی بھی ناراض ہو؟ارم

آیت کے گلے لگ جاتی ہے آیت اور ارم رونے لگتی ہے۔مجھے معاف کر دو ارم میں نے

تم پر ہاتھ اٹھایا،آیت ارم کا چہرہ اپنے ہاتھ میں پکڑ کے بولی۔کوئی بات نہیں

آپو جو ہو بھول جائے۔ارم آیت کے آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت ارسلان کی طرف بڑھتی ہے مجھے معاف کر دے ارسلان بھائی میں نے آپکے ساتھ بہت

برا سلوک کیا۔آیت شرمندگی سے ارسلان سے کہا،ارے بھابھی بھائی بھی کہتی ہے

اور معافی بھی مانگتی ہے۔ارسلان مسکراتے ہوئے کہا!اشعر کے موبائل پر رینک

ہونے سے سب کا دھیان موبائل کی طرف جاتا ہے۔اشعر ٹیبل پر رکھا موبائل فون

اٹھتا ہے فرمان کی کال تھی۔اشعر فون کاٹ دیتا ہے۔پھر دوبارہ موبائل بجنے لگتا ہے

اشعر غصے سے فون ریسوف کرتا ہے۔کیا مئسلہ ہے تمہیں؟کیوں فون کر کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے ڈسٹرب کر رہے ہوں۔اشعر بلند آواز میں کہا!اشعر اریشہ کا ایکسیڈنٹ ہو گیا

فرمان نے روتے ہوئے کہا!کیا اشعر کو شوک لگا۔کہاں ہے اریشہ ؟اشعر پریشانی سے

بولا۔فرمان اشعر کو ہاسپٹل کا بتاتا ہے۔ٹھیک ہے میں پہنچتا ہوا اشعر

نے کہا،اشعر گاڑی کی چابی اٹھا کے جانے لگتا ہے آیت اشعر کا راستہ روکتی ہے

کیا ہوا اشعر آپ کہاں جا رہے ہیں آیت پریشانی سے کہا!اریشہ کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر پریشانی سے بولا، کیا آیت صدمے سے کہا! ہاں میں ہاسپٹل جارہا ہوں اشعر

باہر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا! روکے میں بھی ساتھ چلتی ہو آیت بولی۔

آیت اشعر کے ساتھ گھر سے باہر نکل گئی۔ پیچھے سے ارسلان اور اریشہ بھی

نکلتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر رش ڈرئیف کرتا ہوا ہاسپٹل پہنچا۔ اشعر بھاگتے ہوئے ہاسپٹل کے اندر جاتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت بھی اشعر کے ساتھ بھاگتے ہوئے ہاسپٹل کے اندر داخل ہوئی۔

پیچھے سے ارسلان اور ارم بھی ہاسپٹل پہنچے۔

اشعر ریسیپشن کے پاس آتا ہے۔بات سنے پیشنٹ اریشہ اظہر کس روم میں ہے اشعر

شیشے کے بکس کے پار لڑکی سے پوچھا۔جی سر اوپر کے فلور پر ایمر جنسی روم

میں ہے۔لڑکی نے اشعر کو بتایا۔اشعر جلدی جلدی سیڑھی چڑھتا ہوا ایمر جنسی

روم کی طرف بڑھتا ہے۔فرمان ایمر جنسی روم کے باہر کھڑا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیسی اریشہ ؟اور یہ سب ہوا کیسے ؟اشعر بیتابی سے بولا۔فرمان اشعر کے روتے ہوئے گلے

لگ گیا۔اشعر اریشہ کو سب سچ پتا لگ گیا۔فرمان بولا۔اشعر فرمان سے دور ہٹتا ہے

کیا کیا تم لوگوں نے اریشہ کے ساتھ۔اشعر غصے سے فرمان کا گریبان پکڑ کے بولا

آیت یہ سب دیکھ کے گبھرا جاتی ہے۔اشعر فرمان کو چھوڑے۔ہوش کرے

ہم ہاسپٹل میں ہیں۔یہ لڑنے کا وقت نہیں دعا کرے اریشہ کے لئے۔آیت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر کو روکتے ہوئے کہا۔اشعر آیت کی بات سنے کے بعد فرمان کا گریبان چھوڑتا ہے

اتنے میں ایمرجنسی روم سے ڈاکٹر باہر آتے ہیں۔سب ڈاکٹر کی طرف بڑھتے ہیں

ڈاکٹر کیسی ہے میری بہن اشعر بیتابی سے پوچھا،پیشنٹ کی حالت اب خطرے سے باہر ہے

تھوڑی دیر بعد ہوش آجائے گا خون زیادہ بہنے کی وجہ سے کمزوری بہت ہے

ڈاکٹر اشعر کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا!اللہ کا شکر ہے تھنکیس ڈاکٹر کیا ہم مل سکتے

ہیں؟اشعر نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا۔جی لیکن پیشنٹ کو ہوش آنے کے بعد زیادہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بات مت کریں گا،ڈاکٹر مسکراتے ہوئے کہااور آگے بڑھ گئے۔اشعر فرمان کو اگنور کر کے

ایمر جنسی روم میں داخل ہوا۔پیچھے آیت اور فرمان بھی داخل ہوتے ہیں۔اریشہ کو

آکسیجن ماسک لگا ہوا تھا۔اریشہ مشینوں سے گری ہوئی تھی۔سر پر پھٹی بندھی ہوئی

اریشہ بے ہوش تھی۔اشعر کا دل اپنی بہن کو اس حالت میں دیکھ کے کاٹ گیا تھا۔

فرمان فون پر اریشہ کی بچنے کی اطلاع حمیدہ کو دیتا ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اریشہ کو ہوش آگیا تھا۔اشعر اریشہ کے پاس بیٹھا تھا۔اریشہ ماسک اتار کے اشعر کو

آواز دی۔بھائی۔اشعر کرسی سے اُٹھ کے اریشہ کے پاس آتا ہے۔کیسی ہے میری بہن؟

اشعر پیار سے کہا! بھائی مجھے معاف کر دے، میں نے آپکا بہت دل دکھایا

اریشہ روتے ہوئے کہا، نہیں میری جان غلطی تمہاری نہیں میری تھی۔مجھے تمہیں

سب بتا دینا چاہیے تھا،اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں ماما کو کیا منہ دیکھتا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر ندامت سے بولا، بھائی میں فرمان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، اسکی

ماں نے ہماری ماما کے ساتھ بہت ظلم کیا، اریشہ نم آواز سے کہا

نہیں اریشہ اب تمہاری شادی فرمان سے ہو گی ہے۔ شادی کوئی بچوں کا کھیل نہیں

جب دل چاہ کھیل لیا جب دل چاہ ختم کر دیا، اور جو کچھ بھی ہوا اُس میں

فرمان کا قصور نہیں، ہماری ماں کے ساتھ ہمارے باپ نے برا کیا۔ حمیدہ آنٹی نہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب ہمارے ساتھ یہ سب ہوا تھا وہ اپنے گاؤں میں تھی۔اور گاؤں جانے سے پہلے

اُنھوں نے ماما سے معافی مانگ لی تھی، مجھے یہ سب بات ماما کی ڈائری پڑھ

کر کے پتا چلا۔اشعر نے کہا، بھائی آپ کے پاس ماما کی ڈائری کیسے ؟اریشہ نے

حیرت سے پوچھا، ڈائری کا کچھ پیج میری اسکول کی کتاب میں تھے

میں نے تمہارے جانے کے بعد وہ کتاب اور کچھ پرانی چیزیں دیکھ رہا تھا۔

اشعر نے وضاحت سے بتایا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اریشہ کو ورڈ میں شفیٹ کر دیا تھا۔ارم اریشہ کے ساتھ بیٹھی تھی۔فرمان

اریشہ کے پاس آتا ہے۔اریشہ کیسی ہو؟فرمان نے پوچھا،زندہ ہو اریشہ

نفرت سے کہا،اریشہ ایسی باتیں نہیں کروں میں مانتا ہوں تمہاری ماما کے

ساتھ بہت برا ہوا۔لیکن اس سب میں میرا کیا قصور ہے؟تم مجھے کس بات کی

سزا دے رہی ہوں فرمان بے بسی سے کہا،اریشہ کچھ نہیں بولتی منہ دوسری طرف

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کر لیتی ہے۔فرمان مایوس ہو کے روم سے جاتا ہے،

ارم افسوس سے اریشہ کی طرف دیکھتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاشم بیگ کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔عرشی روتے ہوئے ہاسپٹل پہنچی۔

ہاشم بیگ کی جان بچ گئی ہے میں خود حیران ہوا تناز بردست اٹیک سے بچانا

ناممکن ہے، لیکن اب آپ کو ان کا ٹھیک سے دھیان رکھنا ہے۔اور ہر قسم کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تکلیف اور پریشانی سے دور رکھنا ہے۔ڈاکٹر عرشی کو ہدایت دیتے ہوئے

کہا، عرشی پریشانی سے سر ہلاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حمیدہ اور اظہر اریشہ سے ملنے ہاسپٹل آئے تھے۔لیکن اریشہ نے ملنے سے منع کر دیا تھا

اشعر اظہر نذیر کے سامنے نہیں آتا۔اظہر نذیر مایوس ہو کے ہاسپٹل سے چلا گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریشہ کو ہاسپٹل میں دو دن ہو گئے تھے۔ڈاکٹر نے کچھ دوائیں لکھ کر دی تھی

اور سختی سے ٹائم پر لینے کی تاکید کی تھی۔اریشہ فرمان کے ساتھ گھر جانے سے

انکار کر دیا تھا۔

آیت اریشہ کو بہت سمجھاتی ہے۔دیکھو اریشہ اس سب میں فرمان کا کوئی

قصور نہیں۔بھابھی آپ کوئی اعتراض ہے میرے گھر آنے سے تو بتادئے

اریشہ تنگ آکر بولی۔اریشہ ایسا کیوں بول رہی ہوں تم میرے لئے ارم کی طرح ہو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت پیار سے کہا! میرا یہ آخری فیصلہ ہے۔فرمان کب سے خاموش کھڑے

اریشہ کی بات سن رہا تھا۔اریشہ پلیز گھر چلوں۔فرمان اریشہ کا ہاتھ

پکڑ کے بولا، ٹھیک ہے میری ایک شرط ہے اریشہ اپنا ہاتھ فرمان سے چھوڑا کے

بولی، کسی شرط فرمان اریشہ کی طرف دیکھ کے پوچھا۔

تمہیں اپنی ماں کو چھوڑنا ہو گا، اریشہ سفاکی سے بولی۔اریشہ یہ تم کیا بول رہی ہوں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ نہیں ہو سکتا۔فرمان کھڑے ہو کے کہا، فیصلہ کر لو۔ تمہیں ماں کے ساتھ رہنا یا

بیوی کے ساتھ، جب فیصلہ کر لو بتا دینا مجھے اریشہ فرمان کی آنکھوں میں

دیکھ کے بولا۔اریشہ تم ایسی نہیں تھی نفرت نے تمہیں اندھا کر دیا فرمان اریشہ

کی بات سے اندر سے ٹوٹ گیا تھا۔فرمان نم آنکھوں سے کمرے سے باہر نکلتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اریشہ اشعر کے ساتھ گھر آگئی تھی۔اشعر اسکی طبیعت دیکھ کے کچھ نہیں بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھا۔ابھی وہ اریشہ سے اس معاملے پر بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔

حمیدہ نے اشعر سے ہاسپٹل میں معافی مانگی تھی۔حمیدہ کا رویہ اریشہ کے

ساتھ بہت اچھا تھا۔لیکن سچ سامنے آنے کے بعد اریشہ سب سے بدگمان ہو گی تھی

اریشہ اپنے کمرے میں بیٹھی فرمان کی تصویر دیکھ کے رو رہی تھی۔

فرمان اریشہ کو کال کرتا ہے۔اریشہ کال ریسف نہیں کرتی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موبائل آف کر کے سو جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر بالکونی میں کھڑا سگریٹ پھونک رہا تھا۔آیت اشعر کے ہاتھ سے سگریٹ لئے کے

پیھکتی ہے۔اشعر مجھے برداشت نہیں کوئی آپ کے اتنے قریب آئے۔آیت روٹھے ہوئے

کہا،اشعر آیت کو اپنے قریب کر کے اُسکے ہونٹ کی طرف جھکتا ہے آیت ڈر کے

آنکھیں بند کر لیتی ہے۔کیا ہوا ابھی تو پیار جتایا جا رہا تھا۔میں ذرا سا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شوق کیاہواساری محبت کی ہوانکل گئی اشعر آیت کو زچ کرتے ہوئے کہا

آیت چھوڑنے کے بعد اشعر کمرے کی طرف بڑھتا ہے۔آیت اشعر کا ہاتھ پکڑ کے روکتی ہے

اشعر آیت کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتا ہے۔

آیت اشعر کی طرف بڑھتی ہے اشعر کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کے اشعر کے گال پر

کس کرتی ہے۔اور آیت بھاگے کے روم چلی جاتی ہے۔اشعر مسکراتے ہوئے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روم کی طرف بڑھتا ہے۔آیت پورا کمبل اوڑھ کے سونے کا ناٹک

کرنے لگتی ہے۔اشعر آیت کی طرف دیکھتا ہے مسکرا کے لیٹ جاتا ہے

آیت اپنا سر اشعر کے سینے پر رکھ لیتی ہے۔اشعر آیت کے سر پر بوسہ دیتا ہے

آیت آنکھیں موند کے سو جاتی ہے۔اشعر بھی نیند کی وادی میں گھوم ہو جاتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فرمان صحن میں افسردہ بیٹھا تھا،حمیدہ فرمان کے پاس آئی۔کیا ہوا فرمان

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمیدہ فرمان کے بال سہلاتے ہوئے پوچھا،اماں اریشہ نے کہا ہے اگر میں اسکے ساتھ

رہنا چاہتا ہوں تو مجھے آپکو چھوڑنا ہو گا۔فرمان پریشانی سے بولا۔

تو میں ہرج کیا ہے فرمان میں ویسے بھی ساری عمر گاؤں میں رہی ہوں آگے بھی

رہ لوں گی حمیدہ پیار سے کہا۔اماں پہلے کی بات اور تھی۔اب میں ڈاکٹر بن گیا ہوں

اور میں نے اپنا گھر بھی خرید لیا ہے۔میں اماں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔

اور جہاں تک اریشہ کی بات ہے اُسے اپنا فیصلہ بدلنا ہو گا۔فرمان اپنی بات پر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

قائم رہتا ہے۔حمیدہ پریشانی سے فرمان کی طرف دیکھتی ہے۔فرمان اپنے کمرے کی

طرف بڑھتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اظہر نذیر اندر سے ٹوٹ گیا۔نماز میں رو رو کے اپنے گناہوں کی معافی اللہ سے مانگ

رہا تھا۔اظہر کے پاس سوائے پچھتاوے کچھ نہیں بچا تھا۔اپنے بچوں کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آنکھوں میں اپنے لیے نفرت برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔ عرفانہ اپنے کیے پر

بہت پچھتا رہی تھی۔ اگر وہ دل سے جویریہ کو قبول کر لیتی تو آج یہ حالات نہیں ہوتے

اسکی لگائی بجائی کی وجہ سے اپنے بیٹے کے گھر برباد ہو گیا۔

اشعر کی آج سالگرہ تھی۔ آیت نے اشعر کے لئے سرپرائز برتھ ڈے پارٹی رکھی تھی۔

ارسلان ارم آئے ہوئے تھے اور فرمان کو بھی بلایا گیا تھا۔ اشعر آفس سے گھر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آ گیا تھا۔گھر میں اتنا اندھیرا تھا۔اشعر جیسے ہی لائٹ جلانے لگا،سب کی آوازیں

آنے لگی،ہیپی برتھ ڈے ٹو یو،ہیپی برتھ ڈے ٹو یو،پورے گھر کی لائٹس جل جاتی ہیں

پورا کمرہ لائٹ سے روشن ہو گیا تھا۔اشعر حیرت سے سب دیکھتا ہے

اریشہ کیک پکڑے اشعر کے پاس آئی۔ہیپی برتھ ڈے اشعر،آیت مسکراتے ہوئے کہا

اشعر کے ارسلان گلے لگ کے مبارک باد دیتا ہے۔فرمان بھی اشعر سے گلے ملتا ہے

اشعر سب کے ساتھ مل کے کیک کاٹا۔اریشہ نے سب کو کیک سرف کیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرمان اریشہ سے بات نہیں کرتا۔ناکیک کھاتا ہے سب سے مل کے چلا گیا تھا

اریشہ افسردہ ہو گی تھی اریشہ سے فرمان کا خود کو نظر انداز کرنا اچھا نہیں

لگا تھا،اریشہ نے فرمان کی پسند کا سوٹ پہنا تھا۔فرمان اریشہ کو دیکھتے ہی

رہ گیا تھا۔لیکن یہ آیت کا پلین تھا اریشہ کو سبق سکھانے کا،فرمان نے بڑی مشکل سے

اریشہ سے ناراضگی دیکھائی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارم ارسلان کے ساتھ بہت خوش تھی۔ارسلان کو چھٹیاں مل گئی تھی تو وہ آج ہی

فلائٹ سے لندن جا رہے تھے۔ارسلان ارم کو اپنے والدین سے ملانے لندن جا رہا تھا

ارسلان اور ارم نے پارٹی کو بہت انجوائے کیا۔ارم آیت سے مل کے ارسلان کے ساتھ

ائیر پورٹ کیلئے نکلتی ہے۔اریشہ نیند کا بول کے اپنے کمرے میں جاتی ہے۔

اشعر بہت خوش تھا۔اشعر باہر تک ارسلان اور ارم کو سی آف کرنے گیا تھا

اشعر اپنے کمرے میں آتا ہے۔کمرہ لائٹ سے سجا تھا، پھولوں سے دیوار پر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہیپی برتھ ڈے اشعر لکھا تھا۔بیڈ پر پھول سے دل بنا ہوا تھا،اشعر خوشی اور

حیرت سے سب دیکھتا ہے۔آیت نے ریڈ کلر کی فراک پہنی تھی۔

اشعر مسکراتے ہوئے آیت کی طرف دیکھتا ہے۔آیت اشعر کے گلے لگتی ہے

I love you Ashar

Ilove you so much

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت جذبات سے چور لہجے میں کہا،اتنے میں میوزک بجنے لگتا ہے۔آیت اشعر کے

ساتھ کپل ڈنس کرتی ہے۔ تھنکیس سو مچ آیت،یہ سب کر کے تم نے تو مجھے حیران

کر دیا۔اشعر خوشی سے کہااشعر کی آنکھوں میں خوشی واضح آیت

دیکھ سکتی تھی۔اشعر آیت کو بانہوں میں اٹھا کے بیڈ پر بیٹھتا ہے۔تمہارے لئے بھی

کچھ ہے اشعر آیت سے کہااور آیت کے ڈائمنڈ کا نکلس اپنی جیب سے نکالا

لکھا تھا A , A یہ تمہارے لئے نیکلس پر دل گولڈ سے بنا تھا ڈائمنڈ سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت خوشی سے اشعر کی طرف دیکھتی ہے،اشعر آیت کو نکلس پہنتا ہے

اور آیت کے گردن پر اپنے پیار کی پہلی مہر لگاتا ہے۔آیت شرم سے لال ہو جاتی ہے۔اشعر

آیت پر اپنے پیار کی بارش کرنے لگتا ہے آیت خوشی سے اپنا اب اشعر کو سونپ دیتی ہے

یہ رات انکے پاک رشتے کی تکمیل کی رات تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر پندرہ منٹ سے آیت کو مسلسل اٹھا رہا تھا، پر آیت پوری طرح نیند میں

ڈوبی تکیے کو منہ پر رکھے سو رہی تھی۔

آیت یار اٹھ جاؤ نماز کا وقت نکال جائے گا، اشعر آیت کے چہرے سے تکیہ کو ہٹاتے ہوئے

بولا۔ آیت کروٹ بدلی، سونے دیں، اشعر آیت کی اس حرکت پر مسکراتا ہے۔

اشعر جھکے آیت کے ماتھے پر بوسہ دیتا ہے۔ آیت ایک آنکھ کھولتی ہے

کیا ہے اشعر آیت منہ بنا کے بولی۔ یار اٹھ جاؤ نماز کا ٹائم ختم ہو جائے گا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر آیت کی لٹ کھینچ کے بولا، آیت کھڑی پر نظریں گمائی سامنے دیوار پر لگی

گھڑی میں سوا6 بج رہے تھے۔آیت ہر بڑاہ کرا ٹھی، آپ نے مجھے جا گیا نہیں آیت

اشعر کی طرف دیکھتے ہوئے شکوہ کیا، میڈم کب سے جگا رہا تھا لیکن آپ تو

نیند میں ایسی غرق تھی کہ بس، اشعر آیت کی ناک پکڑ کے بولتا ہے

آیت منہ بنالیتی ہے۔ تیھنکس آیت تم نے اس رشتے کو قبول کیا میرے ساتھ زندگی کے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سفر آگے بڑھانے کے لئے اپنی رضامندی دینا کا اور مجھ پر بھروسہ کرنے کا تمہارا

بہت شکریہ،اشعر آیت کا ہاتھ پکڑ کے بولتا ہے،آیت کل رات کے بارے میں سوچتے ہوئے

شرمانے لگی۔اچھا میں مسجد جارہا ہوں،اشعر بستر سے اٹھ کے اپنے کف بٹن بند کرتا ہوا

بولا!آیت بکھرے ہوئے بال کو جوڑا بناتے ہوئے اٹھی۔اشعر آیت کو نظر بھر کے دیکھا

اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا ہے۔اشعر کے جانے کے بعد آیت اپنا ڈوپٹہ لئے وضو

کرنے واش روم کی طرف بڑھتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر مسجد سے آ گیا تھا، آیت سورۃ رحمان کی تلاوت بلند آواز سے کر رہی تھی

اشعر غور سے کلام پاک کی تلاوت سن رہا تھا۔ آیت اشعر کو دیکھ کے خاموش ہو گئی

کیا ہوا؟ روک کیوں گی؟ تم اچھی تلاوت کرتی ہوں۔ اشعر بولتا ہوا آیت کے پاس زمین پر

بیٹھ جاتا ہے۔ آیت دوبارہ سے تلاوت شروع کرتی ہے۔ اشعر تلاوت سنتے سنتے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت کی گود میں سر رکھ سو گیا تھا۔اللہ کے کلام میں اتنا سکون ہوتا ہے بندہ

اپنے آپکو ہر بوجھ سے آزاد محسوس کرتا ہے۔آیت بہت خوش تھی۔آیت کو

یقین تھا اب سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن قسمت نے ابھی انکی محبت کا امتحان لینا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر آفس کیلئے تیار ہو رہا تھا۔اشعر بیلک کلر پینڈ شرٹ کورٹ میں بہت ہنڈسم لگ رہا تھا

اشعر خود پر اسپرے کرنے کے لیے پرو فیم اٹھانے کے ہاتھ میز پر کرتا ہے لیکن آیت پرو فیم

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اٹھالیتی ہے۔آپ کس قدر پرو فیم چھڑکتے ہیں توبہ ہے۔میرے تو دماغ چکرا جاتا ہے

آیت اپنا ہاتھ نچا نچا کے بولی۔اشعر آیت کے ہاتھ سے پرو فیم لیکے لگانے لگتا ہے

اشعر آپ ٹائی کیوں نہیں باندھتے،آیت اشعر کے کورٹ پر اپنی انگلی چلاتے ہوئے

کہا،مجھے پسند نہیں ہے اشعر خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے بولا،

کیوں پسند نہیں،مجھے پسند ہے آپ آج ٹائی باندھ کے آفس جائے گئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت لاڈ سے بولی۔تم باندھو۔اشعر بالوں میں کنگھی کرتے ہوئے کہا

آیت خوش ہو کے الماری کی طرف بڑھتی ہے اشعر کے

سوٹ سے میچنگ کی ٹائی نکالی۔اور الماری بند کر کے اشعر کی طرف آئی

اشعر سیدھے کھڑے ہو،آیت اشعر کے گلے میں ٹائی باندھتے ہوئے کہا

آیت جلدی سے اشعر کے گلے میں ٹائی باندھتی ہے۔اور پھر اشعر کا جائزہ لینے لگی

اشعر آیت کو خود کے قریب کر لیتا ہے۔آیت کو اشعر کی سانسیں اپنے چہرے پر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر پیار سے آیت سے کہتا ہوا Ilove you محسوس ہوتی ہے۔آیت

آیت کے گال پر کس کرتا ہے۔آیت کے گال شرم سے لال ٹماٹر ہو گے تھے۔

اشعر دھیرے سے آیت کو خود سے الگ کیا،میری محبت کو برداشت کرنی کی عادت ڈال لوں

ابھی تو صرف تم سے محبت ہوئی ہے آہستہ آہستہ عشق بھی ہو جائے گا۔پھر کیا

کروں گی،اشعر گمبھر لہجے میں کہا،اشعر کی آنکھوں میں آیت زیادہ دیر تک

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھ نہیں پاتی آنکھیں جھکا لیتی ہے۔تم شام میں ریڈی رہنا تمہارے لئے کچھ سرپرائز ہے

اشعر آیت کا سر اپنے سر کے قریب

کر کے بولا،اور آیت سے دور ہو کے دروازے کی طرف بڑھتا ہے۔آیت اشعر کے ساتھ

اشعر کو سی آف کرنے دروازے تک آتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت اشعر جانے کے بعد دوبارہ جا کے سو گئی تھی۔لیکن سکینہ کے کمرے میں آنے کے بعد

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اٹھ گئی تھی۔اشعر نے آیت کی پسند کی ڈیزائنر سے برائیڈل ڈریس

بنا کے آیت کے لئے بھیجا تھا۔آیت سوٹ دیکھ کے بہت خوش ہوئی۔آیت جلدی فریش ہو کے

برائیڈل ڈریس پہنا اور پھر اتنی دیر میں ڈرائیور آیت کو پارلر لیے جانے کیلئے

آگیا تھا۔آیت کا آپینٹمینٹ اشعر نے آیت کے پسند کے پارلر سے لئے لیا تھا

آیت کو پارلر والی نے بہت اچھا میک اپ کیا تھا،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت تیار ہو کے پارلر سے باہر نکلی،اشعر باہر گاڑی سے ٹیک لگائے آیت کا انتظار کر رہا تھا

آیت کو پارلر سے باہر آتا دیکھ کے اشعر سیدھے کھڑے ہو گیا،اور آیت کے لئے

خود گاڑی کا گیٹ کھولتا ہے۔آیت کو گاڑی میں بیٹھا کے گاڑی ڈرئیف کرتا

ہوا گاڑی کو شادی ہال کے پاس روکتا ہے۔آیت اشعر کا ہاتھ پکڑ کے

ہال کے اندر جاتی ہے۔اشعر آیت پر پھولوں کی برسات شروع ہونے لگی،آسمان میں

آتش بازی شروع ہو جاتی ہیں۔آیت یہ سب دیکھ کے بہت خوش ہو رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر آیت کے ساتھ کپل فوٹو شوٹ کرتا ہے۔

سب رشک سے ان کی جوڑی دیکھ رہے تھے لیکن ایک آنکھ ایسی بھی تھی جو انھیں

حسد سے دیکھ رہی تھی۔اشعر آیت کے ساتھ رومینٹک انداز میں پوس کر رہا تھا

آیت شرماتے ہوئے نظریں جھکا لیتی ہے۔اریشہ اپنے بھائی کی خوشی میں

بہت خوش تھی۔اشعر اور آیت کے ولیمہ میں سب لوگوں کو مدعو کیا گیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہر مشہور شخصیات ان کی خوشیوں میں شریک تھیں

فرمان وائٹ شرٹ پہنے اریشہ کو دیکھنے میں مگن تھا،اریشہ بہت پیاری لگ رہی تھی

اریشہ نے پینک کلر کا گرر ہا پہنا تھا،اریشہ خود پر فرمان کی نظر محسوس کرتی ہوئی

موڑ کے فرمان کو دیکھتی ہے،فرمان جلدی سے نظریں گھومالیتا ہے،

اریشہ فرمان کا خود کو نظر انداز کرنا اچھا نہیں لگا،اریشہ کا موڈ آف ہو گیا تھا

حمیدہ اریشہ سے آ کے ملتی ہے،حمیدہ کے پیار و خلوص کو دیکھ کے اریشہ خود کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رویے پر شرمندہ ہوئی،اریشہ سے ملنے کے بعد حمیدہ اشعر اور آیت سے ملنے اسٹیج

کی طرف بڑھتی ہے،فرمان ایک لڑکی کی تعریف کر رہا تھا،اریشہ سے یہ

برداشت نہیں ہوا اریشہ فرمان کی طرف بڑھتی ہے،فرمان ڈاکٹر بشری سے

مسکرا مسکرا کے باتیں کر رہا تھا،اریشہ کو دیکھ کے خاموش ہو جاتا ہے

اچھا بشری ہم وہاں چل کے بیٹھتے ہیں یہاں کتنی گھٹن ہو رہی ہے۔فرمان بشری سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیار سے کہا!،اریشہ کو نظر انداز کرتے ہوئے فرمان بشری کا ہاتھ پکڑے وہاں سے

چلا جاتا ہے،اریشہ پیچھے غصے سے دل میں پیچ تاب کھاتے رہ جاتی ہے،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر آیت کو لے کے کمرے میں داخل ہوا،آیت نظر لگنے حد تک پیاری لگ رہی تھی

اشعر کی نظریں آیت سے ہٹنے سے انکاری تھی،آیت اشعر کی آنچ دیتی ہوئی آنکھوں میں

زیادہ دیر تک دیکھ نہیں پاتی نظریں جھکا لیتی ہے۔اشعر آیت کی تھوڑی اوپر کر کے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت کی آنکھوں میں دیکھتا ہے،

😍💖_____تم خاص ہو عبادتوں جیسے

😍💖 اٹھتے ہاتھوں کی_____مانگی دعا جیسے

😘💖 کتابوں میں لیکھے خوبصورت الفاظ جیسے

تم خاص ہو_____بالکل میری زات

اشعر لہو دیتے لہجے میں کہا! آیت شرماتے ہوئے اشعر کے سینے سے لگ جاتی ہے

اشعر آیت کو ڈوپٹہ پہنیوں سے آزاد کرتا ہے پھر گھٹنوں میں بیٹھ کے آیت کو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈائمنڈ کی رینگ پہنتا ہے، آیت میں تم سے اتنی محبت کرتا اتنی شاید ہی

کوئی تم سے کر سکے اشعر آیت کے گردان پر جھکتا ہوا بولا، آیت اشعر کے

اس اظہار سے نروس ہونے لگی، اشعر آیت کے ساتھ گنیڈیل نائٹ ڈنر کیا

اور پھر اشعر آیت کے ساتھ کپل ڈنس کیا، اشعر آیت کو پھولوں کا گلدستہ دیا

اپنے احساس سے چھو کر مجھے صندل کر دو"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں کہ صدیوں سے ادھورا ہوں مجھے مکمل کر دو

نہ تمہیں ہوش رہے اور نہ مجھے ہوش رہے

اس قدر ٹوٹ کے چاہو مجھے پاگل کر دو

تم ہتھیلی کو میرے پیار کی مہندی سے رنگوں

اپنی آنکھوں میں میرا نام کا کاجل کر دو

اس کے سائے میں میں میرے خواب دہک اٹھیں گے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے چہرے پہ چمکتا ہوا آنچل کر دو

دھوپ ہی دھوپ ہوں میناٹوٹ کر برسوں مجھ پر

اس قدر برسوں میری روح میں جل تھل کر دو

جیسے صحراوں میں ہر شام ہوا چلتی ہے

اسطرح مجھ میں چلوں مجھے جل تھل کر دو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم چھپالو میرا دل اوٹ میں اپنے دل کی

اور مجھے میری نگاہوں سے بھی اوجھل کر دو

مسئلہ ہوں تو نگاہیں نہ چراو مجھ سے

اپنی چاہت سے توجہ سے مجھے حل کر دو

اپنے غم سے کہو ہر وقت میرے ساتھ رہے

ایک احسان کرو اسکو مسلسل کر دو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھ پر چھا جاو کسی آگ کی صورت جاناں

اور میری ذات کو سوکھا ہوا جنگل کر دو

وصی شاہ کی غزل سناتا ہے۔آیت شرم سے نظریں جھکا لیتی ہے،اشعر آیت کو

بانہوں میں اٹھائے بیڈ پر لیٹتا ہے،اور کمرے کی لائٹ آف کرتا ہے،آیت کو

اپنے پیار کی بارش میں بیگھونے لگتا ہے،آیت اپنا آپ اشعر کو سونپ دیتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر تنکا برابر بھی فاصلہ نہیں رکھتا،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت کی صبح آنکھ کھولتی آیت فریش ہو کے نماز پڑھتی ہے۔آیت نماز سے فارغ ہو کے

اپنے بال بنانے لگتی ہے،اشعر کمرے میں نہیں تھا،آیت کو بیڈ کے پاس ایک

لفافہ ملتا ہے،آیت کھولتی ہے،اسمیں مری کے ٹکٹ تھے،آیت کو مری جانے کا

بہت شوق تھا۔آیت خوشی سے ٹکٹ دیکھ رہی تھی،کیسا لگا سرئیز اشعر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیچھے سے آ کے بولتا ہے، بہت اچھا، آیت اشعر کے سینے پر اپنا سر رکھے بولتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بھائی آپ لوگوں کے ہنی مون پر میں جا کے کیا کروں گی، اریشہ آملیٹ کھاتے ہوئے

کہا، تم کو اکیلے میں چھوڑ کے نہیں جا سکتا اشعر چائے پیتے ہوئے بولا،

بھائی میں کوئی بچی نہیں ہو، اریشہ منہ بنا کے بولی، اریشہ تم ہمارے ساتھ

چل رہی ہوں میں نے کہہ دیا ہے بس۔ اشعر اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھابھی آپ بھائی کو سمجھائے میں کباب میں ہڈی بنتی کیا اچھی لگو گی اریشہ

پریشانی سے آیت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، بھئی میں تم بہن بھائی کے معاملے میں

کچھ نہیں بول سکتی آیت اپنے ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے کہا، اریشہ اپنا سر پکڑ کے

بیٹھ گی،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاشم بیگ ایک ہفتے بعد ہاسپٹل میں رہے کے گھر آ گیا تھا۔ہاشم بیگ کی خدمت کرتے کرتے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عرشی تنگ آگئی تھی،ہاشم عرشی کی بے زاری دیکھ کے اندر ہی اندر کڑھتا تھا

لیکن کچھ بول نہیں سکتا تھا۔اسد کی موت نے ہاشم بیگ کو اندر سے توڑ دیا تھا

اسد کی ڈیتھ بوڈی پولیس لیے کے گھر آئی تھی۔اسد اپنے پیٹ میں رکھ کے

ڈرکس اسمگلنگ کر رہا تھا۔ڈرکس کی تپش اسد کا کمزور جسم سہے نہیں

پایا۔ڈرکس اسد کے پیٹ میں آپریشن کے ذریعے بھیجی جا رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈرگھس اسد کے جسم میں پھیل گئی۔ جسکی وجہ اسد کی پیٹ کی آنتیں پھٹ گئی

اسد کی موقعے پر ہی موت واقعہ ہو گئی۔

ہر چینل پر ہاشم بیگ کے بیٹے کی موت کی خبر چل رہی تھی۔ہاشم بیگ کو فالج کا

اٹیک ہوا تھا۔ عرشی تو اپنے بیٹے کی لاش دیکھ کے بے ہوشی ہو گی تھی۔

آیت اور ارم کو اپنے بھائی کی موت کا پتا چلا تو بہت افسوس ہوا۔اسد دونوں کو

بہت عزیز تھا۔پولیس نے تفتیش کی تو پتا چلا اسد کی فیسک بوک پر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک لڑکی سے دوستی ہوئی تھی۔ اُس لڑکی نے اسد کو ڈرگھس لے جانے کو کہا تھا

اسد اُس لڑکی کو کافی قیمتی گفٹ بھی دے چکا تھا۔

ہاشم بیگ کو آج پتا چلا ٹیکنالوجی کا غلط استعمال کیسے خاندان کو برباد کر دیتا ہے

ایک رونگ نمبر سے کیسے گھر ٹوٹ سکتے ہیں۔ ہمارے اس عمل سے اللہ کا ہم کتنا

عذاب نازل ہو سکتا ہے۔ لیکن اب پچھتانا کیا جب چڑیا چک گئی کھیت۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انعم روتے ہوئے اشعر پیلس میں آئی، آیت اشعر کے ساتھ شام کی چائے

لون میں بیٹھ پی رہی تھی، انعم کو روتا دیکھ کے آیت پریشانی سے

انعم کی طرف دیکھتی ہے، اشعر تم نے مجھے برباد کر دیا میں کسی کو منہ دیکھانے کے قابل

نہیں رہی انعم روتے ہوئے اشعر سے بولی، کیا بکواس کر رہی ہوں؟ اشعر انعم کی بات سنے کے

بعد غصے سے کہا، اشعر میں تمہارے بچے کی ماں بنے والی ہوں، انعم روتے ہوئے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انعم کی بات سے اشعر اور آیت کو زبردست جھٹکا لگتا ہیں، کیا بکواس کر رہی ہوں

ہوش میں تو ہوں اشعر تیش میں آ کے انعم سے بولا، میں سچ کہہ رہی ہوں

یہ میری میڈیکل رپورٹ، انعم بیگ سے نکال کے رپورٹ آیت کی طرف

بڑھتی ہے، آیت اشعر اور انعم کو دیکھتی ہے پھر رپورٹ پڑھنے لگتی ہے، رپورٹ

پڑھتے ہی آیت کے قدموں تلے زمین کھسک گئی، آیت بے یقینی سے اشعر کی طرف دیکھتی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے،اشعر آیت سے رپورٹ لیے کے پڑھنے لگا،یہ جھوٹ ہے آیت یہ رپورٹ نقلی ہے،

اشعر آیت کا ہاتھ پکڑ کے بولا،اشعر تم آیت سے مت ڈرو تم بھول گئے تم نے

مجھ سے وعدہ کیا تھا تم آیت کو چھوڑ دوں گئے،انعم اشعر سے کہا

میں نے تم سے یہ کب کہاں؟کیوں کر رہی ہوں یہ سب؟اشعر پریشانی سے بولا

آیت یہ جھوٹ بول رہا ہے،میرے پاس ثبوت ہے۔انعم آیت کو اپنی اور اشعر کی

تصویریں دیکھاتی ہے،اور موبائل فون میں ویڈیو تھی،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انعم میں تمہارے جذبات کی قدر کرتا ہوں، میں بہت جلد آیت کو چھوڑ دوں گا

اور تم سے شادی کر لو گا، اشعر پیار سے انعم سے بول رہا تھا۔ میں نے آیت سے شادی صرف

اور صرف بدلے کے لیے کی ہے۔ اشعر بول کے انعم کو اپنے سینے سے لگا لیتا ہے۔

آیت روتے ہوئے اشعر کی طرف دیکھتی ہے، آیت جھوٹ ہے، یہ ویڈیو جھوٹ ہے

اشعر پریشانی سے بولا، تم مجھے بتاؤ تم نے ایسا کہا تھا یا نہیں؟ آیت چیخ کے بولی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں یا نہیں، ہاں میں نے کہا تھا لیکن آیت یہ پورا سچ نہیں ہے، اشعر اپنے بالوں

میں ہاتھ پھرتے ہوئے کہا! بس اشعر ندیز اور کتنا جھوٹ بولو گے، میں یہی سوچتی تھی

تم اتنے اچھے کیسے ہو سکتے ہو اپنی ماں کے دشمن کی بیٹی سے شادی کر سکتے ہو

کہاں ہوتے ہیں ایسے مرد۔ آیت نفرت سے بولی، اشعر بے بسی سے آیت کی

طرف دیکھتا ہے۔ آیت غصے سے اپنے کمرے میں جاتی ہے۔ اور اپنے کپڑے بیگ میں ڈال

کے اور اپنا سارا سامان پیک کر کے گھر چھوڑ کے جانے لگتی ہے۔ پلیز آیت روک جاو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرا یقین کرو اشعر آیت کا ہاتھ پکڑ کے بولا، آیت اشعر کا ہاتھ جٹک کے چلی گئی

اشعر آیت کے پیچھے بھاگتا ہے، آیت ایک کار روکے بیٹھ تھی۔اشعر کار کے پاس

پہنچتا ہے روک جاؤ آیت یہ سب سچ نہیں تم بہت پچھتاو گی۔اشعر کار کو

پکڑ کے بولا، چلے آیت اشعر کو اگنور کرتے ہوئے ڈرائیور سے بولی، گاڑی آگے بڑھ جاتی ہے

اشعر پاگلوں کی طرح کار کے پیچھے بھاگتا ہے۔ پیچھے کھڑی انعم یہ سب دیکھ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کسی کو فون ملاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر بھاگتا ہوا گر جاتا ہے۔سب لوگ حیرت سے اشعر کی حالت دیکھ رہے تھے

اشعر مایوس ہو کے گھر واپس جانے لگا۔کیوں کہ آیت کی گاڑی آگے نکل چکی تھی

اریشہ رمشا کی طرف گی ہوئی تھی۔اشعر کی حالت دیکھ کے گبھرا جاتی ہے

بھائی یہ کیا حال بنا رکھا ہے آپ نے اور بھابھی کہاں ہے؟اریشہ پریشانی سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر سے پوچھا، وہ مجھے چھوڑ کے چلی گئی اشعر سیڑھی پر بیٹھتے ہوئے کہا

کہاں چلی گئی؟ اریشہ ناسمجھی سے اشعر کی طرف دیکھتی ہے

اشعر ساری بات انعم کو بتاتا ہے، کیا لیکن انعم نے یہ سب کیوں کیا، اریشہ پریشانی سے

کہا، اشعر غصے سے انعم کو آواز دیتا ہے لیکن انعم کب کی جا چکی تھی،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حمیدہ یہ فائل تمہارے پاس میری امانت ہے اظہر ندیز حمیدہ کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھائی یہ فائل کس چیز کے لیے ہے، حمیدہ فائل دیکھتے ہوئے کہا! حمیدہ اس فائل میں

جائیداد کے کاغذات ہیں۔ میں نے امریکہ میں کافی دولت بنائی تھی، یہ ساری

جائیداد میں نے اشعر اور اریشہ کے نام کر دی ہے۔

میرے زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں، تم تو جانتی ہو مجھے کینسر ہے۔ میرے پاس

زیادہ وقت نہیں۔ میں چاہتا ہوں میں مرنے سے پہلے میرے بچے مجھے معاف کر دے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن میں کتنا بدنصیب ہو میرے پاس اتنا پیسہ دولت تھی لیکن میرے پاس کوئی خوشی

نہیں تھی۔جو یریہ کے بعد مجھے کسی بھی بیوی سے کوئی خوشی نہیں ملی

میرے ایک شک نے میری خوشیاں ختم کر دی،اظہر ندیز دکھ سے کہا

بھائی صاحب میں بات کرو گی اشعر سے حمیدہ سے اپنے بھائی کا دکھ دیکھا نہیں جا رہا تھا

حمیدہ مجھے تو لگتا ہے میری میت پر رونے والا کوئی نہیں ہو گا،اللہ جانے میرا

بیٹا مجھے اپنے کندھے پر اُٹھا کے دفنانے بھی آئے گا بھی یا نہیں اظہر غمگیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لہجے میں کہا، حمیدہ دکھ سے اظہر کی طرف دیکھتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر غصے سے انعم کے گھر جاتا ہے لیکن وہاں تالا لگا تھا۔اشعر آیت سے ملنے

ہاشم بیگ کے گھر گیا تھا لیکن آیت وہاں نہیں تھی۔اشعر کے موبائل پر

ارم کا فون آگیا تھا، ارم آیت سے بات کرنے کو بولتی ہے اشعر بڑی مشکل سے کوئی بہانہ بنا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے ارم کو ٹہلتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دیکھو میں نے تمہارے کہنے پر وہ سب کیا جو تم چاہتے تھے اب تو تم میری ماں کو

چھوڑ دوں۔انعم روتے ہوئے بولی، سوئیٹ ہارٹ تمہاری ماں کو میں نے کب قید میں رکھا

ہے دیکھو کتنی مطمئن نظر آ رہی ہے۔دیکھو نا کتنے آرام سے سو رہی ہے

ماجد انعم کا منہ پکڑ کے بولا، پروین کو انعم کی ماں بنے کی خبر سنے کے اٹیک

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آ گیا تھا۔

ماجد میں نے یہ سب تمہارے کہنے پر کیا ہے

تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا تم مجھ سے شادی کرو گے اور میری ماں کو چھوڑ دوں گئے

انعم تکلیف سے بولی۔ میں کیوں تم جیسی بد کردار عورت سے شادی کرو گا

ماجد انعم کے بال پکڑ کے زور سے کھینچتے ہوئے کہا!، انعم درد سے کراہ اٹھی، ماجد

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے مت بھولو میں تمہارے بچے کی ماں بنے والی ہوں

انعم روتے ہوئے بولی، کیا ثبوت ہے یہ ہونے والا بچہ میرا ہے؟ تم اگر میرے ساتھ

بنا نکاح کے ازدواجی تعلقات قائم کر سکتی ہو تو کسی بھی مرد کے ساتھ

رکھ سکتی ہوں، نجانے کتنے مردوں کے ساتھ تمہارے تعلقات ہو ماجد

نفرت سے کہا، کیا بکواس کر رہے ہو میں ایسی لڑکی نہیں ہوا انعم چیخ کر بولی۔ انعم نے اپنی

تذلیل برداشت نہیں ہو رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اونچی آواز میں بات نہیں کرو یہ زبان تیری حلق سے کینھچ لوں گا،ماجد

انعم زور سے دھکا دیتے ہوئے کہاانعم گرتے گرتے بچی۔ماجد غصے سے کمرے سے

چلا گیا،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تم تو آج شام میں ہنی مون پر جا رہی تھی نا، نمرہ کمرے میں چکر لگاتے ہوئے کہا

تم اچانک سے میرے گھر آ گئی اور

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت تم جب سے آئی ہو بس روئے جا رہی ہو۔ نمرہ پریشانی سے بولی، نمرہ اشعر بھی

دوسرے مردوں کی طرح نکلے، اشعر نے مجھے چیٹ کیا، آیت روتے ہوئے کہا

کیا تم کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی نمرہ حیرت سے کہا، نہیں میں سچ کہہ رہی ہوں

آیت نمرہ کو انعم کی ساری بات بتاتی ہے۔ کیا پتا وہ رپورٹ جعلی ہو پھر تم

کیا کرو گی، نمرہ آیت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، آیت کچھ نہیں بولتی،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا تم ریسٹ کرو، نمرہ آیت کی حالت دیکھتے ہوئے کہا،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاشم بیگ مجھے تم سے طلاق چاہیئے میں اپنی زندگی تم جیسے معذور انسان کے ساتھ نہیں

گزار سکتی، عرشی ہاشم بیگ کے کمرے میں آ کے بولی، ہاشم بیگ کو فالج کا اٹیک

ہوا تھا ہاشم سے بولے نہیں جا رہا تھا، ت، م م تم نے می میری بی ٹ ی بیٹی ک و کو

ب ی ج بیچ رہی تھی، ہاشم ہکلاتے ہوئے کہا، ہاں میں تمہاری بیٹی کو بیچ دیتی بدلے میں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے کافی پیسہ ملتا لیکن تمہاری ماں نے میرا کھیل بگاڑ دیا۔

عرشی نفرت سے کہا،اور ویسے بھی تم سے شادی کر کے مجھے کیا حاصل ہوا

جس دولت وجہ سے تم سے شادی کی وہ اب تمہارے پاس رہی نہیں

بچا یہ گھر تو یہ بھی گورنمنٹ تم سے چھین لی گی، تم نے بینک کا قرض جو ادا

کرنا ہے۔میں جا رہی ہوں تم مجھ تلاق کے کاغذات بھیجھا دینا۔عرشی سفاکی سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بولی،ہاشم بے بسی سے بس آنسو بہارہا تھا،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اریشہ تم پریشان نہیں ہو سب ٹھیک ہو جائے گا فرمان اریشہ کو تسلی دیتے ہوئے

کہا،فرمان بھائی پتا نہیں کہاں چلے گئے ہیں بھائی کا فون بھی بند جارہا ہے

اریشہ روتے ہوئے بولی،آیت بھابھی کو انعم کی باتوں میں آنا نہیں چاہے تھا

فرمان نے کہا،فرمان،بھائی کتنے خوش تھے پتا نہیں کہاں سے وہ انعم آ گی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریشہ نفرت سے کہا،اچھا تم گھر ومت میں ہو نافرمان اریشہ کو خود

کے قریب کرتے ہوئے کہا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارم بہت خوش تھی۔ارم ارسلان کے ساتھ خوب گھومی بہت انجوائے کیا،ارسلان

کے گھر والے بہت اچھے تھے،ارم ارسلان کے ساتھ ریسٹورنٹ میں بیٹھی ہوئی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارسلان نے اپنے اور ارم کے لیے ہوٹل بک کیا تھا، کنڈیل نائٹ ڈنر کے

بعد ارم ارسلان کے ساتھ کپل ڈنس کیا۔ارم کے لئے ارسلان نے کیٹار بجایا ارم اگر

میں فوج میں نہیں ہوتا تو میں ایک سینگر ہوتا، میرے دو ہی شوق تھے

ایک فوجی بنا اور دوسرا سینگر، ارسلان خوشی سے بتایا، ارم مسکراتے ہوئے

ارسلان کے کندھے پر اپنا سر رکھتی ہے۔ارم تم نے آیت بھابھی کو گوڈ نیوز سنائی

ارسلان ارم سے پوچھا، نہیں میں نے اشعر بھائی کو فون کیا تھا وہ گھر سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

باہر تھے، آپو کو فون کیا تو انکا نمبر بند جا رہا تھا۔ارم نے کہا، اوا چھا

ارسلان سوچتے ہوئے کہا، ارسلان آپ تو خوش ہے نا ارم نے ارسلان کا ہاتھ پکڑ کے پوچھا

خوش میں تو بہت خوش ہوں تم نے مجھے اتنی بڑی خوشی دی، مجھے یقین ہے

جب آیت بھابھی کو پتا چلے گا وہ خالہ بنے والی ہے تو وہ بہت خوش ہو گی۔

ارسلان پیار سے ارم کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر تھک ہار کے گھر واپس آ گیا تھا،اشعر اپنے کمرے میں جا کے سو جاتا ہے

اشعر کے موبائل پر رینگ ہوئی۔اشعر موبائل بجنے کی آواز پر نیند سے بیدار ہوا

بوجھل آنکھیں کھولتا ہوا موبائل اٹھتا ہے۔اشعر کے موبائل پر انجان نمبر سے کال

آ رہی تھی،اشعر نیا نمبر دیکھ کے کچھ سوچتا ہوا کال اٹھا لیتا ہے،ہیلو اشعر فون کان

سے لگا کہ بولا،اشعر ندیز صاحب بات کر رہے ہیں دوسری جانب لڑکی فون پر تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی آپ کون ہے؟اور اتنی رات کو فون کس لیے کیا،اشعر بے زاری سے بولتا ہوا سامنے دیوار

پر لگی گھڑی دیکھتا ہے جس میں رات کے 1 بجے تھے۔وہ معاف کیجئے گا میں نے اتنی رات

گئے آپ کو زحمت دی،میں آیت کی دوست نمرہ بات کر رہی ہوں،آیت میرے گھر پر ہے،میں

نے آیت کے سونے کے بعد اُسکے موبائل فون سے نمبر لیے کہ آپ کو فون کیا وہ تو

خود تو نا آپکا نمبر دے رہی تھی نا فون پر بات کر رہی تھی،مجھے نہیں پتا آپ کا

قصور تھا یا نہیں لیکن میری دوست بہت غمگیں ہے میں نے اُسے اتنا روتے کبھی نہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھا، نمرہ دکھی لہجے میں کہا، مس نمرہ آپ کا شکریہ آپ نے مجھے آیت

کا بتایا میں خود بہت پریشان تھا، میں نے آیت کو ہر جگہ تلاش کیا لیکن آیت

کا مجھے کچھ پتا نہیں چلا، اشعر گہری سانس لیتے ہوئے بولا، ٹھیک میں آپ کو اپنے گھر

کا ایڈریس میسج کر رہی ہوں، آپ کل آ کے آیت سے مل لیے گا، آیت کو پتا نہیں چلے

میں نے آپکو بتایا ہے، نمرہ نے کہا، ٹھیک ہے اشعر بات کرنے کے بعد موبائل میز پر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رکھ کے لیٹ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اریشہ تم فرمان کے ساتھ چلی جاؤ فرمان تمہیں لینے آیا ہے،اشعر اریشہ کے کمرے میں

آ کے کہا،بھائی میں آپکو چھوڑ کے کہی نہیں جاؤ گی اگر میں چلی گئی تو آپکا خیال

کون رکھے گا،بھابھی بھی نہیں ہے۔اریشہ پریشانی سے بولی،اریشہ میں

کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہو جو اکیلے نہیں رہ سکتا،میں پہلے بھی اکیلے رہتا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھا۔تم ابھی کچھ دن تو پہلے یہاں رہنے آئی تھی۔اشعر اریشہ کو سمجھاتے ہوئے کہا

اریشہ منہ بنا کے اشعر کی طرف دیکھتی ہے،اب جلدی سے نیچے آو اشعر

اریشہ کو بول کہ چلا گیا،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اریشہ فرمان کے ساتھ گھر چلی گی تھی۔اشعر آیت سے ملنے نمرہ کے گھر آ گیا تھا،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نمرہ گیٹ کھولتی ہے،اسلام و علیکم !اشعر بھائی و علیکم السلام اشعر مسکراتے ہوئے کہا

بھائی اندر آئے نمرہ اشعر کو راستہ دیتی ہے۔اشعر گھر کے اندر داخل ہوتا ہے

آیت سامنے والے کمرے میں ہے میں آپ ہی کا انتظار کر رہی تھی۔آپ آیت سے مل لیے

میں یونیورسٹی جا رہی ہوں نمرہ اشعر سے بولنے کے بعد گھر جاتی ہے

اشعر کمرے کا دروازہ پر دستک دے کے اندر جاتا ہے۔آیت کھڑکی کے پاس کھڑی کسی سوچ

میں گم تھی۔آیت اشعر کو آواز دیتا ہے۔آیت اشعر کی آواز سن کے اشعر کی طرف دیکھتی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے۔آپ یہاں کیا کرنے آئے ہیں۔آیت غصے سے کہا،آیت میری بات تو سنو اشعر

آیت کے قریب آ کے بولا،اشعر میرے قریب مت آئے مجھے کچھ نہیں سنا نکل جائے یہاں سے

آیت اشعر کو دھکا دیتے ہوئے کہا،آیت پلیز میری بات تو سنو اشعر بے بسی سے کہا

لیکن آیت اشعر کا ہاتھ پکڑ کے گھر سے باہر نکل دیتی ہے۔آیت پلیز دروازہ کھولو

کیوں تماشا بنا رہی ہوں،آیت پلیز میری بات سنو اشعر چیخ چیخ کے کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شور کی آواز سے محلے والے اکٹھا ہو گئے تھے، کون ہو تم کیوں پاگلوں کی طرح دروازہ

بجا رہے ہو نکلو یہاں سے۔ایک محلے کا آدمی غصے سے بولا، دیکھے تمیز سے بات

کر رہے ہاتھ مت لگائے،اشعر نے کہا، تم ہمارے محلے میں کھڑے ہو کے ہم سے

ہی اکھڑ دیکھا رہے ہو۔دوسرا آدمی نے کہا، تم جا رہے ہم پولیس کو بلائے

یہ شریفوں کا محلہ ہے، سب لوگ مل کے بولے۔اشعر غصے سے گاڑی میں بیٹھ کے

چلا گیا۔۔آیت پردے سے اشعر کو جاتا دیکھ رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر غصے گاڑی ڈرئیف کرتا ہوا آفس پہنچا، سر کوئی آدمی آپ سے ملنے آیا ہے

ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی نے کہا، کون آدمی؟ اشعر کا پہلے سے موڈ خراب تھا اشعر غصے سے کہا!

سر ہمیں کچھ نہیں بتایا وہ زبردستی آپ کے کمرے میں داخل ہو گیا

سر اسکی اسٹاف سے لڑائی بھی ہو گی تھی۔ شیما نے کہا، اشعر اپنے کمرے کی طرف بڑھتا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے۔وہ آدمی اشعر کو دیکھ کے کھڑا ہو گیا تھا،اشعر اُس آدمی کو اگنور کرتا ہوا

اپنی کرسی پر بیٹھتا ہے۔کون ہو تم؟تم جانتے نہیں ہو میری طاقت کو،میرے

آفس میں میری اجازت کے بغیر تم یہاں بیٹھے ہوں،اشعر اُس آدمی کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا،میں تمہارا برا وقت۔ماجد اشعر کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے کہا۔کیا مطلب؟اشعر چونک کے ماجد کی طرف دیکھتا ہے

میں ماجد خان ہوں، تمہیں یاد ہے آج سے سات سال پہلے تم نے ایک

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لڑکی کا دل بے دردی سے توڑا تھا۔کچھ یاد آیا؟ میں اُس معصوم لڑکی کا بھائی ہوں

ماجد نم آنکھوں سے اشعر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، کیا بکواس کر رہے ہو

اشعر غصے سے کہا، لگتا ہے تمہیں یاد نہیں میری بہن علیشا تم سے بہت محبت کرتی

تھی۔تم سے اپنے پیار کا اظہار کیا تم نے سب کے سامنے اُسے ذلیل کیا

اُسے بے شرم بے حیا کہا، تم پہلے خود اُسکے ساتھ وقت گزاری کرتے رہے فون پر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیار بھری باتیں کرتے رہے لیکن جب علیشا نے تم سے شادی کی بات کی تو تم نے

منع کر دیا۔ خود شریف بن کے اُسکو زمانے کے سامنے رسوا کر دیا۔

ماجد غصے سے بولا، میرا تمہاری بہن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا نہ ہی میں کبھی

اُسے ملا ہو، میں ایک انٹرنیشنل بسنیس مین ہوں، میرا بسنیس دنیا کے ہر ملک میں

پھیلا ہوا ہے۔ تمہاری بہن سے میں کب ملا؟ مجھے پاکستان آئے ہوئے ایک سال

ہوا ہے اس پہلے میں پاکستان کبھی نہیں آیا تو تمہاری بہن سے کہاں سے مل لیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہاری بہن کا نام پہلی بار سن رہا ہوں۔میں پچھلے کئی سالوں سے

یورپ میں مقیم تھا۔اشعر حیرت سے کہا، تم جھوٹ بول رہے ہو اشعر

تم میری بہن سے فیسک بوک سے بات کرتے تھے، یہ تمہارا اکاؤنٹ نہیں ہے

ماجد اشعر کو موبائل دیکھاتے ہوئے کہا، نہیں یہ میرا اکاؤنٹ نہیں

یہ ایک فیک اکاؤنٹ ہے۔میں فیسک بوک پر نہیں ہو۔میرے پاس اتنا وقت نہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں ان چکروں میں پڑو میرا ایک ایک منٹ قیمتی ہے۔اشعر نے کہا

تم کتنے جھوٹ بولو گے یہ دیکھو یہ تمہاری تصویر ہے تم سے ملنے میری بہن

امریکہ گئی تھی۔یہ اُس پارٹی کی تصویر تھی جس میں اشعر نے شرکت کی تھی

اشعر کے پیچھے ایک لڑکی کھڑی تھی۔دیکھنے میں ایسا لگ رہا تھا اشعر

علیشا سے بات کر رہا ہے۔یہ لڑکی؟اشعر تصویر کو دیکھتے ہوئے کہا

یہ میری بہن ہے۔ماجد نے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ مجھ سے ملنے میرے آفس آئی تھی۔میں اس سے پہلی بار ملا تھا۔

وہ مجھ سے فضول باتیں کر رہی تھی۔مجھے غصہ آگیا تھا میں نے اُسے ڈانٹ کے

نکال دیا تھا اشعر نے کہا،اشعر ندیز میری بہن کا اُس رات بہت برا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا

آج تک وہ کومے میں ہے۔یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔تم ہو اُسکے زمیندار

میں تمہیں چھوڑو گا نہیں،میں تمہیں برباد کر دو گا،تمہاری وجہ سے میری بہن

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس حالت میں ہے تم سے تمہارا سب کچھ چھین لوں گا، تم ترسو گے موت کے لیے

تمہاری بیوی کو تم سے دور کیا آہستہ آہستہ سب کچھ تم سے چھین لوں گا

ماجد جنونی انداز میں کہا، اشعر آیت کا نام سن کے بھڑک گیا، مطلب تم نے

انعم کو میرے گھر بھیجا تھا میں تمہیں چھوڑو گا نہیں اشعر ماجد کا گلہ

پکڑ کے زور سے دبانے لگتا ہے۔ ماجد اپنے آپ کو اشعر سے چھوڑانے کی کوشش کرتا ہے

اشعر ماجد کو نہیں چھوڑتا۔ کیا ہو رہا ہے یہ؟ اشعر چھوڑو اسے مر جائے گا یہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دروازے پر کھڑے مختار مسعود نے کہا،اشعر ماجد کو چھوڑ کے پیچھے ہٹا ماجد کی سانسیں

بحال ہوئی،ماجد جلدی سے اشعر کے آفس سے نکلتا ہے۔اشعر ریلکس My son ،مختار

مسعود نے کہا

اشعر میں سب سن چکا ہوں، تم پریشان نہ ہوں ہم دیکھ لئے گے، مختار نے کرسی پر

بیٹھے ہوئے کہا،انکل آپ کب پاکستان آئے؟اشعر پانی پینے کے بعد کہا

ابھی کچھ دیر پہلے، تم سناؤ ہماری اریشہ کیسی ہے؟ٹھیک ہے اشعر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرسی سے ٹیک لگا کے کہا،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تم نے یہ ٹھیک نہیں کیا آیت، تم نے ایک بار تو اشعر بھائی کی بات سنی چاہیے تھی

نمرہ نے کہا، نمرہ پیلز تم مجھے لیکچر مت دو، مجھے اس بارے میں بات نہیں

کرنی، اشعر نے بے وفائی کی ہے میرے ساتھ، دھوکہ دیا ہے مجھے، میرے جذبات سے

کھیلا۔ تم نہیں سمجھو گی، کوئی بھی عورت اپنے شوہر کا ہر ظلم برداشت کر سکتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن بے وفائی نہیں، آیت روتے ہوئے کہااور پھر کمرے میں جاکے خود کو بند کر لیتی ہے

نمرہ افسوس سے آیت کی طرف دیکھتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر مختار ملک کے ساتھ اپنے گھر میں بیٹھا تھا۔انکل آپ مجھے بلایا تے اشعر مختار ملک کو اپنے کمرے

میں بیٹھا دیکھ کے بولا،اشعر کوئی بات نہیں، تم مجھے اتنی محبت دیتے ہو میں شرمندہ ہو جاتا ہوں مختار

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مسعود نے کہا،انکل میں آج جو کچھ بھی ہوں آپ کی وجہ سے اس مقام پر پہنچا ہوں،اگر آپ اُس دن

میری مدد نہیں کرتے تو آج میں یورپ کی جیل میں سزا کاٹ رہا ہوتا اشعر ماضی کے بارے میں سوچتے ہوئے

کہا،اشعر تم میرے بیٹے کی طرح ہوں،اور میں نے کوئی احسان نہیں کیا مجھے اللہ نے تمہارا وسیلہ بنا کے بھیجا

تھا مختار ملک نے کہا،انکل میں بنا پاسپورٹ کے یورپ گیا تھا،میری عمر اُس وقت

سال تھی،اریشہ کو مامی کے پاس چھوڑ کے میں کسی کی مدد سے یورپ 18

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آ گیا تھا، مجھے مامی نے کسی آدمی سے بول کے یورپ بھجوا دیا تھا،

مجھے نہیں پتا تھا یہ غیر قانونی ہے۔اشعر بھول جاؤ پرانی باتیں

کیا فائدہ اُنھیں یاد رکھنے کا جو صرف درد دیتی ہے۔ مختار نے کہا

اچھا چلوں کھانا کھلاؤ مجھے بہت بھوک لگی ہے۔ مختار نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا

اشعر تلخی سے مسکراہتے ہوئے مختار مسعود کو دیکھتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاشم بیگ کا گھر بینک نے چیھین لیا تھا، ہاشم بیگ کو اولڈ ہوم میں

بیجھ دیا تھا۔ عرشی نے ہاشم بیگ سے زبردستی طلاق لیے لی تھی۔ ہاشم کو

عدنان کے غنڈہ نے پستول رکھ کے طلاق کے کاغذات پر سائن کرائے تھے

ہاشم بیگ عدنان کے اس دھوکے سے مکمل ٹوٹ گیا تھا۔ جس دوست پر اتنا

ناز تھا وہی دھوکے باز نکلے گا۔ عرشی نے عدات کے بغیر عدنان سے نکاح کر لیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاشم بیگ اپنی زندگی کے دن اولڈ ہوم میں کاٹ رہا تھا۔وہ روز اللہ سے اپنے

مرنے کی دعائیں مانگتا تھا۔اب اُسکے پاس سوائے پچھتاوے کچھ نہیں بچا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اریشہ فرمان کے ساتھ گھر آ گی تھی۔اریشہ حمیدہ کو دل سے معاف کر دیا تھا

لیکن وہ اپنے باپ اور دادای کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریشہ نے فرمان کی پسند کی ڈیشس بنائی تھی۔فرمان اریشہ سے ناراض تھا

فرمان اب مان بھی جائے نامیں مانتی ہوں مجھے آپکے ساتھ ایسا سلوک نہیں

کرنا چاہیے تھا۔مجھے معاف کردے پلیز اریشہ اپنی آنکھیں چپکا کے

بولی۔فرمان اریشہ کے معصومیت سے بولنے پر ہسنے لگتا ہے۔جائے میں

آپ سے نہیں بولتی اریشہ منہ بنا کے بولی۔اچھا ناسوری فرمان پیار سے کہا۔

اریشہ مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ سے فرمان کو کھانا کھلاتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دروازے پر کھڑی حمیدہ دونوں کو خوش دیکھ کے اللہ کا شکر ادا کرتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر بالکونی میں کھڑے ہوئے سگریٹ پی رہا تھا۔آیت کو مسلسل فون کر رہا تھا

لیکن آیت کال کاٹ رہی تھی۔اشعر آیت کو میسج کرتا ہے

محبت واجب تھی ہم پر ❤

جو ہم نے کر ڈالی تم سے ❤

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☺وفا فرض ہے تم پر

☺دیکھتے ہیں ادا کرتے ہو یا قضاء کرتے ہو

آیت اشعر کا میسج پڑھ کے رونے لگی۔ پھر غصے سے اشعر کو

میسج کیا۔ وفا کی بات اشعر آپ کے منہ سے اچھی نہیں لگتی

مجھے فون کر کے پریشان نہ کرے۔ آیت کا میسج پڑھ کے اشعر تلخی سے مسکراتا ہے

...خیال تیرا بھی ____ جان لیوا ھے مگر

!!!...تیرے خیال سے نکلوں تو ____ جان جاتی ھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تعلق کے وسوسوں کو ابھی تک پال رکھا ہے

اس طرح سے اس نے رابطہ بحال رکھا ہے

اپنی طرف سے کیا ہے دکھوں کا ازالہ اس نے

مجھے کھو دیا ہے اور نشانیوں کو سنبھال رکھا ہے

ابھی مدہوش ہیں تو ذرا سا مسکرانے دو

اداسیوں کو ہم نے، کل پہ ڈال رکھا ہے

سب کچھ گنوا دیا ہے مگر پھر بھی مطمئن ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہ دل سے ہم نے خواہشوں کو نکال رکھا ہے

ایک ہم ہی تو تھے باعثِ زوالِ دوستاں

❤ ہمارے سوا جس کو بھی رکھا کمال رکھا ہے

جینے پڑے گا تم کو میرے نام کے بغیر

یہ کہ کے اس نے مجھ کو مشکل میں ڈال رکھا ھے

اشعر پھر آیت کو غزل میسج کیا۔آیت پڑھنے کے بعد بہت روتی ہے۔اشعر میں آپ

کو کبھی معاف کرو گی کبھی نہیں،آیت دل میں اشعر سے مخاطب تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انکل یہ حذیفہ کیسا ہے اور کیا کر رہا ہے آج کل ؟اشعر چائے پیتے ہوئے پوچھا۔

بیٹا میں کہنے کو صرف ایک باپ ہوں لیکن مجھے کوئی اختیار نہیں۔وہ مجھ سے بد ظن

ہے اُسے ہمیشہ یہی لگتا ہے کہ میں نے تم کو ہمیشہ اُس سے زیادہ اہمیت دی،پتا نہیں کیوں

وہ تمہیں اتنا ناپسند کرتا ہے۔وہ دو سال پہلے پاکستان آ گیا تھا،اب وہ یہی رہ رہا ہے

سنا ہے اسکا یہاں بہت بڑا بسنیس ہے۔مختار مسعود اپنے بیٹے کے بارے میں بتاتے ہوئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

غمگیں ہو گئے۔انکل سوری میں نے آپ کو ہرٹ کر دیا،اشعر اپنا ہاتھ مختار کے ہاتھ

پر رکھ کے بولا، نہیں بیٹا یہ ایک تلخ حقیقت ہے۔مختار تلخی سے مسکرائے۔

انکل میں آفس کے لیے نکلتا ہوں، آپ گھر پر انجوائے کرے میں شام تک آجاوں گا

اشعر اپنا کورٹ پہنتے ہوئے کہا، نہیں مجھے کسی کام سے جانا ہے تو ہو سکتا ہے

میں وہی روک جاؤ مختار نے کہا، ٹھیک ہے جو آپ کو مناسب لگے،اشعر مسکراتے ہوئے کہا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Excellent مختار مسعود اپنے بیٹے سے ملنے اسکے گھر آئے تھے۔

اچھا کام کیا تم نے، اشعر کو اب پتا چلے گا۔ مجھے اُسکو برباد ہوتے دیکھنا ہے

اُسکو تو پتا بھی نہیں میں نے اُسکے موبائل فون سے اُس لڑکی سے باتیں کرتا تھا

بیچارہ کو تو کچھ پتا نہیں، ماجد خان چھوڑے گا نہیں اُسکو ہاہاہا حذیفہ نے

قہقہہ لگایا، اچھا ٹھیک ہے فون رکھتا ہوں۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مختار مسعود دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے سب کچھ سن لیا تھا۔

! حذیفہ یہ سب تم نے کیا ہے؟ مختار بے یقینی سے حذیفہ کو دیکھتے ہوئے کہا

مختار کی آواز پر حذیفہ پیچھے موڑ کے دیکھتا ہے سامنے دروازے پر مختار مسعود کھڑے

تھے۔ڈیڈ آپ کب آئے؟ حذیفہ زبردستی مسکراتے ہوئے بولا۔حذیفہ یہ سب کیوں کیا تم نے؟

تم کو ذرا سی بھی شرم نہیں آئی وہ تمہیں اپنا چھوٹا بھائی مانتا ہے اور تم اُسی کے

ساتھ دھوکہ کر رہے ہوں؟ مختار غصے سے بولے۔میں اشعر سے نفرت کرتا ہوں،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب سے اشعر ہماری زندگی میں شامل ہوا تو سب کچھ بدل گیا۔ مجھ سے میرا باپ

چھین لیا اُسنے جو مجھے چاہیے تھا وہ ہر چیز اُسکے پاس ہیں۔ چاہے اسکول ہو، کالج اور

یونیورسٹی ہر جگہ اُس نے مجھے مات دی۔ ہر جگہ سب اُسی ہی کی تعریف کرتے تھے۔

میرے دوست اُس جیسا بنانا چاہتے تھے اُسکو اپنا آئیڈیل مانتے تھے۔ ہر کوئی مجھے اُس

جیسا بنے کا بولتا۔ کیوں ایسا کیا ہے اشعر میں جو مجھ میں نہیں۔ میں ایک رئیس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر کو ملتی رہی۔وہ جہاں جاتا لوگ Attention باپ کی اولاد ہوں لیکن ساری

اُسی کے گرویدہ ہو جاتے تھے۔ڈیڈ آپ بھی اُسی کے ہو گئے تھے۔

حذیفہ جنونی انداز میں کہا!بس حذیفہ تم اشعر سے اس قدر حسد کرتے ہوں۔

تمہارے دل میں اشعر کے لیے اتنا بغض بھرا ہوا ہے۔مجھے افسوس ہو رہا ہے

تم پر۔میں تمہاری بہتر تربیت نہیں کر سکا مختار صوفے پر گرنے کے انداز میں

بیٹھتے ہوئے کہا!ڈیڈ اشعر نے مجھ سے آپکو چھین لیا وہ دو ٹکے کا غریب

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لاوارث انسان پاکستان سے آیا آپ نے اُسکو اپنے اسٹور میں نوکری دی

اور اُسکے رہنے کا بندوبست کیا اُسکا پاسپورٹ بنا کے دیا۔وہ غریب میرے

مقابل کھڑا ہو گیا حذیفہ حقارت سے کہا! حذیفہ، مختار چیخ کے بولے۔

مت بھولو ہمارے پاس پہلے ایک معمولی سا اسٹور اور ایک چھوٹا سا گھر تھا

لیکن اشعر کے آنے کے بعد ہمارے پاس اُسے کے نصیب سے دولت آئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بچہ بہت محنتی ہے آج جس مقام پر ہے اپنی محنت سے ہے۔میں نے دیکھی ہے

اُسکی محنت کیسے وہ راتوں کو جاگ کر پڑھتا تھا کیسے وہ صرف تین گھنٹے

سوتا تھا صبح اسکول اور اسکول سے آنے کے بعد اسٹور سنبھالتا تھا

سردی لگتی تھی تو سڑکوں پر بھاگتا تھا پہنے کیلے اُسکے پاس گرم کپڑے نہیں تھے

دن میں اسٹور میں کام کرتا شام میں ہوٹلوں میں جا کے انکے برتن دھوے کے

پیسے کماتا۔بھوک لگتی کھانے کے پیسے نہیں ہوتے مجھ سے کبھی اُس نے ایک

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیسہ نہیں مانگا۔لوگوں کا جھوٹا کھا کے بیٹ بھرتا۔میں نے بس اسکو کام دیا تھا

وہ اسکے علاوہ صبح صبح اخبار لوگوں کے گھروں میں ڈالنے کا کام کرتا

وہ چار جگہ کام کرتا تھا جو پیسے ملتے وہ تھوڑی سے پیسے اپنے پاس رکھ کے باقی سارے

رقم پاکستان اپنی مامی کے پاس بیجھتا تھا تاکہ اسکی بہن کوئی پریشانی نہیں ہوں

وہ آرام سے رہ سکے۔تم کو کیا پتا محنت کیا ہوتی ہے باپ کی دولت سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بسنیس کرنا بہت آسان ہے لیکن خود کو اس قابل بنانا بہت مشکل۔

ایک بات یاد رکھنا حذیفہ حسد بہت بری چیز ہے حسد کرنے والا اپنی آگ میں جلتا ہے

ابھی بھی وقت ہے سدر جاؤ اس پہلے توبہ کے دروازے تمہارے لئے بند ہو جائے

تمہاری اس حرکت سے وہ معصوم لڑکی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا وہ آج تک کومے میں

ہے۔یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا۔تم نے اشعر کے سامنے اچھے بن کے رہے

اسکی چیزوں کا استعمال کرتے رہے اور اُسکا بھروسہ جیت کے اسی کو دھوکہ دیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کاش حذیفہ تم میری اولاد ہی نہیں ہوتے۔ مختار مسعود بے بسی سے کہا

ڈیڈ آپ اشعر کی خاطر مجھے ایسا بول رہے ہیں حذیفہ بجائے شرمندہ ہونے کے

اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔ مختار نے اپنے بیٹے پر افسوس کی نگاہ ڈالی

میں ابھی جا کے اشعر کو سب سچ بتاتا ہوں مختار مسعود اپنی جگہ سے

کھڑا ہو کے بولے۔ نہیں ڈیڈ آپ ایسا کچھ نہیں کر رہے گئے۔ اگر آپ نے ایسا کچھ کیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو آپ اپنے بیٹے کو ہمیشہ کے لیے کھو دے گے۔حذیفہ پستول اپنے سر پر رکھ

کے بولا۔مختار گبھرا کے حذیفہ سے پستول چھیننے لگتے ہیں۔بیٹا ایسا مت کرو

پاگل ہو گئے ہوں۔مختار نے بے بسی سے کہا! ڈیڈ آپ اشعر کو کچھ نہیں بتائے گئے

حذیفہ نے کہا، ٹھیک ہے جیسا تم چاہتے ہوں ویسا ہی ہو گا مختار لاچار ہو کے

بولے۔کچھ گرنے کی آواز آتی ہے۔یہ باہر کون ہے حذیفہ چونک کے بولا

اور باہر جا کے دیکھتا ہے وہاں کوئی نہیں ہوتا۔بلی کھڑی ہوئی میاؤں میاؤں کر رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حذیفہ اپنی بلی کو اُٹھا کے اندر چلا گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت یونیورسٹی سے گھر آگئی تھی۔اشعر کی یادیں آیت کو سکون سے رہنے نہیں دے رہی

تھی۔آیت اشعر کی تصویر دیکھتی ہے جو اسکے موبائل کے اسکرین پر لگی تھی

اشعر کیوں کیا آپ نے ایسا۔میرا اشعر مجھ سے چھین لیا۔کتنی پاگل تھی میں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس ناٹک کو میں محبت سمجھ بیٹھی۔میں نے خود سے بھی زیادہ اشعر میں نے

آپ سے محبت کی۔اور بدلے میں آپ نے میرے ساتھ بے وفائی کی

آیت اشعر کی تصویر سے گلہ کرتے ہوئے رونے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فرمان اریشہ کے ساتھ اسلام آباد گیا تھا۔فرمان کو ایمر جنسی کی وجہ سے اسلام آباد

جانا پڑا رہا تھا تو حمیدہ نے مشورہ دیا کہ وہ اریشہ کو بھی ساتھ لے جانے کا جب

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کام سے فارغ ہو جائے تو گھوم پھیر لینا اور اپنے ہنی مون کے لیے کینڈا چلے جانا

فرمان اور اریشہ پھر اسلام آباد چلے گئے تھے۔ حمیدہ اپنے بھائی کے گھر رہنے

کے لے چلیں گی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دروازے پر کب سے بیل ہو رہی ہے تم دیکھ کیوں نہیں رہی نمرہ کچن سے آ کے بولی

تم دروازے پر مت جاؤ اشعر باہر کھڑے ہے۔ آیت سنجیدہ لہجے میں کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا لیکن کیوں آیت باہر اتنی ٹھنڈ میں وہ کب سے کھڑے ہے میں جا رہی ہوں

نمرہ ناراضگی سے کہا، نمرہ پلیز بات مان لوں ورنہ میں یہاں سے چلی جاؤ گی

آیت نے دھمکی دی۔ نمرہ بے بسی سے آیت کی طرف دیکھتی ہے۔ ٹھیک ہے تمہاری

مرضی۔ نمرہ دوبارہ کچن میں چلی گی۔ آیت گیٹ کھولو مجھے پتا ہے تم اندر

ہوں میں تم سے بات کر کے یہاں سے جاؤ بس ایک بار میری بات سن لوں مجھے صفائی کا

ایک موقع تو دو، اشعر گیٹ پر کھڑے ہوئے کہا، آیت گیٹ سے ٹیک لگا کے رونے لگتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر پوری رات گیٹ پر کھڑا رہا۔

آیت سورج نکلنے کے بعد کھڑکی کی پردے ہٹاتی ہے تو سامنے اشعر کھڑا نظر آیا

اشعر پوری رات سخت سردی میں کھڑا رہا تھا۔اشعر گھر نہیں گئے

آیت سوچتی ہے۔لیکن آیت دروازے پر نہیں آتی۔

آیت تم اتنی سنگ دل کب سے ہو گی؟نمرہ آیت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت اشعر بھائی ساری رات باہر کھڑے رہے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا؟

نمرہ دکھ سے کہا! بس کر دو میں نے نہیں کہا اشعر سے وہ میرے خاطر باہر

کھڑا رہے۔اور مجھے سکون سے ناشتہ کرنے دو آیت غصے سے کہا،

جانتی ہو تم ناشتہ کر رہی ہوں۔کل سے تم نے کھانا نہیں کھایا اور اب بس چائے پی رہی

ہوں یہ تمہارا ناشتہ ہے نمرہ نے طنز کرتے ہوئے کہا،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!اریشہ یہاں کا موسم کتنا رومینٹک ہے، فرمان اریشہ کا ہاتھ پکڑ کے بولا

فرمان آپ واقعی میں ڈاکٹر ہے یقین نہیں آتا، کوئی ڈاکٹر اتنا رومینٹک کہاں ہوتا ہے

اریشہ ہنستے ہوئے کہا۔ کیوں بھئی ہمارے دل نہیں ہوتے ؟فرمان منہ بنا کے بولا

مجھے کیا پتا؟اریشہ نے کندھے اچکائے۔اچھا جلدی چلو یہاں سے شام ہونے

والی ہے۔فرمان پہاڑ سے اترتے ہوئے کہا، فرمان اتنی جلدی کیوں، ابھی

مجھے اور گھومنا ہے اریشہ نے کہا، نہیں اریشو کسی اور دن ابھی چلوں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار۔فرمان اریشہ کا ہاتھ پکڑ کے جلدی جلدی پہاڑ سے اترنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر آیت کے گھر سے نکلنے کے بعد آیت کے پیچھے اشعر بھاگتا ہو گیا آیت رو کو میری بات

سنو۔اشعر پیچھے سے آیت کو آواز دیتا ہے۔آیت جلدی جلدی چلنے لگتی ہے۔

آیت،اشعر ہانپتے ہوئے آیت کا راستہ روکتے ہوئے کہا،آیت اشعر کی آنکھوں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں دیکھتی ہے اشعر کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔اشعر کی حالت دیکھ کے

آیت کو دل کچھ ہوا لیکن پھر انعم کی بات یاد آنے پر آیت پھر سے اپنی انا

کے خول میں بند ہو گی۔کیا مئسلہ ہے اشعر کیوں تماشا بنا رہے

ہے؟مجھے چین سے جینے دے۔میرا پیچھا چھوڑ دے مجھے آپ سے اب کوئی رشتہ

نہیں رکھنا۔آیت تپ کہ بولی۔آیت تم بہت پچھتاو گی۔ٹھیک ہے میں اب نا

تمہارے پیچھے آؤں گا نا ہی تمہیں اپنی کوئی صفائی دو نگا۔اب تم خود ہی سچ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جانے کے آؤ گی لیکن یاد رکھنا شاید اُس وقت تمہارے لئے گھر کے دروازے بند ہو جائے۔اشعر

غصے سے کہتے ہوئے چلا گیا۔

اشعر کے خلاف ماجد خان پریس کانفرنس کر رہا تھا۔اشعر ندیز دیکھنے میں کوئی شریف

اور نیک انسان ہے وہ انسان کی شکل میں بھیڑیا ہے۔اشعر نے میری بہن کے ساتھ

تعلقات رکھے لیکن جب اُس نے شریفوں کی طرح رشتہ لانے کو کہا تو اشعر اپنی اصلیت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر اتر آیا۔ماجد میڈیا کے نمائندے سے بات کرتے ہوئے کہا۔

ماجد صاحب آپکے پاس کیا ثبوت ہے یہ سب اشعر ندیز نے کیا ہے۔ایک صحافی نے سوال

کیا۔یہ ریکارڈ اشعر کے موبائل فون کا جس میں اشعر نے سب سے زیادہ فون میری

بہن علیشا کو کیا ہے۔اور یہ میسج دیکھ رہے ہیں انتہائی چیپ باتیں لکھی ہیں

ماجد سارے کاغذات اور موبائل میڈیا کو دیکھایا۔اور یہ کچھ تصویریں ہیں

جو اشعر کی علیشا کے ساتھ تھیں۔اور سات سال پہلے میری بہن کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا لیکن جب

پولیس

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نے تفتیش کی تو پتا چلا کہ میری بہن کی گاڑی کے بریک فیل تھے جو اشعر نے کرائے

تھے، لیکن اللہ نے میری بہن کو بچا لیا لیکن وہ سات سال سے کومے میں ہے۔ماجد

نم لہجے میں کہا! آپ کے پاس کیا ثبوت ہے اشعر نذیر نے آپکی بہن کا قتل کرنے کی سازش کی تھی

ایک سنئیر صحافی نے سوال کیا۔پولیس اسٹیشن کل ایک آدمی آیا تھا اُس نے پولیس

کو بیان دیا ہے اُس نے علیشا کی گاڑی کے بریک فیل کیے تھے وہ بھی اشعر کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہنے پر۔اشعر اس کام کے اُسکو پانچ لاکھ دئے تھے۔ماجد نے کہا۔صحافیوں نے

اور بھی سوالات کیے جن کے جوابات ماجد خان نے دیئے۔میری آپ سب

سے التجا ہے میری بہن کو انصاف دیلائے۔ایک بھائی کی آپ سب سے انصاف

کی درخواست ہے۔میری بہن کو انصاف دیلائے ماجد روتے ہوئے اپنے ہاتھ میڈیا

کے سامنے جوڑتے ہوئے کہا۔

ماجد کی پریس کانفرنس جنگل میں آگ کی طرح پھیلی۔اشعر کے بسنیس ساخ کو کافی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نقصان پہنچا۔اور شوشل میڈیا پر اشعر کے خلاف ایک معاذ کھڑا ہو گیا تھا۔ٹی وی پر ٹاک

شوز میں یہی موضوع زیرِ بحث تھا۔جج نے اس کیس کا از خود نوٹس لیا اور

اشعر کی گرفتاری کا حکم جاری کیا۔

پولیس اشعر کو گرفتار کرنے آگئی تھی۔اشعر اس سب سے پریشان تھا۔اپنے وکیل سے

بات کر رہا تھا۔پولیس اشعر کے آفس میں آ کے اشعر کو گرفتار کر لیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر پولیس کے ساتھ بنا مذمت کیے پولیس کی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت تم نے یہ دیکھا نمرہ آیت کو اپنے موبائل پر اشعر کی گرفتاری کی نیوز دیکھا رہی تھی

آیت چاول چولہے پر چڑھانے کے بعد نمرہ سے موبائل لیے کے دیکھا۔نیوز اشعر کے

خلاف تھی۔آیت اشعر کی نیوز سنے کے بعد اشعر کو فون ملاتی ہے لیکن نمبر

بند جا رہا تھا۔آیت اب کیا ہو گا تمہیں کیا لگتا ہے؟نمرہ پریشانی سے بولی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے خود کچھ سمجھ نہیں آرہا یہ سب کیا ہو رہا ہے آیت اپنے ہونٹ دانتوں سے دباتے ہوئے

کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر کی گرفتاری کی خبر سنے کے بعد فرمان اریشہ اپنا ہنی مون ادھورا چھوڑ کے

لاہور آگئے تھے۔اریشہ کا رو رو کے برا حال تھا۔فرمان بھائی کو بچالے بھائی

ایسا کچھ نہیں کر سکتے اریشہ روتے ہوئے بولی۔تم پریشان نہ ہوں میں کچھ کرتا ہوں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرمان اریشہ کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔فرمان اریشہ کو گھر پر چھوڑ کے

خود پولیس اسٹیشن چلا گیا۔اریشہ نے بھی جانے کی ضد کی لیکن فرمان نے

منع کر دیا تھا۔حمیدہ اریشہ کو سنبھال رہی تھی۔اظہر نذیر کے تعلقات

استعمال کرتے ہوئے اپنے بیٹے کو بچانے power بڑے لوگوں سے تھے۔اظہر نذیر اپنی

کی کوشش کرتے ہیں۔لیکن یہ کیس خود جج دیکھ رہے ہیں تو ہر کسی نے مدد کرنے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے انکار کر دیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مختار مسعود کا ضمیر انھیں ملامت کر رہا تھا۔ وہ سچ جاننے کے بعد خاموش تھے

وہ اپنے بیٹے کی ضد کے آگے بے بس ہو گے تھے۔ لیکن اشعر کو بھی تکلیف میں

نہیں دے سکتے تھے۔ اگر وہ اشعر کی مدد کرتے تو وہ بیٹا کھو دے گے اور

اگر بیٹے کی بات مانے گے تو اشعر کے ساتھ ناانصافی ہو جائے گی۔ قسمت نے انھیں عجیب

دھرائے پر لا کے کھڑا کر دیا تھا۔ وہ کچھ فیصلہ نہیں کر پا رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارسلان اور ارم پاکستان واپس آ رہے تھے۔ارسلان کے ولد این نے پاکستان آنے کا فیصلہ کیا

وہ ارسلان کے ساتھ پاکستان پہنچ گئے تھے۔ارم کو اس حالت میں اکیلے نہیں

چھوڑ سکتے تھے۔ارسلان اپنی فیملی کے ساتھ پاکستان پہنچ گیا تھا۔

ارسلان اپنی فیملی کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کے ائیر پورٹ سے گھر جا رہا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے ویڈیو دیکھ رہی تھی YouTube ارم بور ہو رہی تھی ارم موبائل پر

اشعر کی گرفتاری کے خبر کی ویڈیو بھی تھی۔ارسلان یہ دیکھے ارم ارسلان کو اشعر کی

گرفتاری کی نیوز دیکھا رہی تھی۔

مشہور انٹر نیشنل بسنیس مین اشعر نذیر کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔اشعر کے خلاف

کیس کی سماعت کل سے شروع ہو گی۔اشعر ندیز پر گاؤں کے وڈیرے سجاول خان

کی بیٹی علیشا کے قتل کرانے الزام ہے۔اشعر ندیز نے پہلے علیشا کے ساتھ تعلقات

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رکھے لیکن جب علیشا نے شادی کرنے کا اصرار کیا تو اشعر نے قتل کرنے

کا منصوبہ بنایا۔

ارسلان اب کیا ہو گا؟ ارم پریشانی سے کہا۔ تم پریشان نہ ہوں۔ تمہیں ڈاکٹر نے اسٹیرس

لینے سے منع کیا ہے۔ ارسلان ارم سے کہا۔ ارسلان تمہارے ساتھ میں تھانے

چلتا ہوں۔ افتخار صاحب نے اپنے بیٹے سے کہا۔ نہیں پاپا آپ لوگ پریشان نہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوں۔آپ ارم اور ماما لیے کے گھر جائے میں پولیس اسٹیشن سے ہو کے آتا

ہوں ارسلان ڈرائیور سے کہہ کے گاڑی روکے اتر گیا۔ارسلان نے گاڑی سے اترنے سے پہلے

فرمان کو فون کر دیا تھا۔گاڑی کے جانے بعد ارسلان فرمان کے آنے کا انتظار کرنے لگا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر کی گرفتاری کا سن کہ حذیفہ بہت خوش تھا۔حذیفہ نے اپنے گھر میں اس خوشی میں

پارٹی رکھی تھی۔حذیفہ تم یہ سب کر کے خوش ہوں؟شرجیل نے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار تم کہنا کیا چاہتے ہوں؟ حذیفہ ڈرنگ پیتا ہوا بولا۔ تم کو علیشا سے محبت ہو گئی

تھی لیکن جب علیشا کو ساری سچائی کا پتا چلا تو علیشا تم سے ملنے آئی تھی

تم نے علیشا سے بات کرنے کے خاطر اشعر کے فون سے اُسے باتیں کرتے تھے

اشعر بن کے۔ وہ تمہاری محبت کا جواب محبت سے دیتی تھی۔ لیکن وہ تم اشعر سمجھ

کے تم سے بات کر رہی تھی۔ سچ جاننے کے بعد علیشا نے تم کو ٹھکرا دیا تم سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ برداشت نہیں ہوا کہ اشعر کی وجہ سے پہلی بار کسی لڑکی نے تم کو ٹھکرایا

اُس رات کیا ہوا تھا یہ تم بھی جانتے ہوں۔اور میں بھی اشعر کو اس بارے میں

کچھ علم نہیں۔تم اپنے کیے کی گناہوں کی سزا اشعر کو دئے رہے ہوں

اشعر کا کیا قصور ہے؟اور وہ کوئی عام انسان نہیں ہے۔وہ ایک انٹر نیشنل بسنیس مین

تمہاری اس حرکت سے اشعر کو کتنا نقصان پہنچا ہے تم سوچ بھی نہیں سکتے

تمہارا ضمیر تمہیں ملامت نہیں کرتا؟تم کو شرم نہیں آئی گی جب اشعر کا نام

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیشا کے ساتھ عدالت میں لیا جائے گا جب تمہاری غیرت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا؟

کوئی بھی عاشق اپنی محبوبہ کا نام کسی دوسرے کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتا

یہ کسی محبت ہے تمہاری؟ ترس آتا ہے تم پر۔ تم اشعر سے حسد کرتے کرتے خود کو بھی

برباد کر دیا۔ شرجیل حذیفہ کو آئینہ دیکھا کے چلا گیا تھا۔ حذیفہ کا نشا شرجیل

کی باتوں سے ختم ہو گیا تھا۔ حذیفہ غصے سے کلاس زمین پر زور سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیھکتا ہے کلاس ٹوٹ کے کرچی کرچی ہو گیا تھا۔

کلاس ٹوٹنے کی آواز سن کے سب حذیفہ کی طرف حیرت سے دیکھنے لگتے ہیں

کیا دیکھ رہے ہو تم سب؟ جاؤ اپنے گھر پارٹی ختم ہو گی۔ جاؤ یہاں سے

حذیفہ چیختے ہوئے کہا، سب خاموشی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں

پھر حذیفہ کی طرف دیکھتے ہوئے باہر نکل جاتے ہیں۔ حذیفہ کی ذہنی حالت

دیکھ کے ڈی جے بھی جلدی سے باہر نکلتا ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر یہ سب کیا ہے؟ یہ علیشا کون ہے؟ ارسلان اور فرمان اشعر سے ملنے جیل آئے تھے

مجھے خود کچھ نہیں پتا یہ سب کیا ہو رہا ہے اشعر سپاٹ چہرے لئے بولا

اشعر کیا بکواس ہے تمہیں نہیں پتا ماجد خان تمہارے کردار کی دھجیاں

بیکھر رہا ہے۔ تمہیں یہ نہیں پتا یہ سب تمہارے ساتھ کیوں ہو رہا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا بات ہے تمہاری۔ارسلان دانت پیس کے بولا۔ارسلان کیا کر رہے ہو

تم دیکھ نہیں رہا اشعر کتنا پریشان ہے۔فرمان ارسلان کو غصہ ہوتا دیکھ کے

بولا۔یار میں نہیں جانتا اسکی بہن کو۔میرے کوئی تعلقات نہیں ہے اسکی بہن

کے ساتھ۔میں کبھی اُس لڑکی سے نہیں ملا۔وہ لڑکی ایک بار مجھ سے ملنے

آئی تھی۔اپنی محبت کا اظہار کرنے لگی۔میں نے اُسکو خوب برا بھلا کہہ کے آفس سے نکال دیا تھا

مجھے کیا پتا تھا وہ لڑکی میرے گلے کا طاق بن جائے گی۔اشعر اپنے بال پیچھے کرتے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوئے کہا۔اشعر سارے ثبوت تمہارے خلاف ہیں۔تمہارے موبائل سے اُس لڑکی کو

فون کیا گیا تھا۔ایک نہیں کہی بار۔تم یاد کرو تم نے اپنا موبائل کبھی کسی کو

دیا۔فرمان نے اشعر سے کہا۔نہیں میرا فون تو میرے پاس تھا مجھے یاد نہیں

آرہا میں نے کسی کو دیا۔یار میرا ابھی دماغ کام نہیں کر رہا۔اشعر سوچتے

ہوئے کہا۔اچھا تم پریشان نہ ہوں ہم کچھ کرتے ہیں ارسلان اشعر کے ہاتھ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر دباؤ دیتے ہوئے کہا، یار اریشہ کیسی ہے؟ اشعر نے فرمان سے پوچھا۔ وہ ٹھیک ہے

تمہارے لیے فکر مند ہے۔ فرمان نے کہا۔ اچھا ہم چلتے ہیں۔ ملاقات وقت ختم

ہو گیا۔ ارسلان نے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت اشعر کی سلامتی کے لیے دعا مانگ رہی تھی۔ آیت کب سے رو رو کے اشعر

کی رہائی کی دعا مانگ رہی تھی۔ نمرہ آیت کے لئے اداس تھی۔ نجانے کب آیت

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی مشکلیں ختم ہو گی۔ نمرہ نے کہا۔ نمرہ سے ملنے نمرہ کا کزن منگیتر آیا تھا

نمرہ کے والدین کسی رشتے دار کی شادی میں شرکت کیلئے کوئٹہ گئے تھے

نمرہ امتحان کی وجہ سے نہیں گئی تھی۔ نمرہ تم پریشان نہیں ہو اللہ سب

بہتر کرے گا شرجیل نے کہا۔ شرجیل کو جب پتا چلا کہ آیت اشعر کی بیوی ہے تم شرجیل

کو بہت خوشی ہوئی۔ لیکن شرجیل کو حذیفہ کا دوست ہونے پر شرمندگی ہو رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اُسکو دوست کی وجہ سے کتنے لوگوں کی زندگی مشکل میں آ گی۔

اشعر کے کیس کی آج سماعت تھی۔ میڈیا کا عدالت کے باہر رش لگا تھا۔ سارے میڈیا

والے جمع تھے۔ سب کی نظریں اشعر ندیز پر تھی۔ اشعر کو پولیس ہتھگری لگا کے

عدالت میں پیشی کے لیے لا رہی تھی۔ میڈیا کے نمائندے اپنے مائک اشعر کے سامنے

کر کے سوالات کرنا شروع کیے۔ اشعر آپ اس الزام کے بارے میں کیا بولیے گے؟ میڈیا

اشعر نے کہا۔ No comments کی رپورٹر نے سوال کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پولیس میڈیا کو ہٹاتی ہوئی اشعر کو کمرہ

عدالت میں پیشی کے لیے لیے جاتی ہے۔عدالت کی کارروائی شروع کی جائے جج نے

کہا۔سارے ثبوت اشعر کے خلاف تھے۔جج صاحب یہ اشعر ندیز کے موبائل

کے کال ریکارڈ کی رپورٹ ہے۔اشعر ندیز نے سب سے زیادہ علیشا سے فون پر

باتیں کی تھیں۔جج کو وکیل نے کاغذات دیتے ہوئے کہا۔جج کاغذات دیکھتے ہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس بارے میں اشعر ندیز آپ کیا بولے گئے؟ جج نے اشعر سے پوچھا۔ میں بے قصور ہوں

میر اعلیشا سے کوئی تعلق نہیں۔ اشعر نے کہا۔ ہر مجرم خود کو بے قصور کہتا ہے

ماجد کے وکیل طنز کرتے ہوئے کہا۔ سارے ثبوت دیکھنے کے بعد عدالت نے

اس کیس کی سماعت اگلے ہفتے کرے گی عدالت اگلے ہفتے فیصلہ سنائی گی۔

جب تک کے عدالت برخاست کی جاتی ہے۔ جج نے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر کو پولیس گاڑی میں واپس تھانے لیے جایا جارہا تھا۔راستے میں پولیس وین

پر گولیوں سے حملہ ہوتا ہے۔سب نیچے جھک جاتے ہیں۔گولی ڈرائیور کو لگی

اور گاڑی ادھر اُدھر ہوتی ہوئی سامنے سے آتے ہوئے ٹرک سے ٹکرا گئی

گاڑی بہت بری طرح ٹرک سے ٹکراتی ہوئی قلابازی کھاتے ہوئے کھائی کے قریب جا کے روکتی

ہے۔ہیلو بوس کام ہو گیا۔ٹرک میں بیٹھے آدمی نے کہا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پولیس جائے وقوعہ پر پہنچ گئی تھی۔پولیس ایمبولینس میں سب زخمیوں کو اسپتال

منتقل کر رہی تھی۔اشعر کو بھی ایمبولینس میں ڈال کے اسپتال لایا گیا۔

اشعر کی حالت بہت نازک تھی۔باقی پولیس والے شدید زخمی تھے وہ سب بھی

ایمرجنسی روم میں تھے۔اسپتال میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی۔

اشعر ایمرجنسی روم میں تھا۔اشعر پر حملہ کی خبر سنے کے بعد

فرمان اریشہ اور ارسلان ہاسٹل آ گئے تھے۔اریشہ بہت رو رہی تھی۔اظہر نذیر بھی اپنی ماں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور بہن کے ساتھ ہاسپٹل پہنچ گیا تھا۔اشعر کی زندگی کے لے اریشہ جائے نماز بچھا کے

دعا مانگ رہی تھی۔سب بہت پریشان تھے۔فرمان تم نے آیت بھابھی کو فون کیا؟ارسلان

نے پوچھا۔نہیں مجھے یاد نہیں رہا۔فرمان نے کہا

ٹھیک ہے میں کرتا ہوں ارسلان فرمان سے بولنے کے بعد اپنی جیب سے موبائل فون نکلتا

ہوا آیت کو فون ملاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت کچن کی صفائی کر رہی تھی۔موبائل بجنے کی آواز پر جلدی کچن سے آ کے فون اٹھایا

آیت بھابھی میں ارسلان بات کر رہا ہوں۔اشعر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ارسلان نے بنا

کوئی تمہید باندھے کہا۔کیا؟اشعر کا ایکسیڈنٹ؟آیت صدمے سے کہا۔جی

بھابھی آپ جلدی سے اسپتال آ جائے۔ارسلان آیت کو ہاسپٹل کا پتا بتا کے فون بند

کر دیا۔آیت جلدی سے چادر اوڑھ کے اپنا پرس اٹھائے باہر نکلتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ماجد بہت خوش تھا۔ اُس نے اشعر سے بدلہ لے لیا۔ ماجد اپنی بہن کے کمرے میں

آیا۔ علیشا میں نے اشعر سے تمہارا بدلہ لیے لیا۔ اب وہ زندگی موت کے درمیان

سانسیں لیے رہا ماجد اپنی بہن کی تصویر سے بات کرتے ہوئے کہا۔ خان جی نوکر کمرے

میں آ کے بولا۔ کیا ہوا نوشاد؟ صاحب جی باہر کوئی عورت آپ سے ملنے آئی ہے

ٹھیک ہے تم اُسے ڈرائنگ روم میں بیٹھاو میں آتا ہوں ماجد نے کہا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نوکر کمرے سے چلا گیا۔

میڈم آپ اندر آجائے یہاں تشریف رکھے ابھی خان جی آتے ہیں۔نوشاد سلمہ مسعود سے

کہا۔سلمہ مسعود سامنے صوفے بیٹھ جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت بھاگتے ہوئے ہاسپٹل کے اندر داخل ہوئی اور ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی کے پاس

گی۔پیشنٹ اشعر ندیز کہاں ہے؟آیت اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔میم وہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایمر جنسی روم میں ہے۔یہاں سے سیدھا جائے اور سیھڑی چڑھ کے اوپر

ایمر جنسی روم میں ہے۔آیت لڑکی کی پوری بات سنے بنا جلدی سے بھاگتی ہوئی

سیڑھی چڑھتے ہوئے ایمر جنسی وارڈ کے پاس جاتی ہے۔آیت کو سب ایمر جنسی

روم کے پاس کھڑے نظر آ گے تھے۔

اشعر کہاں ہے آیت روتے ہوئے ارسلان سے پوچھا؟بھابھی ایمر جنسی روم میں ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ دعا کرے اشعر کی حالت بہت سیر ئس ہے۔ارسلان اپنے آنسو پہ قابو پاتے ہوئے کہا

آیت بھابھی اریشہ آیت کو دیکھ کے گلے سے لگالیا۔آیت روتے ہوئے اریشہ کے آنسو

پونچھتی ہے۔بھابھی بھائی ٹھیک تو ہو جائے گے نا؟اریشہ روتے ہوئے آیت سے کہا

ہاں انشاءاللہ آیت ضبط سے کہا۔اتنے میں ڈاکٹر ایمرجنسی روم سے باہر آتے ہیں۔

ڈاکٹر اشعر کیسا ہے؟ارسلان نے بے تابی سے پوچھا۔پیشنٹ کی حالت بہت سیر ئس

آپ سب دعا کریں۔سر پر گہری چوٹ لگی ہے۔خون بہت زیادہ بہے گیا ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگر پیشنٹ کو چوبیس گھنٹے کے اندر ہی اندر ہوش نہیں

آیا تو ہم کچھ نہیں کر سکتے۔دعا کرے چوبیس گھنٹے بہت اہم ہے۔ڈاکٹر پروفشنل انداز

میں کہتے ہوئے چلے گئے۔اریشہ روتے ہوئے بینچ پر بیٹھ جاتی ہے۔فرمان اریشہ کو

سنبھالتا ہے۔آیت شیشے سے اشعر کو دیکھتی ہے۔اشعر کو آکسیجن ماسک لگا تھا

سر پر پٹی باندھی تھی۔اشعر کی حالت آیت سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر اگر میں کبھی آپ کو چھوڑ کے چلی گئی تو پھر آپ کیا ہو گا؟ آیت"

اشعر کا ہاتھ پکڑ کے پوچھا۔ تو میری سانسیں روک جائے گی۔ اشعر آیت کی آنکھوں میں

" جھانکتے ہوئے کہا۔ آیت کا دل اشعر کی بات سے زور زور سے ڈھرکنے لگا۔

آیت ایک دم سے خیالوں کے تسلسل سے باہر آئی۔ نہیں اشعر آپ مجھے چھوڑ کے

نہیں جا سکتے۔ آیت روتے ہوئے خیالوں میں اشعر سے کہا۔ اشعر میں مر جاوں گی آپ

کے بغیر۔ پلیز اشعر۔ آیت رونے لگتی ہے۔ اظہر آیت کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت چونک کے اظہر کو دیکھتی ہے۔بیٹا وہ ٹھیک ہو جائے گا۔اتنی دعائیں

کرنے والے سب موجود ہیں۔اشعر کو کچھ نہیں ہو سکتا۔اظہر آیت سے

کہا۔آیت کو یوں لگا جیسے وہ خود کو یقین دیلا رہے ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ماجد خان ڈرئینگ میں قدم رکھتا ہے۔سلمہ مسعود ماجد خان کو دیکھ کے اپنی جگہ سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھڑی ہو گی۔ معاف کیجئے محترمہ میں نے آپکو پہچانا نہیں ماجد خان نے کہا۔

میں سلمہ مسعود ہوں۔ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔ جی تشریف رکھے

ماجد نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ جی بولے آپ نے کیا بات کرنی ہے؟ ماجد خان

نے کہا۔ ماجد صاحب آپکی بہن کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا اس میں میرے بیٹے

حذیفہ مسعود کا ہاتھ ہے۔ اُس سے رابطے میں میرا بیٹا تھا۔ اشعر کے موبائل سے

وہ علیشا سے بات کرتا تھا۔ کیا ماجد اپنی جگہ سے کھڑا ہو کے کہا۔ جی میں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ سے بے حد شرمندہ ہوں۔ لیکن اس سب میں قصور آپکی بہن کا بھی ہے

آپکی بہن بنا جانے کسی بھی لڑکے سے تعلقات کیسے رکھ سکتی ہے۔

اگر میرے بیٹے نے غلط کیا تو اُسے غلط کرنے کا موقع بھی آپکی بہن نے دیا

سلمہ ماجد کے غصے سے لال چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ چلے جائے یہاں سے اس سے

پہلے میں اپنا آپا کھو دو۔ ماجد غصے سے بولا۔ سلمہ خاموشی سے چلی گی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماجد کو پچھتاوہو رہا تھا اُس نے ایک بے قصور کی جان لینے کی کوشش کی۔

اگر اشعر کو کچھ ہو گیا تو ماجد خان نے سوچا۔ نہیں میں اشعر کو کچھ نہیں

ہونے نہیں دوں گا۔ ماجد نے خود سے کہا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سجاول خان ماجد کو زور سے تھپڑ مارتے ہیں۔ میں کچھ دنوں کے لیے ملک سے باہر

کیا چلا گیا تم نے یہ گل کیھلائے؟ تم نے ایک معصوم کی جان لینے کو شش کی۔ سجاول خان

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

غصے سے کہا بابا جان، علیشا کمرے میں داخل ہو کے بولی۔علیشا تم کومے سے کب باہر آئی؟

ماجد علیشا کو صحیح سلامت اپنے سامنے کھڑے دیکھ کے حیرت سے بولا۔ایک ہفتے

پہلے مجھے ہوش آگیا تھا۔بھائی مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی، میں مانتی ہوں

میں نے غلط کیا مجھے اپنی حدود سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے تھا۔

اسلام میں عورتوں کو نامحرم مردوں سے بات کرنا منع ہے۔لیکن میں نے اپنی دل کی

سنی اور شیطان کے راستے پر چلنے لگی۔بنا یہ سوچے اسکا انجام کیا ہو گا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے اپنے کیے گے گناہوں کی سزا مل گی۔علیشا شرمندگی سے کہا۔ماجد آگے

بڑھ کے علیشا کو گلے لگا لیا۔ماجد اپنی بہن کو دیکھ بہت خوش تھا

علیشا نے جو حرکت کی اسکی سزا قدرت نے اُسکو دیدی۔

لیکن تم نے کیا کیا تم نے اشعر کی کزن کو استعمال کیا وہ بھی اشعر سے بدلہ لینے کے لئے

شرم آنی چاہیے تمہیں۔تم میں اور اُس لڑکے حذیفہ میں کوئی فرق نہیں ہے تم دونوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک جیسے ہوں اپنی نفس کے غلام۔ماجد حیرت سے سجاول خان کی طرف دیکھتا ہے

تمہیں کیا لگا ہمیں کچھ پتا نہیں چلے گا۔ سجاول خان غصے سے کہا۔بیٹی

اندر آجاو سجاول انعم کو اندر بلاتے ہیں۔انعم پروین کے ساتھ اندر داخل ہوئی

انعم کو ماجد خون خوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ تم اِس بچی کو کیا گھور رہے ہو

میری طرف دیکھو میں لیے کے آیا ہوں اسے۔ تمہاری شادی اس لڑکی سے ہو گی

تم کو ذرا سی بھی شرم نہیں آئی اس لڑکی کے ساتھ بنا کسی رشتے کے تعلقات بناتے ہوئے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے کہتے ہوئے شرم آرہی ہے سجاول خان غصے سے کہا۔دعا کرو اشعر کو

کچھ نہ ہوں ورنہ تمہیں سجاول خان کے قہر سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔

اب دفع ہو جاو میری نظروں کے سامنے سے۔سجاول خان غصے سے کہا۔

ماجد خاموشی سے چلا جاتا ہے۔انعم اور پروین بہن کو اُن کا کمرہ دیکھاو

سجاول علیشا سے کہا۔جی بابا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت سنبھالو خود کو نمرہ آیت سے بولی۔نمرہ یہ سب میری وجہ سے ہوا

میں مجرم ہوں اشعر کی۔آیت روتے ہوئے کہا۔سجاول خان اسپتال اشعر کو دیکھنے آئے

تھے۔تب آیت کو ساری سچائی کا پتا چلا۔اشعر کی حالت بہت خراب ہے

اشعر کو ابھی تک ہوش نہیں آیا۔مجھے اشعر کا یقین کرنا چاہیے تھا

میں نے اشعر کے ساتھ بہت برا سلوک کیا۔مجھے کتنی بار اشعر نے سچ بتانے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی کوشش کی۔لیکن میں نے اشعر کی ایک نہیں سنی۔آیت کو بہت پچھتاوہو

رہا تھا۔آیت بہت رو رہی تھی۔نمرہ کو آیت کی حالت دیکھ کے ترس آرہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یااللہ میں تیرا گنہگار بندہ ہوں۔میرے بیٹے کو زندگی دیدے۔اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ

وسلم کے صدقے میں میرے بیٹے کی جان بچا لیے۔اظہر نذیر روتے ہوئے دعا کر رہا تھا

عرفانہ قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی اور اشعر پر پھونک رہی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریشہ کا حال بہت برا تھا۔حمیدہ اریشہ کو زبردستی کھانا کھالیا۔

ارسلان کی سجاول خان سے بحث ہو گی تھی۔ارسلان صاف دھمکی دی تھی

اگر اشعر کچھ بھی ہوا تو ماجد کو ارسلان زندہ نہیں چھوڑے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارسلان تم رو رہے ہو؟فرمان ارسلان کو ہاسپٹل کے باہر کھڑے روتا ہوا دیکھتے ہوئے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں تو آنکھ میں کچرا چلا گیا ہے۔ارسلان آنکھ صاف کرتے ہوئے کہا۔فرمان ارسلان

کے گلے لگ گیا۔مجھ سے تو جھوٹ مت بول۔فرمان نے کہا۔مجھے ڈر لگ رہا ہے ارسلان

اگر اشعر کو کچھ ہو گیا تو۔اشعر کی حالت بہت سیر ئس ہے۔تجھے پتا ہے نا

ڈاکٹر نے کہا ہے اگر اشعر کو چوبیس گھنٹے میں ہوش نہیں آیا تو،فرمان ادھوری

بات چھوڑ کے رونے لگا۔ارسلان بھی رونے لگتا ہے۔شیش چپ کرو ایسا نہیں

بولتے اُسے کچھ نہیں ہو گا۔فرمان کے بال سہلاتے ہوئے ارسلان نے کہا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ لوں مٹھائی کھاؤ۔شرجیل مٹھائی کا ڈبہ حذیفہ کے آگے رکھتا ہے۔حذیفہ

کمپیوٹر پر کام کر رہا تھا۔حذیفہ سوالیہ نظروں سے شرجیل کی طرف

دیکھتا ہے۔ارے مٹھائی کھاؤ نا تمہارے سب سے بڑے دشمن کی جان

خطرے میں ہے۔تھوڑی دیر بعد کیا پتا مر جائے ہوش نہیں آیا تو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شرجیل طنزیہ کرتے ہوئے کہا۔کیا بکواس کر رہے ہو۔حذیفہ غصے سے کھڑے ہو کے

بولا۔بکواس نہیں کر رہا تمہاری لگائی گئی آگ نے کام کر دیا،ماجد خان نے

اشعر پر حملہ کرایا۔بہت بہت مبارک ہو۔اب شاید تمہارے اندر کی آگ بجھ جائے

شرجیل نے غصے سے کہا۔شرجیل یہ تم کیا کہہ رہے ہو میں نے ایسا نہیں چاہ

تھا۔میں نفرت ضرور کرتا تھا اشعر سے لیکن اِسکی جان لینا نہیں چاہتا تھا

حذیفہ پریشانی سے بولا۔بس تم رہنے دو۔شرجیل غصے سے کہا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شر جیل حذیفہ پر ملامتی نظر ڈال کے چلا گیا۔حذیفہ زمین پر بیٹھ کے رونے لگا

ڈاکٹر صاحب نرس ایمر جنسی روم سے بھاگتی ہوئی آئی۔کیا ہوا سسٹر؟ڈاکٹر صاحب

پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے۔سب کے چہرے پر اطمینان آجاتا ہے۔ڈاکٹر اشعر کو چیک

کرنے ایمر جنسی روم میں جاتے ہیں۔آیت اریشہ کے گلے خوشی سے لگ گی۔

مبارک ہو پیشنٹ کی حالت اب خطرے سے باہر ہے۔لیکن کمزوری بہت ہے۔ڈاکٹر ایمر جنسی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روم سے باہر آ کے بولے۔شکریہ ڈاکٹر صاحب فرمان آنکھوں میں آنسو لئے ڈاکٹر کے

خوشی سے گلے لگتے ہوئے کہا۔ڈاکٹر فرمان کی پیٹھ تپتا کے چلے جاتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر کی حالت پہلے سے بہتر تھی۔اشعر کو وراڈ میں شفیٹ کر دیا تھا۔سب گھر والے

جنرل وراڈ میں جمع تھے۔اشعر تم نے ہمیں ڈرا دیا تھا۔ارسلان نے اشعر کے کندھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پہ ہاتھ رکھے کہا۔اشعر چادر اوڑھے لیٹا تھا۔اشعر کمزوری کی وجہ سے بیٹھے

نہیں جا رہا تھا۔ارسلان اور فرمان اشعر کو تکیہ سے ٹیک لگاتے ہوئے بیٹھاتے ہیں۔

اشعر ارسلان کی بات پر مسکراتا ہے۔اشعر سجاول خان اسپتال تم سے ملنے

آیا تھا۔اُس نے کیس واپس لے لیا ہے۔اور میڈیا میں جا کے سب کے سامنے معافی

بھی مانگی۔علیشا کے ساتھ کسی اور نہیں حذیفہ نے یہ سب کیا تھا۔

فرمان نے کہا۔کیا اشعر حیرت اور دکھ سے بولا۔اتنے میں اریشہ روتے ہوئے اشعر کے سینے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے لگ جاتی ہے بھائی اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو اریشہ ادھوری بات چھوڑ کے پھر سے رونے

لگتی ہے اریشہ اشعر ابھی زخمی ہے پیچھے ہٹو اُسکو درد ہو رہا ہے فرمان اریشہ کو ڈانٹتے

ہوئے بولا سوری بھائی اریشہ اپنی حرکت کا احساس ہوا تو شرمندگی سے بولی۔ کوئی بات

نہیں اشعر پیار سے بولا۔ چلوں سب باہر بہت باتیں کر لی سب نے اب اشعر کو آرام کرنے دو

حمیدہ سب سے کہتا کہ آیت اشعر سے بات کر سکے وہ سب سے پیچھے کھڑی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب وارڈ سے باہر نکل گئے تھے۔بس آیت وراڈ میں تھی۔آیت آہستہ آہستہ

چلتے ہوئے اشعر کے پاس آئی۔اشعر ایم سوری مجھے معاف کر دے مجھے آپکا

یقین کرنا چاہیے تھا۔آیت روتے ہوئے بولی۔اشعر تلخی سے مسکرایا۔کیا بات ہے

آیت جب دوسروں نے میرے کردار کی گواہی دی جب تمہیں یقین آیا۔

اشعر نے طنز کیا۔اشعر پلیز مجھے معاف کر دے آپکی بے رخی میں برداشت نہیں

کر سکتی آیت تڑپ کے بولی۔بس کر دو آیت یہ تمہارے نقلی آنسوؤں سے مجھے کوئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرق نہیں پڑتا۔اور کیوں یقین کرو میں تمہارا؟اوراب تمہاری اس معافی کا

میں کیا کروں؟تم نے میری اُس وقت ایک نہیں سنی۔اب جب سارا سچ سامنے آگیا

تو تم معافی مانگنے لگی۔اشعر غصے سے پھٹ پڑا۔آیت سسکیوں سے رونے لگی

پلیز آیت جاؤ یہاں سے مجھے اکیلا چھوڑ دو۔اشعر کوفت سے کہا۔اشعر اتنے سنگ دل نا

بنے۔میں مانتی ہوں مجھے آپکی سنی چاہیے تھی۔مجھے انعم کی باتوں میں نہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آنا چاہیے تھا۔اشعر مجھے خود سے دور نا کرے آیت اشعر کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں

تھام کے بولی۔اشعر آیت سے اپنا ہاتھ چھڑا لیتا ہے۔آیت جاؤ یہاں سے تمہاری ان سب

باتوں سے مجھے کوئی بھی فرق نہیں پڑنے والا۔اب جاؤ یہاں سے میرا سر درد

کے مارے پھٹ رہا ہے تم مجھے آرام کرنے دو اشعر تلخی سے بولا۔اور

ویسے بھی ان آنسوؤں کو بہانے کا کوئی فائدہ نہیں میں آ گر مر جاتا تو کچھ کام بھی

آ جاتے اشعر طنزیہ لہجے میں کہا۔اللہ نا کرے آپکو کچھ ہو ایسا مت بولے۔آیت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر کے منہ پر ہاتھ رکھ کے تڑپ کے بولی۔یار تم ڈرامہ اچھا کر لیتی ہو

اشعر آیت کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹا کے بولا۔آیت بے بسی سے اشعر کی طرف دیکھتی ہے

آپ کو میری محبت ڈرامہ لگ رہی ہے؟آیت اشعر کی طرف شکوہ نظروں سے دیکھتے

ہوئے کہا۔آیت میں تم سے مزید بحث نہیں کرنا چاہتا اب پیلز چلے جاؤ مجھے

آرام کرنے دو اشعر بے زاری سے بولا۔آیت روتے ہوئے باہر جانے لگی اور ہاں اب دوبارہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہاں مت آنا۔مجھے تمہاری ضرورت نہیں اشعر پیچھے سے بولا آیت بنا موڑے

چلی جاتی ہے۔اشعر تکیہ پر سر رکھ کے آنکھیں موند لیتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سلمہ مسعود کا تھپڑ کی آواز پورے گھر میں گونج اٹھی۔حذیفہ بے یقینی سے اپنے گال پر

ہاتھ رکھے اپنی ماں کی طرف دیکھتا ہے۔مختار حیرت سے یہ سب دیکھتے ہیں۔

حذیفہ تم نے آج یہ ثابت کر دیا کہ تربیت سب کچھ ہوتی ہے خون سے کچھ نہیں ہوتا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے ہمیشہ اپنی دولت پیسے پر ناز کیا اپنے خون پر اپنی اولاد ہمیشہ غرور کیا

لیکن وہ اشعر جس کو میں اپنے قابل نہیں سمجھتی تھی اُس نے یہ ثابت کر دیا

کہ خون اور دولت سے کوئی بڑا نہیں ہوتا اچھی تربیت اور اچھے اخلاق انسان

کو بڑے بناتے ہیں۔اشعر تم لاکھ گنا بہتر نکلا۔تمہاری ایسی تربیت نہیں کی تھی

کیا میں نے تم سکھایا تھا کہ تم جا کے کسی لڑکی کے جذبات سے کھیلو؟

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم اشعر سے اتنا حسد کرتے تھے۔آپکو یہ سب کیسے پتا؟حذیفہ نے حیرت سے پوچھا

جب تم اپنے باپ کو اپنے کارنامے سنا رہے تھے تبھی میں نے تمہاری باتیں سن لی تھی۔

ماما اشعر نے سب کچھ چھین لیا مجھ

سے حذیفہ چیختے ہوئے کہا۔اور آپ نے پہلی بار مجھ پہ ہاتھ اٹھایا وہ بھی اشعر

کی وجہ سے؟حذیفہ روتے ہوئے بولا۔مجھے یہ تھپڑ کاش تمہیں پہلے ہی مار دینا

چاہیے تھا۔سلمہ ہارے ہوئے لہجے میں بولی۔کیا چھین لیا تم سے؟تمہارے دوست؟جو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کبھی تمہارے تھے نہیں جنہوں نے تم سے دوستی صرف پیسوں کی خاطر کی۔

کی ٹرافی جو کوئی انسان محنت اور قابلیت سے جیتا ہے students of the year یا

یہ کوئی فلم نہیں جو انسان ناچ گا کے جیت لیے یہاں محنت کرنی پڑتی ہے

اشعر کے پاس قابلیت تھی۔ اُس نے محنت کی تو اُسکو یہ ٹرافی ملی

تم کو پڑھنا دور کی بات اپنے دوستوں سے فرصت ملتی تو تم کبھی کتاب کھول کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ پڑھتے۔زندگی کے ہر موڑ پر اُسکو تم نے نیچا دیکھانے کی کوشش کی

سچ تو یہ ہے تم نے اشعر سے ہر چیز چھینی ہے۔اُس نے تم سے کچھ نہیں

چھینا۔انسان اپنے آپکو قابل خود بناتا ہے وراثت میں کسی کو قابلیت نہیں ملتی۔

اشعر اگر چاہتا نا تو تمہاری ہر بد تمیزی کا جواب دے سکتا تھا لیکن اشعر نے ہمیشہ

تمہارے باپ کی وجہ سے تمہارا لحاظ کیا۔ورنہ زبان وہ بھی رکھتا ہے۔

حذیفہ حسد انسان کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے""۔""

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سلمہ بے بسی سے کہا۔ماما مجھے معاف کر دے میں علیشا سے بہت محبت کرتا ہوں

میں نے علیشا سے بہت محبت کی لیکن علیشا نے میری محبت کو ٹھکرا دیا تھا

اشعر کی وجہ سے علیشا اشعر کو پسند کرتی ہے۔مجھے یہ سب برداشت نہیں

ہوا میں نے اشعر سے انتقام لینے کا فیصلہ کیا۔میں نے سوچا کہ علیشا اگر

میری نہیں ہو گی تو میں علیشا کو کسی کا بھی ہونے نہیں دوں گا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حذیفہ شرم سے سر جھکا کے بولا۔بہت خوب بیٹا! وہ تمہاری جاگیر ہے؟کیا تم نے

اُسکو خرید لیا تھا؟یہ کہاں لکھا ہے تم جس سے محبت کرو اُسکو زمانے کے

سامنے رسوا کرو؟قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

" اور عورتوں کے معاملے سے اللہ سے ڈرو"

تم اللہ سے ڈرے؟یہ آج کل نوجوان لڑکوں کیا ہو گیا ہے؟لڑکی اگر راضی نہیں ہے

تو اغوا کر کے شادی کر لو یا نامانے ریپ کر دو تا کہ کسی کو منہ دیکھانے کے قابل

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں رہے یا چہرے پر تیزاب پھینک دو۔ پھر جب لڑکیوں کی زندگی سے کھیل لیتے

ہو انھیں برباد کر دیتے ہو۔ پھر وہ ہی قدرت تمہاری بہن اور بیٹی کی صورت میں

تمہارے گناہ سامنے لاتی ہے تو روتے کیوں ہو کیوں اللہ سے گلے شکوے کرنے لگتے ہوں

تم کو پتا ہے جو نکاح زبردستی کیا جاتا ہے اسلام میں اُس نکاح کی کوئی اہمیت نہیں

ہوتی۔ لڑکی کی مرضی کے بناوہ نکاح باطل ہے۔ جب ہمارے رب نے ایک عورت کو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خود فیصلہ کرنے کی آزادی دی ہے پھر تم کون ہوتے ہو اس پر زبردستی اپنا

رشتہ تھوپنے والے۔

آج کل مرد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی بیوی تو چاہتے ہیں لیکن "

حضرت علی رضی تعالیٰ اللہ عنہ جیسے شوہر نہیں بن سکتے۔پہلے علی جیسا شوہر

بناؤ پھر فاطمہ جیسی عورت کی ڈائمنڈ کرو

تم نے جو کچھ علیشا کے ساتھ کیا کل کو تمہاری بیٹی کے ساتھ کوئی لڑکا یہ سب کرے گا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو رونامت غریت مند بن کے کھڑے مت ہونا۔ سلمہ طنز کرتے ہوئے بولی۔ماما بس کر دے

میں واقعی میں اپنے کیے پر شرمندہ ہوں۔حذیفہ سلمہ کے قدموں میں بیٹھ کے

بولا۔ نہیں حذیفہ تم نے مجھے اللہ کے سامنے اور اپنے باپ کے سامنے شرمندہ کر دیا

غلطی میری بھی تھی میں نے پیسے دولت کو ترجیح دی میں نے غرور کیا

لیکن میں بھول گئی تھی اللہ کو غرور کرنے والے پسند نہیں وہ غرور کرنے والوں کو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پسند نہیں کرتا۔میں نے اشعر سے مقابلے کے چکر میں تمہاری تربیت میں مجھ سے

کمی رہ گئی میں نے تمہیں عورتوں کو عزت دینا نہیں سکھایا۔ساری غلطی

میری ہے تمہارے باپ نے مجھے کتنا سمجھایا تھا تم کو بے جا لاڈ پیار نہیں

دوں تم بگڑ جاؤ گے لیکن میں نے ایک نا سنی اور اب اسکا خمیازہ بھگتنا پڑ رہا ہے

سلمہ روتے ہوئے کہا۔ماما میں سب ٹھیک کر دو گا پلیز مجھے ایک موقع دے

میں اشعر سے بھی معافی مانگ لوں گا۔پلیز آپ خود کو قصوروار مت ٹھہرائے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حذیفہ نے روتے ہوئے کہا۔سلمہ مسعود حذیفہ کو نظر انداز کرتے ہوئے صوفے سے کھڑے

ہوئی آپ میرے ساتھ اسپتال چلے اشعر کو ہوش آگیا ہے سلمہ اپنے آنسو پونچھتے ہوئے

مختار مسعود سے کہا۔ہاں ٹھیک ہے بیگم چلے مختار مسعود نے خوشی سے کہا

پھر دونوں اشعر سے ملنے اسپتال کے لے نکلتے ہیں۔دونوں کے جانے کے بعد

حذیفہ شرجیل کو فون کرتا ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارسلان گھر کے اندر جیسے ہی قدم رکھتا ہے ارم جلدی سے ارسلان کے پاس آئی اشعر بھائی

کیسے ہیں؟اب خطرے کی کوئی بات تو نہیں ہے؟ارم پریشانی سے سوالات کرنا شروع

ہو جاتی ہے۔ارم وہ بالکل ٹھیک ہے پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ارسلان ارم کو

بازو سے پکڑ کے بولا۔اللہ کا شکر ہے۔اور آپ نے کچھ کھایا؟ارم ریلکس ہو کے پوچھا

نہیں یار کل سے بھوکا ہوں کچھ کھانے کا موقع نہیں ملا۔ارسلان صوفے سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔اچھا آپ جلدی سے فریش ہو جائے میں کھانا لگاتی ہوں ارم

کچن کی طرف بڑھتی ہوئے کہا۔ارم ماما کہاں ہے؟ارسلان نے پیچھے سے سوال کیا

وہ آنٹی نے اشعر بھائی کے لیے منت مانگی تھی کہ وہ غریبوں کے راشن دیلائے گی

اشعر بھائی کی جان بچ جانے کی خبر سنے کے بعد آنٹی انکل کے ساتھ

جھکی والوں کو راشن بانٹنے چلی گئی تھی۔ارم سالن فریج سے نکال کہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چولہے پر رکھتے ہوئے کہا۔اچھا ٹھیک ہے میں فریش ہو کے آتا ہوں ارسلان

صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ارسلان کے جانے بعد ارم ڈئینگ ٹیبل پر کھانا لگانے لگی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شرجیل فون پہ حذیفہ کی رونے کی آواز سن کے جلدی سے حذیفہ کے بنگلے میں آگیا تھا

کیا ہوا حذیفہ یہ تم زمین پر بیٹھ کے اسطرح رو کیوں رہے ہوں؟ہوا کیا ہے کچھ تو

بتاؤ شرجیل حذیفہ کے کمرے کو بکھرا ہوا دیکھ کے گھبرا کے بولا۔شرجیل میں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت برا ہوں۔ میں ایک کم ظرف انسان ہوں میری وجہ سے اشعر کی زندگی مشکل

میں پڑ گئی۔ آج ماما کو مجھے اپنا بیٹا کہتے ہوئے شرم آ رہی ہے۔ وہ مجھ سے نفرت کرنے

لگی ہے حذیفہ بچوں کی طرح روتے ہوئے بولا۔ شرجیل حذیفہ کی حالت دیکھ کے ترس

آ رہا تھا۔ حذیفہ وہ تم سے ناراض ہے دیکھو تم نے جو کچھ بھی کیا وہ غلط تھا

لیکن تم کیے پر شرمندہ ہوں تو سب سے معافی مانگو خاص اشعر اور علیشا سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شرجیل نیچے حذیفہ کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔ہاں میں سب سے ہاتھ جوڑ کے

معافی مانگو گا۔لیکن وہ مجھے معاف تو کر دے گئے نا؟حذیفہ نے ڈرتے ہوئے کہا

شرجیل کو وہ ایک چھوٹا بچہ لگا جو اپنے گناہوں کی معافی نہیں ملنے پر خوفزدہ

ہو

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر سے ملنے اظہر نذیر وارڈ میں داخل ہوا۔بیٹا اب کیسے ہو۔اظہر پیار سے اشعر سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پوچھا۔آپکی اطلاع کے عرض ہے مجھے بیٹا مت کہے۔میرا نام اشعر ہے اور

میرا آپ سے کوئی تعلق نہیں۔اشعر اظہر کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کے غصے سے

بولا۔اشعر تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اسطرح غصہ مت کرو ورنہ تمہاری طبیعت خراب

ہو جائے گی۔میں مانتا ہوں میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا لیکن کیا مجھے

معافی نہیں مل سکتی؟اظہر نذیر نے ندامت سے بولا۔معافی تو گناہ

کی ملتی ہے جرم کی نہیں۔آپ میری ماں کے قتل ہے آپ کے ہوتے ہوئے میری ماں کا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

قتل ہو گیا۔کسے مرد تھے اپنی بیوی کی حفاظت بھی نہیں کر سکے۔آپ مجھ سے

معافی کی بات کرتے ہیں جب کہاں تھے جب مجھے اور اریشہ کو آپکی ضرورت تھی

باپ کے ہوتے ہوئے یتیموں کی طرح پالا ہوں میں۔آپ نے مجھے اور اریشہ کو تو

اپنی اولاد ماننے سے منع کر دیا تھا میں اتنا بچہ نہیں تھا کہ آپ کے لفظوں کی

تپیش محسوس نہیں کر سکتا تھا۔آج آپکو ہماری یاد اس لئے آگئی کہ آپکی باقی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیویوں سے آپکو وارث نہیں ملا۔اشعر نفرت سے اظہر کی طرف دیکھتے ہوئے

کہا۔اظہر حیرت سے اشعر کی طرف دیکھتا ہے۔کیا ہوا کیا دیکھ رہے ہے؟

حیران ہے مجھے یہ سب کیسے پتا چلا؟جب آپ میری معلومات پتا کرا سکتے ہیں

تو میرے لئے کون سا مشکل کام ہے اشعر نے طنز کیا۔اظہر بے بسی سے اشعر کی

طرف دیکھتا ہے۔آپ یہاں سے چلے جائے ورنہ مجھے مجبورنا"اپنے گارڈز کو بلانا

پڑے گا۔اشعر تلخی سے بولا اظہر خاموشی سے چلے گیا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اظہر کے جانے کے بعد اشعر کے بینک کے منیجر طاہر صاحب آتے ہیں۔ سر آپکا نیو موبائل

جو آپ نے مانگایا تھا۔ طاہر اشعر کو دیتے ہوئے کہا۔ طاہر کے ساتھ اور بھی اسٹاف

کے ممبر لوگ آئے تھے۔ سر یہ ہماری طرف سے آپ کے لیے اشعر کی سیکرٹری

شیما نے اشعر کو پھولوں کا گلدستہ دیتے ہوئے کہا۔ اشعر نے مسکراتے ہوئے سب کا

"Sir get well soon " شکریہ ادا کیا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر سے طاہر نے کہا۔ تھنکیس سو مچ آپ سب کی محبتوں کا بہت بہت شکریہ

سر آپ کے بغیر آفس میں دل نہیں لگتا۔ توقیر نے کہا۔ توقیر اشعر کی آفس میں

نیا آیا تھا وہ اشعر کو اپنا آئیڈیل مانتا تھا۔ یہاں تک کہ اشعر کی اٹھنے بیٹھنے تک

کو کاپی کرتا تھا اشعر کلاس کیسے پکڑتا ہے کس طرح بات کرتا ہے۔

توقیر بہت ٹیلنٹ تھا اُسکو ہر بڑی کمپنیوں نے جاب کی آفر کی تھی لیکن اشعر کی

کمپنی میں کام کرنے کا فیصلہ کیا تھا تاکہ وہ اشعر کا طریقہ سیکھ سیکھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر جانتا تھا توقیر اشعر کو کتنا فولو کرتا ہے۔ توقیر مجھے تم سے کچھ کام ہے

آپ سب کا شکریہ اشعر سب سے کہا سب باہر چلے جاتے ہیں توقیر کمرے میں

رہ جاتا ہے۔ توقیر کی آنکھوں سے دیکھ کے صاف لگ رہا تھا وہ رویا ہے

تم روئے تھے اشعر نے غور سے توقیر کو دیکھتے ہوئے کہا۔ نہیں سر جی سر

میں رویا تھا۔ توقیر سر جھکا کے بولا۔ اشعر مسکراتا ہے۔ توقیر تم میرے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چھوٹے بھائی کی طرح ہو۔مجھے یہ سمجھ نہیں آتا تو مجھے اتنا پسند کیوں

کرتے ہو تم کو باہر سے کام کرنے کی آفر آرہی ہے تمہارا بہتر مستقبل بن سکتا ہے

تم میری طرح ایک کامیاب بسنیس مین بن سکتے ہو۔اشعر نے کہا

سر میں آپ کے مقابل نہیں آپ کے ساتھ کھڑا ہونا چاہتا ہوں۔

توقیر نے عزم سے کہا۔اشعر لاجواب ہو جاتا ہے۔سر آپ میرے آئیڈیل ہو آپ مجھے دھکے دے

کے بھی نکلے گے تب بھی میں نہیں جاؤں گا۔توقیر نے سر جھکا کے بولا۔توقیر ادھر آؤ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر توقیر کو اپنے پاس بلاتا ہے اشعر توقیر کو گلے سے لگا لیتا ہے۔ تم آج کی

فلائٹ سے لندن جاؤ گے میرا وہاں بسنیس تم سنبھالو گے۔ میں تمہیں زندگی میں

آگے بڑھتے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اشعر پیار سے توقیر کی پیٹھ تپتا کے بولا

تھینکس سر۔ توقیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ توقیر کے جانے کے بعد اشعر

اپنا موبائل یوز کرنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر نے فرمان اور اریشہ کو بھی گھر بیجھ دیا تھا۔وہ دونوں کل رات سے ہاسپٹل میں تھے

اشعر کے پاس آیت روک گئی تھی۔اشعر نے آیت کو گھر بیجھانا چاہا لیکن وہ نہیں گئی

آیت صوفے پر بیٹھے سو گی تھی۔اشعر آیت سے بات نہیں کر رہا تھا۔آیت کو

مسلسل اگنور کر رہا تھا۔آیت کی شکل رونے والی تھی۔اشعر آیت سے گن گن کے

بدلے لے رہا تھا۔اشعر کو نرس دوا دینے آئی اشعر بہت پیار سے نرس کے ہاتھ سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دوا کھائی آیت سے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا تھا۔آپ جائے اور یہ دوا مجھے

دے میں اپنے شوہر کا دھیان رکھ سکتی ہوں آپ یہاں سے جا سکتی ہے

آیت دانت پیس کے بولی نرس حیرت سے آیت کی طرف دیکھتی ہے اور باہر چلی جاتی ہے

آیت اشعر کو دوا دینے لگتی ہے۔یار بہت کڑوی دوا ہے بس رکھ دو مجھ سے نہیں

کھائی جا رہی اشعر خراب سا منہ بنا کے بولا۔کیوں وہ نرس کیا شہد ملا کے

دوا کھیلا رہی تھی جو آپ بڑے پیار سے دوا کھا رہے تھے۔آیت تپ کے بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر کو ہنسی تو بہت آئی لیکن وہ اپنی ہنسی پر قابو پا کے لیٹ گیا

آیت منہ بنا کے صوفے پر جا کے دوبارہ بیٹھ گئی۔

اشعر کو ایک ہفتے کے بعد ڈاکٹر نے ڈسچارج کر دیا تھا۔اشعر تیار ہو کے آفس جا رہا تھا

آیت اشعر کے کمرے میں آئی اشعر آپ کہاں جا رہے ہے؟آیت اشعر کو آفس کیلئے تیار کھڑے

دیکھ کے بولی۔میں کہی بھی جاؤ تم اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے اشعر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنا بیگ اٹھا کے بولا۔اشعر آپ آخر کب مجھے معاف کرے گے ایک ہفتے سے آپ

مجھ سے سیدھے منہ بات نہیں کر رہے۔آیت روہانسی ہو کے بولی۔سوچو میں نے پورا ایک

مہینہ تمہاری بے رخی برداشت کی۔تم سے تھوڑی سی بھی برداشت نہیں ہو رہی

اشعر آیت کا بازو پکڑ کے غصے سے بولا۔اشعر چھوڑے مجھے درد ہو رہا ہے آیت تکلیف سے

بولی۔اشعر آیت کا ہاتھ چھوڑ کے کمرے سے چلا جاتا ہے۔آیت وہی بیٹھے آنسو بہانے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر بسنیس کو جو نقصان پہنچا تھا اشعر کے لئے بہت بڑا نقصان ثابت ہوا تھا

اشعر کے ہاتھ بہت اہم پروجیکٹ ہاتھ سے نکال گیا تھا۔

یورپ میں دوسری بڑی کمپنی میں شمار کی جاتی ہے اشعر کو وہاں سے نیا پروجیکٹ

ملا تھا۔اشعر بہت ٹینشن میں بیٹھا تھا۔ سر اب کیا کرنا ہے آپ پر جو جھوٹا کیس

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بنا تھا اس وجہ سے یہ سب مئسلہ ہو گیا طاہر صاحب اشعر سے بولے۔

اشعر کچھ سوچتے ہوئے کرسی کو اِدھر سے اُدھر گھومتا ہے۔ ہمیں یورپ کی سب سے

ناکام کمپنی کی طرف سے پروجیکٹ ملا تھا اشعر نے طاہر کی طرف دیکھتے ہوئے

کہا۔جی سر لیکن ہماری کمپنی نے یہ پروجیکٹ کینسل کر دیا تھا۔طاہر نے

کہا۔ہاں مجھے یاد ہے یہ وہ کمپنی ہے جس کے ساتھ کوئی بھی پروجیکٹ کرنے کو

تیار نہیں لیکن ہم اسکے ساتھ پروجیکٹ کر رہے گے آپ فون ملائے اُن لوگوں سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بات کرے اشعر نے کہا۔ لیکن سر طاہر نے پریشانی سے بولنا چاہا لیکن اشعر نے بات

کاٹ دی میں جانتا ہوں بہت ہی کم یا کہنا غلط نہیں ہو گا مشکل سے کچھ فائدہ ہو گا

لیکن میں جانتا ہوں ہمیں کیا کرنا ہے ہم ایک بہت بڑا پروجیکٹ بنا کے اس کمپنی کو دے

گے اور یہ پروجیکٹ یورپ کی اس کمپنی کو ٹکر دے گا۔ میں اس پراجیکٹ کے ذریعے

اس کمپنی کو آسمان تک پہنچا دو گا لیکن بدلے میں ہمیں اُن سے برابر کا پروفیٹ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں حصہ چاہیے۔یہ ساری باتیں آپ جاکے ان لوگوں سے ڈیس کس کرلے

پھر مجھے بتائے گا۔اشعر نے نرمی سے کہا۔اوکے سر طاہر اشعر کی بات سمجھتے ہوئے کہا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر سے ملنے علیشا آفس آئی تھی۔اشعر صاحب مجھے معاف کردے۔میری وجہ سے آپکو

تکلیف اٹھانی پڑی۔علیشا اشعر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔اشعر کا چہرہ سپاٹ تھا

دیکھے مس علیشا جو کچھ میرے ساتھ ہوا۔اس میں آپ کا قصور نہیں تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ سب حذیفہ کی حرکت تھی۔اس میں میرا قصور یہ تھا میں نے اپنی چیزیں

اُسکو استعمال کرنے کی اجازت دی۔اس سب میں آپکا بھی قصور تھا آپ نے بنا

جانے آپ کس سے بات کر رہی ہے آپ اُسے باتیں کرتی رہی۔اشعر سنجیدگی سے کہا

علیشا شرمندگی سے نظریں جھکا لیتی ہے۔مجھے ساری باتیں

مختار انکل نے بتادی تھی۔میرا مقصد آپکو شرمندہ کرنا نہیں تھا اشعر نے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میز پر زور دیتے ہوئے کہا۔دیکھے اشعر صاحب میری غلطی ہے مجھے اتنے بڑے

خواب نہیں دیکھنے چاہیے تھے ایک لڑکی ہو کے اپنی حدود سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے تھا

لیکن میری وجہ سے اور میرے بھائی کی وجہ سے آپکو جو بھی تکلیف پہنچی

اسکے لئے مجھے اور میرے بھائی کو معاف کر دے اور آپ پیلز بھائی پر

کیس جو آپ نے کیا ہے واپس لے لیے۔

علیشا نم آواز سے بولی۔اشعر نے گہر سانس لیا اگر واقعی میں چاہتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں آپکے بھائی کو معاف کر دوں تو میری دو شرط ہے اشعر نے کہا

کسی شرط علیشا نے سوالیہ نظروں سے اشعر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

پہلی آپکے بھائی کو انعم کے بچے اور انعم کو عزت کے ساتھ قبول کرنا ہو گا

میں جانتا ہوں امجد انعم سے شادی نہیں کرے گا سجاول خان کے کہنے پر بھی نہیں

لیکن انعم کے ساتھ جو کچھ امجد نے کیا ہے اُسکو انعم پر صورت میں اپنانا ہو گا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پوری عزت کے ساتھ اور میری دوسری شرط آپکو حذیفہ کو معاف کرنا ہو گا

آپکو حذیفہ سے شادی کرنی ہو گی۔اشعر غور سے علیشا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

نہیں ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا میں اُس درندے کو کبھی معاف نہیں کر سکتی

ہر گز نہیں علیشا کرسی سے کھڑے ہو کے چیخ کے بولی۔تو پھر ٹھیک ہے

میں بھی آپکے بھائی کو معاف نہیں کروں گا کیونکہ آپ کا بھائی بھی کسی درندے سے

کم نہیں اُس نے مجھ پر قاتلانہ حملہ کرایا مجھ پر جھوٹے الزامات لگائے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور تواور مجھ سے بدلہ لینے کیلئے میری کزن کا استعمال کیا

اس سب بارے میں کیا بولی گی آپ؟ میں مانتا ہوں حذیفہ نے غلط کیا لیکن آپکے ساتھ

کوئی ایسی نیچ حرکت نہیں کی اشعر تلخی سے بولا۔علیشا روتے ہوئے

چلی جاتی ہے۔اشعر کے موبائل پر فرمان کی کال آنے لگی ہیلو ہاں فرمان بول

کہاں ٹھیک ہے میں پہنچتا ہوں اشعر نے کہا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر فرمان کے کہنے پر ارسلان کے گھر پہنچتا ہے۔اشعر ڈرائنگ روم میں قدم رکھتا ہے

وہاں سب پہلے سے موجود تھے۔پروین بیگم انعم کے ساتھ بیٹھی تھی۔اریشہ

فرمان حمیدہ اظہر اور عرفانہ اور ارسلان کی پوری فیملی۔ارسلان خیرت سب

یہاں کیوں جمع ہے؟اشعر سب کو اسطرح سنجیدہ بیٹھے دیکھا تو بولا۔

اشعر پروین آنٹی تم کو کچھ بتانا چاہتی ہے دیکھو بہت تحمل سے سنا ارسلان

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سنجیدہ لہجے میں کہا۔اشعر نا سمجھی سے ارسلان کی طرف دیکھتا ہے

اریشہ تم کچھ پتا ہے کس بارے میں بات کی جا رہی ہے اشعر اریشہ سے پوچھا

بھائی مجھے خود کچھ نہیں پتا فرمان مجھے جلدی یہاں لیے آئے اریشہ منہ بنا کے بولی

اشعر میں تمہاری مجرم ہوں ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا پروین بیگم نے کہا

کیا کہنا چاہ رہی ہے مامی میں سمجھا نہیں کس بات کی معافی؟اشعر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نے کہا۔اشعر تمہاری ماں کی میں مجرم ہوں میری وجہ سے تمہاری ماں کے ساتھ برا ہوا

پروین روتے ہوئے کہا اور پھر ساری بات بتاتا شروع کرتی ہے۔تمہارے باپ سے پہلا

میرا رشتہ لگا تھا میرا رنگ کم تھا۔اظہر کو جویریہ پسند آگی تھی

اظہر نے مجھ سے رشتہ توڑ دیا تھا۔پروین گہری سوچ میں گم ہوئے کہا

اشعر اور اریشہ حیرت سے ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگتے ہیں

پھر میرا رشتہ جویریہ کے بھائی جنید کے لیے آیا۔پروین نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں شادی ہو کے جنید کے گھر آ گی جنید کی ماں بہت نفیس خاتون تھی بہت عزت سے

مجھے رکھا جویریہ بھی مجھے بہت پیار عزت احترام دیتی تھی۔ لیکن جب مجھے

پتا چلا کہ جویریہ وہی عورت تھی جس کی وجہ سے مجھے ٹھکرایا گیا تو میں

جویریہ سے نفرت کرنے لگی۔ میں نے جنید کو جویریہ سے دور کرنا شروع کیا

لیکن جنید اپنی بہن سے بہت محبت کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے ڈانٹ دیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے برداشت نہیں ہوتا تھا میرے گھر میں میری کم جویریہ کی زیادہ سنی جاتی

پھر میں نے ایک چال چلی میں جنید کے سامنے جویریہ سے پیار سے بات

کرتی تھی۔اور جب وہ نہیں ہوتے تو جویریہ خوب ذلیل کرتی۔

ایک دفعہ میں نے جنید کی ماں کو زور سے دھکا دیا جویریہ کو یہ سب برداشت نہیں ہوا

اُسنے مجھے تھپڑ مار دیا۔اسی وقت جینید کام پر سے جلدی گھر آ گئے تھے

جنید کو جویریہ نہیں دیکھا تھا۔میں نے جھوٹ موٹ کے آنسو بہانا شروع کر دیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جنید میری باتوں میں آگے جنید نے جویریہ کو مجھ سے معافی مانگنے کو کہا

جویریہ غصے میں مجھے برا بھلا کہنے لگی جویریہ کی باتوں سے جنید کو غصہ

آنے لگا انھوں نے جویریہ پر ہاتھ اٹھایا یہ پہلی بار ہوا تھا۔جویریہ روتے ہوئے

اپنے سسرال چلی گئی۔اسکے بعد سے جنید میری مٹھی میں تھے میں جو دیکھاتی وہ

وہی دیکھتے۔ایک دن جویریہ کے موبائل پر ایک رونگ نمبر سے کال آرہی تھی میں نے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ریسوف کر لیا میں نے ہاشم سے پیار بھری باتیں کرنا شروع کر دی۔اور پھر دو تین

رومینٹک سے میسج بھی کر دے۔ہاشم جانتا تھا میں اُسے بات کر رہی ہوں۔جویریہ نے

ہاشم کو فون پر کتنی بار منع کیا اُسے تنگ نہیں کرے وہ ایک شادی شدہ عورت ہے

لیکن ہاشم نہیں مانا۔میں جانتی تھی عرفانہ آنٹی جویریہ کو پسند نہیں

کرتی میں نے اس بارے عرفانہ کو بتایا کہ جویریہ کسی رونگ نمبر سے باتیں کرتی ہے

جب انھوں نے جویریہ کا موبائل دیکھا تو انھوں نے جویریہ کو خوب مارا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب اظہر اور عرفانہ آنٹی نے جویریہ کو گھر سے نکال دیا تو میں نے جویریہ کو گھر میں

گھسنے نہیں دیا۔ میں جویریہ کو برباد کر کے بہت خوش تھی۔ پر مجھے نہیں پتا

تھا اس چنگاری سے میرا گھر بھی جل جائے گا۔ پروین روتے ہوئے کہا۔

اشعر بے یقینی سے پروین کی طرف دیکھتا ہے۔ اشعر اور اریشہ مجھے معاف کر دوں مجھے

اپنی کیے کی سزا مل گی میں نے ایک بے قصور کو رسوا کیا اللہ نے میری بیٹی کی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صورت میں مجھ سے مکافات عمل لیے لیا۔پروین اشعر کے سامنے ہاتھ جوڑ کے

بولی۔اشعر ضبط سے اپنی آنکھیں بند کرتا ہے۔اریشہ سسکیاں لئے کہ رو رہی تھی

اشعر انگارے بھری آنکھوں سے پروین کی طرف دیکھتا ہے۔اگر آپکی بیٹی کے

ساتھ یہ سب نہیں ہوتا تو آپکی کبھی ہمیں سچائی نہیں بتاتی۔میں نے آپکا ہر

ایک ظلم سہا ہے یہ سوچ کے آپ جیسی بھی آپ نے ہمیں رہنے دیا لیکن مجھے کیا پتا تھا

ہماری بربادی میں آپکا ہاتھ ہے اشعر نفرت سے کہا۔پروین شرمندہ ہو کے سر جھکا لیتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریشہ روتے ہوئے اشعر کے گلے لگ جاتی ہے اشعر اریشہ کے آنسو پونچھتا ہے۔

اشعر اریشہ کو چھوڑ کے نکلتا ہے۔اشعر غصے سے ڈرئیف کرتا ہوا گھر جاتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر غصے سے گھر میں داخل ہوا آیت اشعر کا غصہ سے لال چہرہ دیکھے گبھرا جاتی

اشعر کے پیچھے کمرے میں جاتی ہے۔اشعر کیا بات ہے۔آیت اشعر کا ہاتھ پکڑ کے

بولی۔تم سے مطلب جاؤ یہاں سے اشعر غصے سے چیخ کہ بولا۔آیت ڈر کے پیچھے ہٹی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر آخر ہوا کیا ہے آپ مجھے کچھ تو بتائے آیت بضد ہو کے بولی۔آیت میری

نظروں کے سامنے سے چلی جاؤ یہی تمہارے لئے یہی بہتر ہے۔اشعر غصے سے بولا

نہیں جاؤ گی میں۔آخر کب تک اشعر آپ مجھے اگنور کرتے رہے گئے

بیوی ہوں آپکی۔ غلطی تو خدا بھی معاف کر دیتا ہے۔آیت روتے ہوئے بولی۔اشعر غصے سے

آیت کو بازو سے پکڑتا ہے اشعر کی انگلیاں آیت کے بازو میں پوست ہو رہی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم میرے ہر درد کی وجہ ہوں۔تمہارے باپ کی وجہ سے میری ماں نے اتنی تکلیفیں

برداشت کیں اشعر نفرت سے بولا۔آیت کے آنسو اشعر کے ہاتھ پر گرتے ہیں۔تم کیوں ہو

میری

زندگی آئیمیں جب جب تمہیں دیکھتا ہوں مجھے اپنی ماں کی تکلیفیں یاد آنے لگتی ہے۔

کاش تم میری زندگی میں شامل نہیں ہوتی۔میں نے اپنی ماں کے قاتل کے بیٹی سے

شادی کرلی۔تم کو دیکھ کے پچھتاوہ ہوتا ہے مجھے۔چلی کیوں نہیں جاتی میری زندگی سے

اشعر جنونی انداز میں کہا۔اشعر پیلز مجھے معاف کردے میں آپکے بغیر نہیں رہ سکتی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت روتے ہوئے اشعر سے کہا۔تم تو مجھ سے طلاق چاہتی تھی ناتواب کیوں میرے

ساتھ رہنا چاہتی ہوں؟جب تمہاری محبت کہاں چلی گئی تھی اشعر نفرت سے بولا

اشعر آیت کا ہاتھ پکڑ کے گھر سے باہر نکل دیتا ہے۔آیت میری زندگی سے چلی جاؤ

اشعر غصے سے کہا۔اشعر پیلز دروازہ کھولے میں کہاں جاؤں گی آیت روتے ہوئے بولی

وہی جاؤ جہاں تم رہ رہی تھی۔میری زندگی میں اور میرے گھر میں تمہارے لیے کوئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جگہ نہیں ہے اشعر نے بند دروازے کے اندر سے چیخ کہ کہا، آیت روتے ہوئے دروازے کے

پاس بیٹھ جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نمرہ جو آیت سے ملنے آئی تھی آیت کو دروازے پر اسطرح بیٹھے دیکھے گھبرا جاتی ہے

کیا ہوا آیت اسطرح یہاں کیوں بیٹھی ہوں؟ نمرہ پریشانی سے پوچھا۔

آیت روتے ہوئے نمرہ کے گلے لگ گی، ساری بات سنے کے بعد نمرہ غصے سے اندر جانے لگتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن آیت روک لیتی ہے۔ چلوں آیت تم میرے گھر چلوں نمرہ غصے سے بولی۔

آیت نمرہ کے ساتھ چلی گئی۔ نمرہ غصے سے ارسلان کو فون ملاتی ہے

اور اُسکو خوب سناتی ہے۔ کیسا دوست ہے تمہارا کوئی اسطرح اپنی بیوی کو گھر سے

نکلتا ہے نمرہ دل کی بھڑس نکال کہ بولی۔ نمرہ آیت کو اپنے گھر لیے آئی تھی

ارسلان ارم کو اس بارے میں کچھ نہیں بتاتا وہ نہیں چاہتا تھا وہ

پریشان ہوں ارسلان پریشانی سے گھر سے باہر نکلتا ہے۔ رو کو ارسلان میں بھی ساتھ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چل رہی ہوں پیچھے سے ارفع افتخار بولی۔ماما آپ ارسلان پریشانی سے کہا

میں نے ساری باتیں سن لی ہے۔تم چلوں ذرا اشعر کو میں دیکھتی ہوں

بہت دماغ خراب ہو گیا ایک مئسلہ ختم ہوتا نہیں دوسرا شروع ہو جاتا ہے

زندگی کو اسٹار پیلس کے ڈرامے بنا کے رکھا ہے۔ارفع غصے سے بولی

ارسلان اشعر کی شامت کا سوچتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گیا اشعر ارسلان کی ماں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کو ماما ہی بولتا ہے۔وہ اشعر کو اپنا دوسرا بیٹا مانتی ہے۔اشعر اگر کسی کی

سنتا ہے تو ارسلان کی ماں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اریشہ فرمان کے ساتھ بیٹھی تھی۔اریشہ میں سمجھ سکتا ہوں تم پر کیا گزر رہی ہے

فرمان اریشہ کے آنسو صاف کرتا ہوا بولا۔فرمان مامی اتنی بری نکلے گی میں نے

یہ نہیں سوچا تھا۔اریشہ روتے ہوئے بولی۔رو لو جتنا رونا ہے تمہارے دل ہلکا ہو جائے گا

لیکن اسکے بعد میں تمہاری ان پیاری آنکھوں میں آنسو نا دیکھو۔تمہاری شکل ویسے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کتنی ڈراؤنی لگتی ہے رونے کی وجہ پورا کاجل پھیل گیا تھا۔اب اور بھی ڈراؤنی لگ رہی ہے

فرمان نے شرارت سے کہا۔اریشہ صدمے سے فرمان کی طرف دیکھتی ہے۔

کیا میں آپکو چڑیل لگ رہی ہوں اریشہ اپنے ہاتھ قمر پر رکھے غصے سے کہا۔میں کیا بول

سکتا ہوں آگے تم سمجھ دار ہوں فرمان معصومیت سے کہا۔اریشہ تکیہ اٹھا کے فرمان کو

مارنے لگتی ہے۔فرمان کا مقصد اریشہ کا دھیان بٹانا تھا جس میں وہ کامیاب ہو گیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ورنہ اریشہ ایسے بیٹھے روتی رہتی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حذیفہ اپنی ماں کے قدموں میں بیٹھ کے معافی مانگنے لگتا ہے۔ماما پلیز مجھے معاف

کر دے۔آپ مجھ سے ایک ہفتے سے ناراض ہے۔حذیفہ نم آنکھوں سے سلمہ کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا۔تم چاہتے ہو نا میں تمہیں معاف کرو تو پھر جاؤ پہلے اشعر سے

معافی مانگو اگر وہ تمہیں معاف کر دیتا ہے تو میں تمہیں معاف کر دوں گی سلمہ

کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔اور پھر سلمہ حذیفہ کو وہی بیٹھا چھوڑ کے کمرے سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلی جاتی ہے۔حذیفہ کی نظروں نے دور تک سلمہ کا پیچھا کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اظہر کی طبیعت خراب ہو رہی تھی۔اظہر خون کی الٹیاں کر کے بیٹھا تھا۔

اظہر کی خراب حالت دیکھ کے عرفانہ گبھرا جاتی ہے اور جلد سے حمیدہ کو فون ملاتی ہے

تب تک اظہر گر کے بے ہوش ہو جاتا ہے۔

فرمان فرمان حمیدہ بھاگتے ہوئے فرمان کو آواز دیتے ہوئے فرمان کے کمرے میں آئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اماں کیاہوا؟فرمان حمیدہ کے اسطرح بولنے پر گبھرا کے پوچھا۔تمہارے ماموں کی

طبیعت اچانک خراب ہو گی ہے وہ بے ہوش ہو گئے ہیں حمیدہ پھولی ہوئی سانسوں کے

ساتھ بتاتی ہے۔کیاریشہ کی طرف دیکھتے ہوئے فرمان نے کہا،اچھا آپ چلے

فرمان اپنی گاڑی کی چابی اٹھا کے بولا۔فرمان اریشہ کو پریشان چھوڑ کے حمیدہ کے

ساتھ چلا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا امجد نے اشعر کی شرط سنے کے بعد غصے سے کہا۔ بھائی اس کے

سوا کوئی چارہ نہیں آپکو انعم کو اپنانا ہو گا علیشا پریشانی سے بولی۔ لیکن امجد نے کہا

ویکن کچھ بھائی آپ نے بھی تو ایک معصوم لڑکی کی زندگی برباد کی۔ جبکہ میرے ساتھ

حذیفہ نے کچھ ایسا نہیں کیا وہ تو بس مجھ سے اشعر بن کے بات کرتا تھا۔ علیشا

نے کہا۔ علیشا ٹھیک کہہ رہی ہے دروازے پر کھڑے سجاول خان بولے۔ بابا جان آپ

امجد اپنی جگہ سے کھڑے ہو کے بولا۔ تمہاری وجہ سے پہلی ہی ہماری بہت بدنامی ہوئی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہارے اس پریس کانفرنس کا خوب مذاق بنایا جارہا ہے۔فیسک بوک پر تمہاری کانفرنس

کو لئے کے خوب لطیفے بنائے جارہے ہیں۔اشعر کوئی معمولی بندہ نہیں ہے۔وہ انٹر نیشنل

بسنیس مین ہے۔اُسکا بسنیس دنیا کے ہر ملک میں پھیلا ہوا ہے۔اشعر پر انگلی اٹھانا

ہمیں بہت مہنگا پڑ گیا اور تو اور تم نے جو اُس پر حملہ کرایا تھا اُسنے ہم پر کیس

کر دیا ہے۔جو پولیس والے اس میں زخمی ہوئے تھے اُن کے منہ میں پیسوں سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نے بند کر دیئے لیکن اشعر کا منہ بند کرنے کا سوچا بھی مت۔ اُسکے پاس پیسوں کوئی

کمی نہیں۔ اُسکا باپ ایک رئیس آدمی ہے۔اشعر سے سمجھوتے کے سوا کوئی چارہ

نہیں ہے سجاول خان نے کہا۔ لیکن بابا جان میں بھی کیا کرتا جوانی کی آگ بہت

گرم ہوتی ہے۔امجد نے بے بسی سے کہا۔بیٹا ایک بات یاد رکھنا دوزخ کی آگ

بھی بہت گرم ہوتی ہے۔اگر تم یہ سوچ لیتے تو تمہاری جوانی کی آگ ٹھنڈی

پڑ جاتی۔ سجاول خان طنز کیا۔امجد نے شرمندگی سے نظریں جھکالی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر اپنے کمرے میں لیٹا تھا۔آیت کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔لیکن وہ آیت سے

کچھ وقت کے لیے دور رہنا چاہتا ہے۔اشعر نے غصے سے پورا کمرہ تہس نہس کر دیا تھا

اپنی اور آیت کی تصویر والا فریم اٹھا کے زمین پر پھینک دیا تھا۔جو کرچی کرچی

ہو گیا تھا۔اشعر زور زور سے چیختا ہے۔پروین کا سچ جانے کے بعد اشعر اندر سے

ٹوٹ گیا تھا۔اُس نے ہر رشتے سے دھوکا کھایا۔نہیں آیت اب میں تمہارے ساتھ نہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رہ سکتا۔اشعر اپنے بال کو اپنے ہاتھ کی موٹھی میں جکڑ کے بولا۔

دوسری طرف آیت کمرے میں لیٹی آنسو بہا رہی تھی۔آیت کے دل پہ اشعر کے الفاظ تیر بن

کے لگے تھے۔اشعر آپ بہت برے ہے آیت روتے ہوئے اشعر کی تصویر سے بولی۔

کیا میرا قصور ہے جو میں ایک خود غرض انسان کی بیٹی ہوں آیت سسکیوں سے روتے ہوئے

خود سے بولی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اظہر کی حالت بہت نازک ہے بیٹا تم اریشہ کو لئے آؤ اور اشعر کو بھی فون کر دو

حمیدہ تسبیح پڑھتے ہوئے کہا۔ ٹھیک اماں فرمان اشعر کو فون کرتا ہے لیکن وہ

ریسف نہیں کر رہا تھا۔ فرمان پھر ارسلان کو فون ملاتا ہے۔

ہیلو ہاں فرمان بولو۔ ارسلان گاڑی ڈرئیف کرتے ہوئے کہا۔ کیا ٹھیک ہے میں ماما کے ساتھ

اشعر کی طرف جا رہا ہوں میں اُسکو لئے کہ پہنچتا ہوں۔ ارسلان نے پریشانی سے بولا۔

کیا ہوا ارسلان سب خیریت ہے؟ ارفع افتخار اپنے بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ ٹھیک نہیں ماما اشعر کے والد کی حالت سیریز ہے انکو کینسر ہے وہ بھی لاسٹ اسٹیج پر۔ڈاکٹر نے کہا اب انکے پاس زیادہ وقت نہیں کبھی بھی موت واقع ہو سکتی ہے

جلدی سے اُنکے بچوں کو بلا لیے ارسلان فون بند کر کے گہری سانس لیے کہ بولا

اللہ رحم کرے ارفع پریشانی سے بولی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریشہ فرمان کے ساتھ ہاسپٹل آگئی تھی۔اریشہ ایمر جنسی روم میں اظہر نذیر سے ملنے

آئی۔پاپااریشہ نم آواز سے اظہر کو مشینوں میں گیرا دیکھ کے بولی۔اظہر اریشہ کی

آواز سن کے آنکھیں کھولتا ہے۔اریشہ مجھے معاف کر دو اظہر اپنے ہاتھ اٹھانے کی

کوشش کرتا ہے لیکن ڈرپ لگی ہونے کی وجہ سے اٹھا نہیں پا رہا تھا۔

پاپامیں نے آپکو معاف کر دیا،بیٹیاں ہوتی ایسی ہے نازک سا دل رکھنے والی اپنے

باپ کی آنکھوں میں کوئی بیٹی آنسو برداشت نہیں کر سکتی جو کچھ اظہر نے کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسکی قدرت نے اشعر کو سزا دیدی۔اریشہ اظہر کے سینے سے لگ کے رونے لگتی ہے

باپ کی شفقت پا کے اریشہ کو لگا کہ وہ چھاؤں میں آ گی ہے۔اظہر بھی آنسوؤں سے

رو رہا تھا۔اشعر نہیں آیا؟اظہر نذیر نے پوچھا۔اریشہ فرمان کی طرف سوالیہ

نظروں سے دیکھتی ہے۔ماموں وہ راستے میں ہے آنے والا ہے فرمان ہچکچاتے ہوئے کہا

فرمان مسلسل اشعر کو فون کر رہا تھا لیکن وہ اٹھا نہیں رہا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر ارسلان اشعر کو آواز دیتے ہوئے اشعر پیلس میں داخل ہوا۔اشعر کے نوکر ارسلان کا

راستہ روک لیتے ہیں سر آپ اندر نہیں جا سکتے سر نے کسی کو اندر آنے سے منع کیا ہے

ملازم) حشمت اللہ نے کہا۔میں جا رہا ہوں ہٹو سامنے سے میں خود دیکھتا ہوں)

تمہارے مالک کو۔ارسلان غصے سے بولتا ہوا سیڑھی کی طرف بڑھتا ہے

پیچھے سے ارفع بھی آجاتی ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارسلان اشعر کے کمرے میں قدم رکھتا ہے اشعر کا کمرہ پورا پھیلا ہوا تھا۔پورے کمرے

میں کانچ بکھرے ہوئے تھے۔اشعر خود بیڈ پر لیٹا تھا۔ارسلان افسوس کی نگاہ

اشعر پر ڈالتا ہے۔اشعر یہ کیا کمرے کا حال بنا کے رکھا ہے۔ارفع غصے سے بولی

اشعر ارفع کی آواز سن کے پیچھے موڑ کے دیکھتا ہے اور جلدی سے بیڈ پر سے کھڑا

ہوا۔آنٹی آپ یہاں؟اشعر حیرت سے کہا۔اشعر تم میرے ساتھ ہاسپٹل چلوں تمہارے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پاپا کی طبیعت ٹھیک نہیں۔ارسلان اشعر کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔دیکھو

ارسلان مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی اور میرا اُس شخص کو

کوئی تعلق نہیں اشعر ہنکار بھرتے ہوئے کہا۔اشعر یہ کیا بد تمیزی ہے؟تم ایسے تو نہیں

تھے وہ جیسے بھی ہے تمہارے باپ ہے۔اور اپنی زندگی کی آخری سانسیں لیے رہے ہیں

ارفع اشعر کو ڈانٹتے ہوئے بولی۔کیا اشعر سنجیدگی سے بولا۔اب تم جلدی چلو

ایسا نہ ہو تمہارے پاس صرف پچھتاوہ رہ جائے ارسلان نے کہا۔لیکن میں ان سے نہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ملنا چاہتا جب وہ کہاں تھے مجھے انکی ضرورت تھی۔ویسے بھی وہ میرے لیے پہلے

مر چکے ہیں اب اُنکے ہونے یا نہ ہونے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔اشعر

جنونی انداز میں کہا۔اشعر آج تمہاری ماں زندہ ہوتی تو کب کا تمہارے والد کو

معاف کر چکی ہوتی۔اشعر اتنے سنگ دل نا بناؤ۔وہ بستر مرگ پر ہے

تم کو پکار رہے ہیں۔اپنی ماں کی خاطر چل لوں، تم میری بات نہیں مانو گے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا میں تمہاری ماں نہیں ہو؟ارفع اداسی سے کہا۔آنٹی ایسا مت بولے

اشعر تڑپ کے بولا۔چلوں ارسلان یہاں سے یہ فیصلہ کر چکا ہے ارفع اشعر کو

نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔روک جائے میں چلتا ہوں اشعر ہار مانتے ہوئے کہا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر ارسلان کے ساتھ ہاسپٹل پہنچتا ہے۔اشعر ایمر جنسی روم میں اظہر سے ملنے گیا

اریشہ پہلے سے اظہر کے پاس بیٹھی تھی۔اشعر آہستہ آہستہ قدم اُٹھا کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اظہر کے پاس جا کے کھڑے ہو گیا۔اظہر اشعر کو دیکھ کے اپنے سینے سے لگانے کے لئے

اٹھنا چاہا لیکن کمزوری کی وجہ سے اٹھ نہیں سکا۔اشعر مجھے معاف کر دوں

میں تمہارا گنہگار ہوا ظہر روتے ہوئے بولا۔اشعر اپنے باپ سے نفرت ضرور کرتا تھا

لیکن اپنے باپ کو ایسی حالت میں دیکھ نہیں پاہ رہا تھا۔اشعر آنکھوں میں آنسو

لئے اظہر کو دیکھ رہا تھا پھر آگے بڑھ کے اشعر اظہر کے سینے سے لگ گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر کے سر پر اظہر اپنا کپکپتا ہوا ہاتھ رکھا۔اشعر بچوں کی طرح رو رہا تھا

میں نے آپکو معاف کر دیا پاپا۔اشعر کے منہ سے الفاظ سنے کے اظہر کا دم نکل گیا

اظہر کا ہاتھ ایک طرف گر گیا۔اشعر روتے ہوئے سر اٹھا کے دیکھتا ہے

ہارٹ کی لائن سیدھی چل رہی تھی۔پاپا اریشہ زور سے چیختی ہے۔اتنے میں ڈاکٹر اندر آتے

ہیں۔اشعر سوالیہ نظروں سے ڈاکٹر کی طرف دیکھتا ہے۔سوری ہی از نو مور

ڈاکٹر بول کے چلے جاتے ہیں۔اریشہ زور زور سے رونے لگتی ہے۔اشعر اپنی آنسو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ضبط کرتا ہوا اریشہ کو سنبھالتا ہے۔بھائی پاپا ہمیں چھوڑ کے چلے گئے

اریشہ روتے ہوئے بولی۔اشعر اریشہ کو خود سے لگا کے چپ کرتا ہے اور اظہر کی آنکھیں

بند کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اظہر کی تدفین کے بعد اشعر بنا کسی کو بتائیے یورپ چلا گیا تھا۔

اشعر کے جانے کے بارے میں کسی کو نہیں پتا تھا۔آیت اریشہ کو سنبھال رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت نے پورے گھر سنبھال ہوا تھا۔جو تعزیت کے آرہے تھے سب سے آیت مل رہی تھی

آیت اشعر کو فون ملاتی ہے لیکن اشعر کا نمبر بند جارہا تھا۔آیت تم یہی روک جاؤ

تمہاری یہاں ضرورت ہے نمرہ نے کہا۔ہاں، مجھے پتا ہے۔ارسلان بھائی آیت نمرہ سے

بات کرتے ہوئے ارسلان کو آواز دیتی ہے جو کچھ غصے میں نظر آرہا تھا

ارسلان آیت کے پاس آیا جی بھابھی۔ارسلان بھائی اشعر کا کچھ پتا ہے وہ کہاں ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت پریشانی سے پوچھا۔بھابھی وہ یورپ چلا گیا ہے ارسلان اپنے غصے کو کنٹرول

کرتے ہوئے کہا۔کیا آیت کو یہ سنکے شوک لگا۔ارسلان آیت کو پریشان چھوڑ کے چلا گیا

اشعر ایسے کیسے کسی بنا بتائے چلے گئے۔آیت خود سے سوال کرتی ہے۔کیا اشعر

ہمارے درمیان اتنی دوریاں آگی ہے۔آیت سوچتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر تم یورپ کیوں چلے گئے؟ارفع پریشانی سے اشعر سے فون پر بات کرتے ہوئے پوچھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آنٹی میں نہیں چاہتا تھا کوئی آ کے مجھ سے کہہ میرا باپ مر گیا۔اشعر روتے ہوئے بولا

اشعر میری جان ارفع کا دل بھر آیا۔آنٹی میرے میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ میں

سب سے مل سکتا۔اشعر کسی چھوٹے بچے کی طرح ڈرتے ہوئے بولا۔

اشعر فون بند کر دیتا ہے۔ارفع گری سانس لیتی ہے،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اظہر کو گزرے ہوئے ایک سال ہو گیا تھا۔اشعر نے ان ایک سال میں کسی سے رابطہ نہیں

رکھا۔ارم ارسلان کے ہاں پیارا سا بیٹا ہوا تھا۔جسکا نام ارم نے اسد رکھا تھا۔

ارم کو اسکی آنکھیں اسد سے ملتی جلتی لگی۔سب بہت خوش تھے۔

آیت عرفانہ کے ساتھ رہ رہی تھی۔نمرہ کی شادی شرجیل سے ہو گی تھی۔

اریشہ اور فرمان کے ہاں جڑواں بیٹیاں ہوئی تھی۔جس میں سے ایک ہاتھ بچپن میں ارسلان

نے اپنے بیٹے کے لیے مانگ لیا تھا۔ان ایک سال میں بہت کچھ بدل گیا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انعم کی شادی امجد سے ہو گی تھی۔امجد کے ہاں بیٹی ہوئی تھی۔انعم امجد کے ساتھ

خوش تھی۔علیشا نے سیلائی سینٹر کھول لیا تھا۔جس میں غریب لڑکیوں کو

مفت میں سیلائی سکھاتی تھی۔حذیفہ بہت بدل گیا تھا۔اب وہ اشعر سے

حسد و بغض نہیں رکھتا تھا۔حذیفہ اپنے ماں باپ کو عمرہ کرانے لے گیا تھا

حذیفہ اب اشعر کی طرح ایک کامیاب بسنیس مین بن گیا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پروین کو رہنے کے لئے عرفانہ نے اپنے گھر میں جگہ دیدی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مختار اور سلمہ کے عمرے کے واپس آگے تھے۔انکی دعوت عرفانہ بیگم نے رکھی تھی

سب افراد اس دعوت میں شریک تھے۔ارسلان اپنی فیملی کے ساتھ آگیا تھا

اریشہ اور حمیدہ پہلے سے آگی تھی۔فرمان اپنے ہاسپٹل سے جلدی فارغ ہو کے آگیا تھا

انعم امجد کے ساتھ آئی تھی۔سجاول خان اور علیشا بھی دعوت میں شریک تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت نے سارا انتظام سنبھال تھا۔اشعر کے جانے کے بعد آیت بہت کمزور ہو گی تھی۔

آیت اب پہلی والی آیت نہیں لگتی تھی۔بھابھی گھر میں اتنے ملازم ہیں پھر بھی

آپ اتنا کام کر رہی ہے کچھ انھیں بھی کرنے دے اریشہ آیت کو بریانی دم پر رکھتے ہوئے

دیکھے کہ بولی۔اریشو کیا ہوا ویسے بھی میں سارا دن بور ہوتی رہتی ہوں

کام تو ویسے بھی تھوڑا تھا ہو گیا۔آیت مسکراتے ہوئے بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھابھی جا کے کپڑے چینج کر لیے آپ نے تو تیار ہونا چھوڑ دیا اریشہ آیت کے سادہ سا

کوٹن کے سوٹ میں دیکھا کے بولی۔ کس کیلے تیار ہو؟ اریشہ عورت تو اپنے شوہر

کے لیے تیار ہوتی ہے نا آیت تلخی سے بولی۔ بھابھی سوری میرا مقصد آپکو ہرٹ کرنا نہیں

تھا اریشہ اداسی سے بولی۔ کوئی بات نہیں آیت کچن سے نکلتے ہوئے بولی آیت کو

چلتے ہوئے چکر آنے لگتے ہیں۔ بھابھی آپ ٹھیک تو ہے؟ اریشہ جلدی سے آیت کو پکڑ کے

بولی۔ ہاں میں ٹھیک ہوں پتا نہیں کیوں صبح سے چکر آرہے ہیں آیت بولتی ہوئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیسن کی طرف بھاگی۔اریشہ یہ دیکھتے ہوئے مسکرائی اب تو بھائی کو واپس آنا

پڑے گا۔اریشہ خوش ہو کے بولی۔

آیت کا ڈاکٹر کا چیک اب کرنے کے بعد لیڈی ڈاکٹر نائمہ جو آیت کی دوست تھی۔

پریشانی کوئی بات نہیں تھوڑی وکینس ہے۔ڈاکٹر نائمہ نے بولا۔ہاں میں سمجھ سکتی ہوں

اریشہ خوش ہو کے بولی۔اریشہ کے فضول میں مسکرانے پر ڈاکٹر نائمہ حیرت سے اریشہ کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

طرف دیکھتی ہے۔آپ مسکرا کیوں رہی ہے؟ڈاکٹر نائمہ حیرت سے پوچھا۔وہ مجھے

خوشی برداشت نہیں ہو رہی۔کیسی خوشی؟ڈاکٹر نائمہ سوالیہ نظروں سے اریشہ

کی طرف دیکھتی ہے۔آیت بھی اریشہ کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔بھابھی

ہے نا؟اریشہ خوشی سے بولی۔کیا آیت اور نائمہ دونوں ایک ساتھ (pegrenat) پریگنیٹ

بولی تم کو کس نے کہا آیت پریگنیٹ ہے؟نائمہ نے حیرت سے پوچھا۔بھابھی کو چکر آرہے

تھے الٹی بھی ہوئی تھی تو میں سمجھی بھابھی پریگنیٹ ہے۔اریشہ معصومیت سے بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو اسکا مطلب ہے کہ دنیا کی ہر عورت کو چکر الٹیاں آتی ہیں وہ پریگنیٹ ہو جاتی ہیں

نائمہ نے طنز کیا۔ کیا مطلب؟ تو پھر بھابھی کو چکر کیوں آرہے تھے؟ اریشہ ناسمجھی سے

پوچھا۔ اریشہ تم واقعی میں دو جڑواں بچوں کی ماں ہو نا نائمہ صدمے سے کہا

کیوں کیا ہوا؟ اریشہ پریشانی سے بولی۔ یار آیت کے معدے میں مسئلہ ہو گیا تھا

اسنے رات کو کچھ الٹا سیدھا کھا لیا ہو گا تبھی الٹی ہو گی تھی اور جہاں تک چکر کی بات

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے تو وہ کمزوری سے آرہے تھے۔ سمجھی۔اشعر کو گئے ہوئے ایک سال ہو گیا تو آیت

پریگنیٹ کیسے ہو سکتی ہے۔یار تمہارے پاس دماغ نہیں ہے تھوڑی عقل استعمال کرو

نائمہ نے سنجیدگی سے کہا۔یہ کیا ہو گیا مجھ سے اریشہ نے پریشانی سے بولی

کیوں اب کیا کر دیا تم نے؟آیت نے گھبرا کے پوچھا۔وہ میں نے بھائی کو

بھابھی کی پریگنیٹ کی خبر ای میل کر دی کہ وہ پاپا بنے والے ہے۔اریشہ پریشانی سے بولی

کیا آیت سٹپٹا کے اریشہ کی طرف دیکھتی ہے۔اشعر کیا سوچ رہے ہونگے میرے بارے میں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت اپنا سر پکڑ کے بیٹھ گی۔نائمہ کو اشعر پر جو گزرنے والی ہے یہ سوچ کے فکر ہو رہی

تھی۔بھابھی مجھے معاف کر دے میں نے سوچا تھا بھائی یہ خبر سن کے خوشی سے

واپس آجائے گے اریشہ شرمندگی سے بولی۔خوشی کا تو نہیں پتا صدمہ ضرور لگے گا

نائمہ شرارت سے بولی۔آیت غصے سے تکیہ اٹھا کے نائمہ کو مارا دفع ہو جاو تم دونوں یہاں

سے۔آیت تنگ آ کے بولی۔دونوں کمرے سے چلی گئی۔آیت اشعر کا سوچ سوچ کے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پریشان ہو رہی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر اریشہ کی ای میل پڑھ کے سٹپٹا جاتا ہے۔یہ کسے ممکن ہے۔اشعر اپنا سر پکڑ کے

بیٹھا تھا۔وہ ای میل کو دس بار پڑھ چکا تھا۔تنگ آ کے اشعر نے پاکستان جانے کا فیصلہ

کیا تھا۔اشعر پہلی فلائٹ سے پاکستان آ گیا تھا۔اشعر کو پیک کرنے ارسلان آیا تھا

ارسلان خوشی سے اشعر کے گلے ملتا ہے۔کیسے ہو اشعر۔میں بالکل ٹھیک ہوں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم سناؤ اشعر مسکراتے ہوئے بولا۔ بالکل فیٹ تمہارے سامنے ارسلان گاڑی میں

بیٹھتے ہوئے بولا۔اشعر ارسلان کے ساتھ عرفانہ کے گھر جا رہا تھا۔

اور گھر میں سب کیسے ہیں؟اشعر موبائل چلاتے ہوئے پوچھا۔ہاں سب ٹھیک ہے ارسلان

ڈرائیف کرتے ہوئے بولا۔ باتیں کرتے ہوئے آدھے گھنٹے کا راستہ طے ہو گیا تھا

گاڑی کی آواز سے چوکیدار گیٹ کھولتا ہے۔اشعر کا سامان ملازم لے کے اندر چلے گئے

اشعر کو گھر چھوڑ کے فرمان چلا گیا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر عرفانہ کے پاس بیٹھا تھا۔بیٹا تم تو جا کے ہمیں بھول گئے۔اریشہ کی خوشی میں

بھی تم نہیں آئے۔عرفانہ بیگم تکیہ سے ٹیک لگاتے ہوئے بولی۔دادی جان سوری

مجھے تھوڑا وقت چاہیے تھا۔اشعر اِدھر اُدھر نظریں گھماتے ہوئے بولا۔اشعر کی

نگاہیں آیت کو ڈھونڈ رہی تھی۔بیٹا تم نے مجھے معاف تو کر دیا نا؟عرفانہ بیگم نے

پوچھا۔دادی پرانی باتوں کو بھول جائیں۔اشعر سپاٹ چہرے سے بولا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دادی میں نے ناشتہ بنادیا تھا آپ نے کیا کیوں نہیں؟آیت عرفانہ بیگم کی طرف

دیکھتے ہوئے خفگی سے پوچھا۔اشعر آیت کو غور سے دیکھ رہا تھا

آیت خود پر اشعر کی نظریں محسوس کرتی ہے۔اشعر کی طرف دیکھتی ہے جو اسکا

جانچتی نظروں جائزہ لیے رہا تھا۔آیت کا دل اریشہ کا سر پھاڑنے کا چاہ رہا تھا

بیٹا مجھے ابھی بھوک نہیں۔ابھی تھوڑی دیر آرام کرو گی پھر کھاؤ گی

عرفانہ نے اٹھاتے ہوئے کہا۔اور پھر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت اپنے کمرے میں جانے لگی اشعر آیت کا ہاتھ پکڑ کے روک لیتا ہے۔یہ جو مجھے اریشہ نے

ای میل کیا تھا۔یہ سب کیا بکواس تھی۔اشعر غصے سے آیت کے مقابل کھڑے ہو کے پوچھا

ہاتھ چھوڑے میرا اور یہ سوال جا کے اپنی بہن سے پوچھے۔کیوں کہ وہ جاگتی آنکھوں سے

خواب دیکھتی ہے آیت اپنا ہاتھ اشعر سے چھوڑا کے بولی۔اشعر آیت کا خود کو نظر انداز

کرنا بالکل بھی اچھا نہیں لگا۔اشعر آیت کے پیچھے کمرے میں جاتا ہے اس سے پہلے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کمرے میں داخل ہوتا آیت اشعر کے منہ پر دروازہ بند کر دیتی ہے۔اشعر اپنی

ناک پکڑ کے رہ جاتا ہے۔ چھوڑو گا نہیں تمہیں اشعر اندر سے سلک کے بولا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر سے ملنے اریشہ آ گی تھی۔اشعر اریشہ کی جڑواں بیٹیاں دیکھ کے بہت خوش تھا

بھائی میں آپ سے ناراض ہو۔آپ وہاں جا کے ہمیں بھول گئے اریشہ روٹھے ہوئے کہا

بھائی کی جان بھائی سے غلطی ہو گی۔اشعر کان پکڑ کے بولا۔اریشہ اشعر کے گلے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لگ گی۔اریشہ تم نے مجھے کیاای میل کی تھی۔اشعر ہچکچاتے ہوئے پوچھا

بھائی وہ میں نے مذاق کیا تھا۔آپ کو پاکستان بلانے کیلئے اریشہ ڈرے ہوئے کہا

کیا گھٹیا مذاق تھا اشعر غصے سے بولا۔بھائی مجھے فرمان بلا رہے ہیں

اریشہ بول کے بھاگ جاتی ہے۔اشعر پیچھے مڑ کے دیکھتا ہے تو وہاں کوئی نہیں ہوتا

یہ اریشہ کب بڑی ہو گی۔اشعر اریشہ کی بیٹی سے بولا۔وہ آگے سے ہسنی لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر جھک کے دونوں کو پیار کرنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر کا آیت نے مکمل بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔اشعر جتنا آیت سے بات کرنا چاہتا۔آیت

اتنا اشعر سے دور ہوتی۔اشعر کا سامان نوکر سے آیت دوسرے کمرے میں رکھایا تھا

آیت میری بات سنو اشعر غصے سے آیت کا بازو پکڑ کے بولا۔اشعر میرا ہاتھ چھوڑے

کتنی بار کہا ہے مجھے ہاتھ مت لگائے۔آیت چیخ کے بولی۔شوہر ہو تمہارا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرا پورا حق ہے تم پر۔اور تم کو کیا ہو گیا ہے؟ کیوں ایسے بی ہیف کر رہی ہوں

اشعر آیت کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔آپ نہیں جانتے؟آیت تمسخر اڑاتے ہوئے

بولی۔آیت بس کر دو میں مانتا ہوں مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، تم کو اسطرح

گھر سے نہیں نکالنا چاہے تھا۔اشعر آیت کو بازو سے پکڑ کے بولا۔

اشعر کیا مذاق بنایا ہوا ہے آپ نے ہمارے رشتے کو جب دل کیا جوڑ لیا جب دل کیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

توڑ لیا۔آپ خود کو کیا سمجھتے ہیں؟میں کوئی نوکر ہو آپکی؟

میں بھی انسان ہوں میں بھی سینے میں ایک دل رکھتی ہوں،

کسے آپ مجھے چھوڑ کے یورپ چلے گئے اب ایک سال بعد آ کے مجھ پر اپنا حق جتا رہے ہیں

آیت تلخی سے اشعر کا گریبان پکڑ کے بولی۔آیت انف میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی

ہو گی۔تم اس بات کو اپنی انا کا مسئلہ کیوں بنا رہی ہوں۔اشعر بیچارگی سے بولا

اشعر میرے دل میں اب آپکے لئے کوئی جگہ نہیں بچی۔میرا اب آپ سے کوئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تعلق نہیں ہے۔جب آپ نے میری ایک نہیں سنی تھی میں کیوں آپکی سنو

کیا کہا تھا آپ نے؟ مجھے دیکھے کے آپکو تکلیف ہوتی ہے۔میں چلی جاؤ آپکی

زندگی سے۔اب میں آپ سے کہہ رہی ہوں۔آپ چلے جائے میری زندگی سے

آیت زخمی شیرانی کی طرح اشعر پر چڑھا دوڑی۔اشعر کا ہاتھ اپنے بازوں سے

ہٹا کے چلی گئی۔پیچھے اشعر لب بھینچ کر رہ گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارسلان تم ہنس رہے ہو۔میں یہاں تم سے مشورہ کرنے آیا تھا۔لیکن تیری ہنسی بند نہیں

ہو رہی۔اشعر کب سے ارسلان کو ہنستا دیکھ رہا تھا۔تنگ آ کے بولا۔یار مجھے ہنسی

آ رہی ہے۔تم اریشہ کی ای میل پڑھ کے گھبرا کے پاکستان آ گے۔اور اب بھابھی

تجھے گھاس نہیں ڈال رہی۔ارسلان اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے بولا۔

میں کوئی گھوڑا نہیں ہو جو مجھے گھاس ڈالے گی۔اشعر منہ بنا کے بولا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار برامت من لیکن غلطی تیری ہے۔تو جس طرح یہاں سے گیا تھا

بھابھی کا یہ ریکیشن بنتا ہے۔ارسلان سنجیدہ ہو کے بولا۔یار وہ تو شیرانی بن کے میرے

سامنے کھڑی تھی۔وہ مجھے بات کرنے کا موقع نہیں دے رہی اور اوپر سے اُسکو

ارفع آنٹی کی مکمل سپورٹ حاصل ہے،وہ اُسی کا ساتھ دیئے رہی ہے۔میری یہاں

کسی کو پرواہ نہیں۔کسی آسانی سے کہا دیا چلئے جاؤ یہاں سے۔یار وہ گن گن کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بدلے لئے رہی ہے۔اشعر دھائی دیتے ہوئے بولا۔بھائی صبر کر۔اسے کہتے ہیں

Women power ۔عورت جب محبت کرنے پر آتی ہے تو سر پر بیٹھاتی ہے

لیکن جب نفرت کرنے پر آجائے تو وہ سر سے اتر کے زمین پر پٹھک دیتی ہیں

ارسلان گری سانس لیتے ہوئے دانشور کی طرح بولا۔بکواس بند کرو اپنی

تم سے کچھ کہنا فضول ہے اشعر بدمزہ ہوا۔میں خود ہی کچھ کرتا ہوں

اشعر کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر کمرے میں بیٹھا اپنے آفس کی فائل دیکھ رہا تھا۔اشعر صاحب جی باہر

حذیفہ صاحب آئے ہیں۔ملازم اشعر سے بولا۔ٹھیک ہے تم اُسکو ڈرائنگ روم

میں بیٹھاو میں آتا ہوں۔اشعر اپنا فائل بیڈ پر رکھے۔ڈرئینگ روم کی طرف بڑھتا ہے

حذیفہ اشعر کو دیکھ کھڑا ہوا۔بیٹھو یہاں کیسے آنا ہوا؟اشعر کرسی پر بیٹھتے ہوئے

پوچھا۔اشعر میں سے معافی مانگنے آیا ہوں،ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا میری

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وجہ سے تمہیں اور بھابھی کو بہت تکلیف پہنچی مجھے بھابھی نے معاف کر دیا

تم بھی پلیز مجھے معاف کر دوں حذیفہ سنجیدگی سے سر جھکا کے بولا۔

اچھا اُسکو محترمہ نے معاف کر دیا، مجھے معاف کرنے میں میڈم اتنی نخرے دیکھا

رہی ہے۔اشعر سوچتا ہے۔ہاں میں نے تم کو کب کا معاف کر دیا اشعر مسکراتے ہوئے بولا

تھنکیس اشعر حذیفہ اشعر کے گلے لگ جاتا ہے۔تمہاری اور علیشا کے درمیان

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ ٹھیک نہیں ہوا؟اشعر نے پوچھا۔نہیں وہ میری شکل دیکھنے کی تیار

نہیں۔حذیفہ تلخی سے مسکراہتے ہوئے بولا۔تم پریشان نہیں ہو میں بات کرو

گا۔اشعر حذیفہ کا بازو تپتا کے بولا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علیشا یار کم کھایا کرو۔دیکھو تم کتنی موٹی ہوتی جارہی ہوں۔فرمان اریشہ کو

تیل میں ڈوبی آلو کے چپس کھاتے ہوئے دیکھ کے بولا۔آپ کی نظر کے چشمے کا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نمبر بڑھ گیا ہے۔میں کہاں سے موٹی ہو گی۔اتنی اسمارٹ تو ہو

اور آپ کیا ہر وقت میرے کھانے پر نظر رکھتے ہیں۔میں نے کھایا کیا ہے دو زنگر برگر

ایک سموسہ 5 جلیبیاں اور تیسری پیلٹ چپس کے تو کھائے ہیں۔اریشہ آخری چپس

سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولا۔کیا اللہ کا مانو اریشہ اتنا تم کھا کے بول رہی ہوں کھایا

نہیں فرمان صدمے سے بولا۔اگر میرے کھانے سے آپکا خرچا بڑھتا ہے تو ٹھیک ہے

میں اپنا خرچا خود اٹھالو گی اریشہ جھوٹ موٹ کے آنسو بہا کے بولی۔یار

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے ایسا کب بولا۔فرمان اپنے بال پکڑ کے بولا۔بس رہنے دئے۔ایک تو مجھے اتنی

باتیں سنادی۔اب ایسا بول رہے ہیں۔اریشہ ناک سکھڑ کے بولی۔ٹھیک ہے

میری ماں مجھ سے غلطی ہو گی مجھے معاف کر دو فرمان ہاتھ جوڑ کے بولا

ٹھیک ہے ایک شرط پر معافی ملے گی اریشہ منہ بنا کے بولی۔کسی شرط

فرمان ہار مانتے ہوئے بولا۔مجھے ایک پلیٹ چپس اور کھانی ہے اریشہ معصومیت سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بولی۔اوف فرمان سر پکڑ کے بیٹھ گیا۔اب جائے بھی ورنہ مجھے بھوکا سونا پڑے گا

اریشہ فرمان کو ہلا کے بولی۔فرمان آنکھیں پھاڑ کے اریشہ کو دیکھتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارم چائے کی پیالی پکڑ کے ارسلان کے ساتھ بیٹھی۔کیا ہوا منہ کیوں اترا ہوا ہے؟

ارم اور ارسلان کے رشتے میں اتنی مضبوط ہو گے تھے کہ ارسلان بنا ارم کے

بولے اسکی پریشانی سمجھ جاتا تھا۔ارسلان آپ اپنے لاڈلے کو سمجھاتے کیوں نہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دن بہ دن بہت شرارتی ہو رہا ہے۔ارم ناک پھولا کے بولی۔یار اب کیا کر دیا؟

اسد ابھی 1 سال کا تو ہے۔تم تو ایسی بول رہی ہوں جیسے وہ بہت بڑا ہو گیا ہے

ارسلان ہنستے ہوئے بولا۔ارسلان آپکو اپنی ڈیوٹی سے فرصت نہیں۔وہ اب بڑھا ہو رہا ہے

میرا موبائل توڑ دیا۔مجھے سکون سے بیٹھنے نہیں دیتا۔کل تو وہ گھٹنوں کے بل چلاتا

ہوا سیڑھی چڑھ گیا۔وہاں سے مجھے آواز دے رہا تھا۔میں سارے کام چھوڑ کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اُسکو جا کے اتارارم روہانسی ہو کے بولی۔ارسلان نے قہقہہ لگایا۔ہنس لئے آپکو کیا

پتا کتنا میرے ناک میں دم کر رکھا ہے۔اسد جو واہ گر میں بیٹھا تھا وہ اپنی شرارت کا

سن کے خوشی سے ہنسنے لگا۔ارم نے گھور کے اسد کو دیکھا۔لے لئے یہ دیکھو ماما

کیا بول رہی ہے؟ارسلان اسد کو گود میں اٹھا کے پیار سے بولا۔

!اسد اپنے پاپا کے یونیفارم میں لگے پیچ سے کھیل رہا تھا۔اسلام و علیکم

اشعر اتنے میں آجاتا ہے ارم کو سلام کرتا ہے۔وعلیکم السلام بھائی ارم خوشی سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر کے سلام کا جواب دیتی ہے۔اشعر ارم کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھتا ہے

اشعر پھر ارسلان کی طرف بڑھتا ہے ارسلان کی گود سے اسد کو اٹھا کے خوب پیار کرتا ہے

بھائی آپ بیٹھے میں آپکے لئے چائے لاتی ہوں۔ارم اشعر سے بول کے کچن کی طرف بڑھی

اشعر ارسلان کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا۔یہاں کیسے آنا ہوا؟ارسلان اشعر سے سوال کیا

آنٹی سے کام تھا اشعر اسد کے ساتھ کھیلتے ہوئے جواب دیا۔پھر تو فضول ہی آئے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماما تم سے سخت ناراض ہے، تم کو دیکھ کے گھر سے نکال دے گی ارسلان چائے

سے لطف اٹھاتے ہوئے بولا۔انکل کہاں ہے؟اشعر کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

بیکار میں پوچھ رہے ہو۔اس بار پاپا بھی ماما کی ٹیم میں ہے تمہارے اسطرح جانے سے

وہ بھی بہت خفا ہے۔ارسلان مسکراتے ہوئے بولا۔یار کیا گناہ کر دیا میں نے۔

مطلب حد ہے یار؟اشعر جھنجھلا کے بولا۔اشعر ٹیک اٹ ازی میرے بھائی

یہ سب آپکے جنونی فطرت کی وجہ سے ہوا ہے۔ارسلان اشعر کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بولا۔یاراب میں کیا کروں؟آیت میری سنتی نہیں میری اپنی سگی بہن آیت کے ساتھ

ملی ہوئی ہے۔میں نے اریشہ سے بولا وہ آیت کو سمجھے تو میڈم نے مجھے اتنا لیکچر

سنادیا۔اور یہ کمینہ فرمان میرا فون نہیں اٹھارہا۔گھر گیا تھا ملنے مجھے گھر میں

گھسنے نہیں دیا باہر سے چلتا کر دیا۔اشعر دانت پیس کے بولا۔

اب میں کیا بول سکتا ہوں۔ارسلان اپنے کندھے اچکائے۔ارم اتنی میں ٹرے نمکو،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چپس، بسکٹ اور چائے رکھ کے لیے آئی۔ارم بھاپ اڑاتی چائے اشعر کے سامنے رکھی

کیا بات ہے بھائی؟ارم اشعر کو پریشان دیکھ کے سوال کیا۔ارم تمہاری آپو

کتنی ظلم ہے ذرا سا مجھ پر ترس نہیں آرہا وہ معاف کرنے کو تیار نہیں

اشعر ٹھنڈی آہ بھر کے بولا۔بھائی برا مت مانے گا۔لیکن اس میں سارا قصور آپکا ہے

آپ نے آپو کی نادانی کو معاف کرنے کے بجائے انکو گھر سے نکال دیا تھا۔اور پھر انکو

چھوڑ کے یورپ چلے گئے۔ارم اشعر کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ہاں مجھے ایسا نہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرنا چاہیے تھا۔میں شرمندہ ہوں۔کیا مجھے معافی نہیں مل سکتی؟وہ مجھے بات

کرنے کا موقع نہیں دے رہی۔اشعر بیچارگی سے بولا۔اچھا ٹھیک ہے آپو سے میں بات

کرو گی۔ارم اشعر کو پریشان دیکھ کے بولی۔اچھا چائے تو پیے ورنہ ٹھنڈی ہو جائے گی

ارم نے اشعر سے کہا۔اشعر خاموشی سے چائے پینے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت تم اور اشعر بھائی مجھے ٹوم اور جیری کی طرح لگتے ہوں جب دیکھو لڑتے رہتے

ہوں نمرہ چپس کھاتے ہوئے بولی۔آیت گھور کے نمرہ کو دیکھتی ہے۔اچھا ناسیریز

نہیں ہو مذاق کر رہی ہوں۔نمرہ پیکٹ سے آخری چپس کھاتے ہوئے کہا۔

نمرہ اشعر نے مجھے تڑپتا چھوڑ کے چلے گئے تھے۔ایک بار بھی مجھے موڑ کے نہیں پوچھا

اب ایک سال بعد آ کے مجھ پر اپنا حق جتا رہے ہیں آیت نے منہ بنا کے بولا۔

اچھا سیٹ نہیں ہو تھوڑا سا تو اشعر بھائی کو ستانا بنتا ہے نمرہ مسکراتے ہوئے کہا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر علیشا سے ملنے آیا تھا۔اشعر کو دیکھ کر علیشا حیران کن نظروں سے اشعر کو

دیکھتی ہے۔آپ پاکستان کب آئے؟علیشا اشعر سے پوچھا۔دو دن ہو گئے۔آپ کیسی ہے؟

اشعر بیلو کلر کے پیشنٹ شرٹ میں بہت ہنڈسم لگ رہا تھا۔اُسکی بروان آنکھوں

کے سحر میں کوئی بھی گرفتار ہو سکتا تھا۔کاش اشعر آپ میرا مقدر ہوتے بے اختیار

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیشا نے دل میں سوچا۔ کیا سوچنے لگی؟ علیشا کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے اشعر چونک

کے علیشا کے سامنے ہاتھ ہلا کے بولا۔ ک کچھ نہیں علیشا ہر بڑاہ کر بولی۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔ اشعر سنجیدگی سے بولا۔ اگر آپکو حذیفہ کے بارے میں

بات کرنی ہے تو مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔ علیشا کانٹ دار لہجے میں

بولی۔ علیشا دیکھو تم ماضی میں جو کچھ ہوا اُسکو بھول نہیں سکتی۔ اشعر

علیشا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ نہیں میں چاہ کے بھی نہیں بھول سکتی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر آپ میرے نصیب میں نہیں تھے یہ میں نے مان لیا اسکے علاوہ مجھ سے کوئی امید

مت رکھے آپکو کیا پتا جسکو ٹوٹ کے چاہو وہ آپ کے سامنے کسی اور کا ہو جائے تو

اُسکا درد کیسا ہوتا ہے۔نہ جاتے ہوئے بھی علیشا کے لہجے میں تلخی آ گی تھی۔

علیشا پھر اٹھ کے وہاں سے چلی جاتی ہے۔اشعر مایوس سے واپس چلا گیا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت کی کل سالگرہ تھی ارم اریشہ کے ساتھ شاپنگ کرنے آئی تھی۔اشعر بھی وہی

پہنچ گیا تھا۔بھائی آپ نے کیا پلین تیار کیا ہے؟اریشہ چاٹ کھاتے ہوئے پوچھا

اشعر پھر دونوں کو کل کیلئے پلین بتاتا ہے۔بھائی آپکو کیا لگتا ہے بھابھی آپ کو

معاف کر دے گی اریشہ نے سوال کیا۔یار مجھ سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتی

اشعر مسکراتے ہوئے بولا۔بھائی پلین تو بہت اچھا ہے ارم خوش ہو کے بولی

اریشہ تم یہ اتنا کب سے کھانے لگی؟اشعر اریشہ کو تیسری پلیٹ چاٹ کی کھاتا دیکھ کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیرت سے پوچھا۔بھائی اتنا کم تو کھاتی ہوں۔اریشہ معصومیت سے بولی۔

یہ کم ہے۔ابھی اس سے پہلے تم نے دو بر گر کھا چکی ہوں۔اور اتنا کھاؤ گی

تو تمہارا ویٹ بڑھ جائے گا۔اشعر صدمے سے کہا۔بھائی آپ بھی فرمان کی طرح مجھے

بول رہی ہے اریشہ منہ بنا کے بولی۔اریشہ بس کرو رکھو ایسے اشعر اریشہ کے ہاتھ سے

پیلٹ لیے کے بولا۔اب تم کل سے جیم جاؤ گی۔دیکھو کتنی موٹی ہوتی جا رہی ہوں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور یہ اپنا کھانا کم کرو اور اب تم بس ایک روٹی کھاؤ گی۔اشعر اریشہ کو ڈانٹے ہوئے

کہا۔اریشہ منہ بنالیتی ہے۔ارم کو اریشہ کی شکل دیکھ کے ہنسی آنے لگتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حذیفہ تم شادی کیوں نہیں کر لیتے شرجیل حذیفہ سے بولا۔کیا تم مجھ سے آفس شادی کی

بات کرنے کیلے آئے ہوں؟حذیفہ شرجیل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔یار تم اتنا بدل گئے

ہوں لیکن تم ایک بات مان کیوں نہیں لیتے علیشا تمہاری نصیب میں نہیں۔تم کتنی بار

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اُسے ذلیل ہو چکے ہو۔شرجیل پریشانی سے بولا۔علیشا کو میں چاہ کے بھی بھول نہیں

سکتا مجھے یقین ہے وہ میرے مقدر میں ایک نا ایک دن لکھ دی جائے گی۔حذیفہ

مسکراتے ہوئے بولا۔شرجیل افسوس سے حذیفہ کی طرف دیکھتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا بات ارسلان تم نے مجھے کیوں بلایا؟اشعر ارسلان سے ملنے آرمی کے آفس میں آیا تھا

یار ایک لڑکی مجھے میلی ہے۔اُسکے ساتھ بہت برا ہوا ہے۔وہ لڑکی کو ایک رونگ نمبر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تنگ کرتا تھا۔پہلے تو وہ بات نہیں کرتی تھی وہ نمبر بدل بدل کے اُسکو پریشان کرتا تھا

لیکن پھر وہ لڑکی اسکے جال کو محبت سمجھ بیٹھی۔اُسے روز فون پر باتیں کرنے

لگی۔تم کو تو پتا ہے جب ایک لڑکا لڑکی ایک ہوتے ہیں انکے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے

باتیں ملاقات تک جا پہنچی پھر ملاقات میں لڑکی کا اسنے لڑکے نے ریپ کر دیا اور اُسکی

ویڈیو بنالی اور اُسکو بلیک میل کر رہا ہے۔اب وہ لڑکی آرمی کے ہیڈ آفس میں بیٹھی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارسلان ساری بات اشعر کو بتاتا ہے۔تو تم کیا چاہتے ہو؟ یار میں اس لڑکے کے ہاتھ نہیں

ڈال سکتا وہ مشہور بسنیس مین وحید ارشد کا بیٹا زوہیب ہے۔وہ جیل سے جب باعزت

بری ہو گیا تھا۔اب میں اس لڑکی کے ساتھ زیادتی کرنے کے کیس میں کچھ کرتا بھی

ہو تو کچھ نہیں ہو گا بس میڈیا لڑکی کے پیچھے پڑ جائے گا لڑکی کی بہت بدنامی ہو گی

ارسلان گری سانس لیتے ہوئے بولا۔اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟اشعر سنجیدگی سے

بولا۔میں چاہتا ہوں تم زوہیب سے ملو۔اُسکو سمجھو یا اُسکی کمزوری دیکھ کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اُسکو مجبور کرو وہ لڑکی سے شادی کرے۔انفارمیشن تو میں نکال سکتا ہوں لیکن

میں اُسکے سامنے نہیں جانا چاہتا میں چاہتا ہوں پورے ٹھوس ثبوتوں کے ساتھ اُسکو

گرفتار کرواور میں دوسرے کیس میں الجھا ہوا ہوں۔اُسکا بھی یہی تھا لڑکا رونگ نمبر پر

تنگ کرتا تھا وہ لڑکی کے بھائی نے فون اٹھالیا پھر غیرت میں آکے بنا سچے جانے بہن کو

قتل کر دیا وہ بھی زندہ جلا کے۔ارسلان افسوس کرتے ہوئے کہا۔کیا تو اُسکے ماں باپ نے روکا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں؟اشعر افسوس سے پوچھا۔نہیں بوڑھے ماں باپ کیا کر سکتے تھے۔

یہ موبائل کے غلط استعمال سے کتنی لڑکیوں کی زندگی برباد ہو گئی ہیں

لیکن یہ سب ہونے کے باوجود نا لڑکیاں انکے جھانسے سے بچتی نہیں۔اور جو لڑکیاں انکے

چکر میں نہیں آتی وہ غیرت کے نام پر قتل ہو جاتی ہیں۔ارسلان دکھ سے بولا

ہاں ٹھیک ہے اس زوہیب کو میں دیکھتا ہوں۔تم پریشان نہ ہوں۔اشعر کچھ

سوچتے ہوئے بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت اشعر کا کب سے انتظار کر رہی تھی۔ ویسے وہ اشعر سے بات نہیں کر رہی تھی

لیکن رات کے 12 بجے رہے تھے اور اشعر کا کچھ پتا نہیں تھا۔ اشعر کی گاڑی کا ہارن کی

آواز آئی۔ لگتا ہے اشعر آ گے ہیں آیت بیڈ سے اٹھ کے کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے کہا

اشعر گاڑی سے اتر کے گھر میں داخل ہوا۔ آیت جلدی سے اشعر کے لئے کھانا گرم

کر کے ٹیبل لگاتی ہے۔ نوری (ملازمہ) آیت نوکرانی کو آواز دیتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی بی بی جی تمہارے صاحب آگے ہیں میں نے کھانا گرم کر کے ٹیبل پر لگا دیا ہے

تم صاحب سے جا کے بولو وہ کھانا کھالے آیت روٹی کا برتن میز پر رکھے بولی

جی بی بی جی نوری کچن سے چلی جاتی ہے۔آیت نے بھی کھانا نہیں کھایا تھا وہ

اشعر کے انتظار میں تھی،آیت کھانا کھانے لگی۔اشعر فریش ہو کے کھانا کھانے

آیا اشعر کو پتا تھا آیت انتظار کر رہی ہو گی۔اشعر آیت کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خاموشی سے کھانا کھانے لگا۔آیت میرے انتظار میں بھوکی رہ سکتی ہوں لیکن مجھے

معاف نہیں کر سکتی اشعر آیت کی آنکھوں میں دیکھ کے بولا۔آپکو کچھ زیادہ خوش فہمی

نہیں ہے؟آیت پانی پینے کے بعد بولی۔آیت بس کر دو تم جیت گی میں ہار گیا۔تم نہیں

سمجھ سکتی اُس وقت میرے پر کیا گزار رہی تھی۔میں کتنا ٹوٹا ہوا تھا۔

مجھے تھوڑا وقت چاہیے تھا۔اشعر دھیمے لہجے میں بولا۔آیت میں نے کہا تھا نا

تم میرے درد کی وجہ ہوں۔میں اُس وقت اپنے ہوش میں نہیں تھا۔میری ماں کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ساتھ برا کرنے میں مامی کا بھی ہاتھ تھا۔ اُس وقت میں نے تم سے کہا تھا مجھے

اکیلا چھوڑ دو لیکن تم نے میری نہیں سنی۔ میں شرمندہ ہوں اپنے ہر لفظ پر

میں اپنے ان الفاظ کو واپس نہیں لا سکتا۔ لیکن تم مجھے کبھی بھی معاف نہیں

کرو گی؟ میں مانتا ہوں تم کو مجھ سے بہتر انسان ملنا چاہیے تھا۔ میں تمہارے

قابل نہیں۔ اشعر کی آنکھوں میں آیت کو درد محسوس ہوا۔ اشعر یہ بول کے کمرے میں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلا گیا۔آیت وہی بیٹھی رہ جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت سو کے اٹھی تو بیڈ کے سائیڈ پہ پھولوں کا گلدستہ رکھا تھا۔آیت پھولوں کا گلدستہ

اٹھا کے پھول سونگھتی ہے۔پھولوں کے ساتھ ایک چیٹ بھی رکھی تھی۔آیت وہ پڑھی

اس میں اسمائل والا ایموجی بنا تھا جس میں سوری لکھا تھا۔آیت مسکراتے ہوئے کھڑی

ہوئی پھر فریش ہو کے شیشے کے سامنے کھڑے ہو کے بالوں میں کنگھی کرنی لگی۔شیشے پہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیپسٹک سے سوری لکھا تھا۔آیت ٹیشو سے شیشہ صاف کرتی ہے۔اور پھر کمرے کا گیٹ

کھولتی ہے آیت پر پھول گرتے ہیں۔آیت خوشی سے کمرے سے باہر نکلی گیٹ بند کرنے لگی

اس دروازے پہ سوری کی چیٹ لگی تھی۔آیت ناشتہ بنانے کچن میں جاتی ہے ناشتہ پہلے

سے تیار کر کے ٹیبل پر سجا تھا۔آیت پسند کا ناشتہ تھا۔آیت ناشتہ کرنے لگی۔پلیٹ

پر بھی سوری کی چیٹ لگی تھی۔آیت مسکرانے لگی۔ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت برتن سمیٹ کے اپنے کمرے کی طرف بڑھتی ہے۔آیت کے موبائل پر

ہیپی برتھ ڈے آیت کا میسج آیا تھا جو اشعر نے بھیجا تھا۔آیت کے موبائل پر سب کے برتھ

ڈے کے messages آتے رہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر آیت کی برتھ ڈائے پارٹی کیلئے انتظامات کئے تھے۔اشعر کی مدد ارم اور اریشہ نے

کرائی تھی۔فرمان بھی اشعر کی مدد کرانے آگیا تھا۔اشعر نے کافی معافی مانگی تب جا کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرمان نے اشعر کو معاف کیا۔کمرے کو غباروں اور پھولوں سے سجایا گیا تھا۔

اشعر نے ہارٹ بنا کے آیت کا نام پھولوں سے لکھا تھا۔سب کام ہونے کے بعد اشعر نے سب

کیلئے پیزا منگایا۔فرمان تم لوگ تو ہو یہاں میں ابھی ارسلان کی طرف جا رہا ہوں

مجھے ارفع آنٹی کو منانا ہے۔اشعر اپنا موبائل اُٹھا کے بولا۔ہاں ٹھیک تم جاؤ میں یہاں پر

ہو۔فرمان مسکراتے ہوئے بولا۔اشعر جلدی سے باہر نکلتا ہے۔فرمان اشعر کے ملازموں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کو گائیڈ کرتا ہیں کیا چیز کہاں رکھنی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر ارفع کے قدموں میں بیٹھ گیا تھا

اشعر تم اسطرح گھٹنوں میں بیٹھ کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو؟ ارفع خفا ہو کے بولی۔ سوری

آنٹی معاف کر دینا۔ دیکھے جب سے پاکستان آیا ہوں سب سے معافی مانگتے پھر رہا ہوں

اشعر معصوم شکل بنا کے بولا۔ اچھا تم کھڑے ہو۔ بیٹا قدموں میں نہیں ساتھ بیٹھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا لگتا ہے ارفع پیار سے بولی۔آنٹی اب تو ناراض نہیں ہے نا؟اشعر بیچارگی سے بولا

نہیں میری جان۔ارفع اشعر کے سر پر ہلکی سی چپیٹ لگا کے بولی۔

اشعر مسکراتا ہے۔اب آپ اور انکل چلے میرے ساتھ آج آپکی لاڈلی بہو کی سالگرہ ہے

اشعر پلیٹ میں رکھا سینوچ کھاتے ہوئے بولا۔چلوں ٹھیک ہے میں ذرا تیار ہو کے آئی

ارفع مسکراتے ہوئے بولی اور پھر کمرے کی طرف بڑھی۔ارفع کے جانے بعد اشعر

افتخار صاحب کے پاس بیٹھا۔انکل تھنکیس کیا آئیڈیا دیا تھا آنٹی کو منانے کا اشعر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افتخار کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے بولا۔ہاں میری تمہاری آنٹی کو جانتا ہوں جب

انکے پاؤں پکڑ لو تو خود ہی مان جاتی ہے افتخار صاحب اخبار میز پر رکھتے ہوئے کہا

آپکا ذاتی تجربہ بتا رہا ہے جب آنٹی ناراض ہوتی ہے آپ یہی کرتے ہیں۔اشعر

شرارت سے بولا۔افتخار صاحب نے اشعر کو گھور کے دیکھا پھر اشعر کے کان پکڑ کے

کھینچ کے بولے ہاں کیا بول رہے تھے تم؟آہ انکل کان چھوڑے کان اور بڑے ہو جائے گے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لڑکیوں کو بڑے کان والے لڑکے پسند نہیں۔میں تو مذاق کر رہا تھا۔اشعر

معصومیت سے بولا۔افتخار صاحب نے سامنے سے آتی ارفع کو دیکھ کے اشعر کے کان جلدی

سے چھوڑ دیا۔کیا ہو رہا تھا ارفع اپنی چادر ٹھیک کرتے ہوئے پوچھا۔کچھ نہیں انکل

مجھے پاؤں پکڑنے کی ٹریننگ دے رہے تھے۔اشعر شرارت سے افتخار کی طرف دیکھ کے

بولا۔کیا مطلب؟ارفع چونک کے اشعر سے پوچھا۔کچھ نہیں بیگم یہ بس ایسی

فضول بولتا رہتا ہے چلے ہمیں دیر ہو رہی ہے۔افتخار صاحب جلدی سے بولے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس پہلے اشعر کچھ بولتا۔پھر دونوں اشعر کے ساتھ نکلتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت الماری کھولتی ہے سامنے آیت کو مہندی کلر کی ساڑھی رکھی نظر آئی۔جس پر

This is for you my love 😨😨 کاغذ کی چیٹ لگی تھی

اشعر نے لکھا تھا۔آیت نیٹ کی مدد سے ساڑھی باندھتی ہے۔آیت تیار ہو کے خود کے میک

اپ کرتی ہے۔کانوں میں میچنگ کی بالیاں پہنی اور بالوں کو پینو سے سیٹ کرتے ہوئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسٹائل سے بال کھلے چھوڑے۔آیت مکمل تیار ہونے کے بعد خود کا تنقیدی جائزہ لیا

آیت اپنی جھیل جیسی گہری کالی آنکھوں میں کاجل لگا کے بہت حسین لگ رہی تھی۔

آیت ساڑھی میں غضب ڈھا رہی تھی۔آیت کے خوبصورت چہرے پر ہلکا سا میک اپ

اور بھی آیت کے حسن کو نکھر رہا تھا۔آیت اپنی ریشمی بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے

کرتی ہے کیسی لگ رہی ہو؟ whatsup موبائل سے اپنی سلیفی لیتی ہے اور نمرہ کو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آتا ہے۔اشعر تیار ہونے کمرے میں آتا ہے آیت کو دیکھ اشعر reply پر فیکٹ نمرہ کا

اپنی جگہ جم جاتا ہے۔آیت ساڑھی میں سیدھے اشعر کے دل میں اتر رہی تھی۔اشعر

کسی ٹرینس کی کیفیت میں آیت کی طرف بڑھتا ہے۔آیت کو اشعر کے اسطرح دیکھنے

سے شرم آرہی تھی۔اشعر آیت کی طرف بڑھتا ہے آیت دو قدم پیچھے ہٹتی ہے۔یہاں تک

کے آیت سنگار میز کے قریب ہوتی ہے اور پیچھے جانے کا راستہ نہیں ہوتا۔اشعر

آیت کے اور قریب ہوا آیت ڈر کے اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے اشعر آیت کی طرف جھکتے ہوئے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میز سے اپنا چابی اٹھتا ہے اور پیچھا ہٹتا ہے۔آیت آنکھ کھول کے اشعر کو دیکھتی ہے

اشعر مسکرا کے چابی آگے کرتا ہے۔آیت کو آنکھ مار کے الماری کھول کے اپنا سوٹ نکل کے

واش کی طرف بڑھتا ہے۔بد تمیز نا ہو تو۔آیت اشعر کی اس حرکت سے مصنوعی

غصہ کرتے ہوئے کہا۔اشعر تیار ہو کے شیشے کے سامنے کھڑے ہو کے بالوں میں کنگھی کرتا

ہے اور خود پر پرفیم کی بارش کرتا ہے۔آیت اشعر کا جائزہ لیتی ہے۔اشعر بروان آنکھوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کو بیلک کلر کے کو کلز سے چھپایا تھا۔بلاشبہ قدرت نے اشعر کو خوبصورت نقش و نگار

سے بنایا تھا اشعر بنا کے کچھ بولے کسی کے بھی دل پر حکومت کرنے کا ہنر رکھتا ہے

اشعر کے جیل سے سیٹ کیے ہوئے بال جو اُسکو مغرور ہونے کا پتا دیتے تھے۔

آیت بے ساختہ اشعر کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔اشعر کب سے خود پر آیت کی

نظر محسوس کر رہا تھا۔اپنی مغرور چال چلتے ہوئے آیت کے پاس آیا۔بہت ہنڈسم لگ رہا

ہوں؟اشعر جھکے آیت سے پوچھا۔نہیں آیت اسطرح اشعر کے پوچھنے پر گھبرا جاتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہر بڑاہ کے بولی۔کیا میں ہنڈسم نہیں ہوں؟اشعر آیت کو تنگ کرتے ہوئے پوچھا

ہاں ہے نا بہت آیت گھبرا کے بولی۔اچھا جی اشعر مسکراتے ہوئے بولا۔آیت کنفیوز ہو کے

سر جھکا لیتی ہے۔اشعر آیت کا ہاتھ پکڑ کر اپنے بازو پر رکھتا ہے۔چلے سب ہمارا

انتظار کر رہے ہیں۔اشعر گمبھیر لہجے میں بولا۔آیت ہاں میں سر ہلایا

دونوں کو سیھڑی سے اترتے دیکھ کے سب لوگ خوش ہو کے آیت کو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرتے ہیں۔ wish

آیت اور اشعر پر پھولوں کی برسات ہوتی ہیں۔آیت یہ سب دیکھ کے بہت خوش ہو ری تھی

اشعر آیت کو خوش دیکھ کے مسکرانے لگا۔آیت اشعر کے ساتھ کیک کاٹتی ہے

کیک پر آیت کا نام لکھا تھا۔آیت اشعر کو کیک کھلاتی اور باری باری سب کو کیک کھلاتی

ہے۔اسکے بعد سب گیم کھلیتے ہیں۔ارفع آیت کو بہت پیار کرتی ہے۔آیت سب کے گفٹ

کھولتی ہے۔سب کے گفٹ بہت اچھے تھے۔آیت سب کا دل سے شکریہ ادا کرتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریشہ تو مزے سے کیک کھانے میں مصروف تھی۔فرمان ٹھنڈ آہ بھر کے رہ گیا تھا

دیکھو اپنی ماما کو کسطرح کھانے سے محبت ہے۔فرمان اپنی بیٹیوں ہانیہ اور تانیہ سے

بولا۔وہ دونوں خوشی سے تالیاں بجانے لگی۔اوف کہاں پھنس گیا تم دونوں ماں پر

گی فرمان اپنا سر پکڑ کے بولا۔کیا باتیں ہو رہی ہیں؟ارسلان فرمان کے کندھے

پر ہاتھ رکھ کے بولا۔یار کچھ نہیں بس اریشہ کی کھانے کی محبت سے تنگ آ گیا ہوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

قسم سے کھانے جلن ہونے لگی۔فرمان بیچارگی سے منہ بنا کے بولا۔ارسلان کی ہنسی چھوٹ

گی، یار یہ اریشہ پہلے ایسی نہیں تھی۔ارسلان ہنستے ہوئے بولا۔ہاں جب سے ماں بنی ہے

تب سے کھانے کا جنون ہو گیا ہے فرمان منہ بنا کے بولا۔اچھا فکر نہیں کروں ٹھیک ہو جائے گی

اب اشعر نے زیادہ کھانے نہیں دینا ویسے ہی اشعر نے اریشہ کا جم میں داخلہ کر دیا ہے

اب وہ روز جم جائے گی۔ارسلان فرمان تسلی دیتے ہوئے کہا۔فرمان اریشہ کی طرف

دیکھتا ہے مجھے نہیں لگتا۔یار میں اسکے ڈائمنڈ کا نکلس لایا تو محترمہ کہنے لگی اس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا تھا کھانے کو لیے آتے۔دنیا میں لوگوں کی بیویاں سونا مانگتی ہیں لیکن میری

بیوی کو سوائے کھانے کی چیزوں کے مانگنے کے سوائے کچھ نہیں آتا۔

فرمان افسردگی سے بولا۔صبر کرو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ارسلان ہنستے ہوئے

بولا۔فرمان ارسلان کی قمر پر مکا مارتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیت سب کے جانے بعد اپنی جیولری اتر رہی تھی۔اشعر آیت کو پیچھے سے ہگ کرتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور اپنی تھوڑی آیت کے بازو پہ رکھتا ہے۔کیسا لگا سبر ئیز؟اشعر کے اسطرح کرنے سے

آیت کا دل زور زور سے ڈھر کنے لگا۔بہت اچھا۔آیت شرماتے ہوئے بولی

اشعر آیت کا رخ اپنی طرف کرتا ہے۔تم نے مجھے معاف کر دیا؟اشعر آیت سے پوچھا

کب کا آیت اشعر کے بال خراب کرتے ہوئے بولی۔اشعر آیت کے دونوں آنکھوں پر اپنے

ہونٹ رکھتا ہے۔آیت اشعر کے سینے سے لگ جاتی ہے۔اشعر آپ نے مجھے بہت رولایا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت اشعر کے سینے سے لگ کے بولی۔آیت میں وعدہ کرتا ہوں

اب کبھی ان آنکھوں میں آنسو آنے دوں گا۔اشعر آیت کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولا

آیت مسکراتے ہوئے اشعر کو دیکھتی ہے۔اشعر آپکو مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہے آپ

کبھی سگریٹ نہیں پیئے گے۔آپکو پتا ہے نا نشہ اسلام میں حرام ہے۔اپنی دل بہلنے کے

لئے تھوڑا سا کوئی نہ ہوں، سگریٹ بھی نشے میں آتی ہے۔آپ بے شک شراب نہیں پیتے لیکن

چھوٹے گناہ کر کے اللہ کو ناراض تو کر رہے ہیں۔آپ مجھ سے وعدہ کرے اب سگریٹ کو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کبھی ہاتھ لگائے گئے۔آیت اپنا ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا۔وعدہ کبھی نہیں پیو گئی۔

اشعر آیت کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کے بولا۔اشعر آیت کا ہاتھ پکڑ کے بیڈ پر بیٹھتا ہے

لیکن مجھ سے زیادہ Ilove you اور آیت کے ہاتھ میں ڈائمنڈ کی رینگ پہنتا ہے۔آیت نہیں

آیت شرماتے ہوئے نظریں جھکا کے بولی۔اشعر آیت کو خود کے قریب کر لیتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سورج کی کرن اشعر کے چہرے پر پڑتی ہے۔اشعر منہ بنا کے دوسری طرف گروٹ بدلتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے۔آیت شاور لیے کے اشعر پر اپنے بالوں کے پانی کا چھینٹا مارتی ہیں۔اشعر اپنے ہاتھ منہ

پر رکھ لیتا ہے۔آیت دوبارہ اشعر کو تنگ کرتی ہے۔اشعر آیت کا ہاتھ پکڑ کے خود کے

قریب کر لیتا ہے۔اب کرو۔آیت شرماتے ہوئے نظریں جھکا لیتی ہے۔اشعر آیت کے سر

پر بوسہ دیتا ہے۔اشعر چھوڑے اب جلدی اٹھ جائے ورنہ آفس کیلے لیٹ ہو جائے گے

آیت اپنا ہاتھ اشعر سے چھوڑا کے بولی۔اچھا تو تم چاہتی ہوں میں آفس جاو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر بیٹھتے ہوئے کہا۔جی اب اٹھ جائے زیادہ رومیو نہیں بنے شرافت سے آفس

جائے آیت ہنستے ہوئے بولی۔آیت تھکنس پھر سے مجھ پر بھروسہ کرنے کیلے

اشعر آیت کا ہاتھ پکڑ کے بولا۔اشعر اس پہلے کوئی خستگی کرتا۔اشعر کا موبائل بجنے

لگا۔اشعر بدمزہ ہو کر پیچھے ہٹتا ہے۔ہیلو ہاں طاہر صاحب میں آتا ہوں۔اشعر

فون بند کر کے اٹھتا ہے۔یار تم بہت ظلم ہو اشعر آیت کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

آیت اشعر کو واش روم جانے کا اشارہ کرتی ہے۔اشعر منہ بنا کے واش روم جاتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت کل رات کے بارے میں سوچتے ہوئے شرمانے لگی۔اشعر نے جو اُس پر

پیار کی بارش کی تھی۔آیت خود کو آئینے میں دیکھتی ہے۔یہ اشعر کی محبت تھی جو

آیت کو اپنا آپ اور بھی حسین لگ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارسلان افتخار صاحب کے ساتھ ناشتہ کر رہا تھا۔ارفع ارم کی کچن میں مدد کر رہا رہی

تھی۔اسد بھی اٹھ گیا۔اب اُسنے رو رو کے پورا گھر سر پر اٹھایا تھا۔ارم تم کام

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چھوڑ دو۔تم اسد کو دیکھو میں یہ پراٹھے لیے کے آتی ہوں ارفع پراٹھے کو پلٹتے ہوئے

کہا۔جی ماما۔ارم جلدی سے اسد کو گود میں لیتی ہے۔ارسلان کا موبائل پر رینک ہوتی ہے

ہیلو ہاں بولو۔ارسلان پراٹھا کھاتے ہوئے فون پر بولا۔کیا! کب ہوا یہ سب ؟ارسلان

ناشتہ چھوڑ کے کھڑا ہوا۔ٹھیک ہے میں پہنچتا ہوں۔ارسلان کیا ہوا؟افتخار صاحب

اپنے بیٹے کو پریشان دیکھ کے پوچھا۔میں نے جس لڑکی کا بتایا تھا اس لڑکی نے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خود کشی کر لی۔ارسلان پریشانی سے کہا۔کیاارم گھبرا کے بولی۔میں نکلتا ہوں

ناشتہ تو کر لیے ارسلان پیچھے سے ارم نے آواز دی لیکن ارسلان بنا جواب دئے چلا گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سر یہ لڑکی کی ویڈیو شاہ زیب نے نیٹ پر ڈال دی تھی۔گھر والوں کو جب یہ پتا چلا

توانھوں نے لڑکی کو خوب برا بھلا کہا۔لڑکی نے دل برداشتہ ہو کے خود کشی کر لی

ارسلان کو رپورٹ دیتے ہوئے بلال نے بتایا۔یہ بہت برا ہوا۔میں اشعر کو بولتا ہو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ شاہ زیب سے نہیں ملے۔ارسلان اشعر کو فون کر کے ساری بات اشعر کو بتاتا ہے

شاہ زیب کو پولیس گرفتار کرنے پہنچی لیکن شاہ زیب ملک سے باہر بھاگنے کے

لیے ایسپڈ سے ڈرئیف کرتا ہوا سامنے ٹرک سے ٹکرا جاتا ہے اور موقعے پر جاں بحق ہو جاتا ہے

شاہ زیب کی موت کی خبر سنے کے شاہ زیب کی ماں پاگل ہو گی۔وحید ارشد کو

غیر قانونی کام کرنے کے جرم میں 10 سال کی جیل ہو جاتی ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عدنان عرشی کے ساتھ بہت خوش تھا۔عدنان نے پورے جتنے بھی غلط کام تھے وہ سب

چھوڑ دئے تھے جسکی وجہ سے مافیا کے لوگ عدنان سے ملنے اسکے گھر آئے تھے

عدنان ایک بار اور سوچ لو اس کام کی وجہ سے آج تم کو یہ مقام ملا ہے

اور تم جانتے ہیں یہاں سے انسان کی واپسی مر کے ہوتی ہے۔عدنان کو دھمکاتے ہوئے

مافیا کے ڈان نے بولا۔میں فیصلہ کر چکا ہوں اور میں تم سے نہیں ڈراتا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عدنان غصے سے بولا تو ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔وہ آدمی اپنی پستول اُٹھا کے

عدنان کو گولی مار دیتا ہے۔عرشی دوسرے کمرے میں تھی۔عرشی کھڑکی سے یہ سب

دیکھ رہی تھی۔عرشی اپنے منہ پر ہاتھ رکھے کے خود چیخنے باز رکھتی ہے

اُن لوگوں کے جانے کے بعد عرشی عدنان کے پاس آئی۔عدنان گبھرامت میں نے ایمبولینس

فون کیا۔عرشی عدنان کا سر اپنی گود میں رکھے روتے ہوئے بولی۔مجھے معاف کر دینا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرا آخری وقت آگیا ہے۔میری وجہ سے تمہارے بیٹے کی موت ہوئی،وہ ماریہ

میرے ساتھ ملی ہوئی تھی۔عدنان کی بات سے عرشی کو زبردست جٹکا لگا

میں تم سے محبت کرتا تھا لیکن تمہاری شادی ہاشم سے ہو گی تو میں نے فیصلہ کر لیا ایک

دن تم۔کو حاصل کر کے دم لوں گا۔میں نے ہاشم کی فیکٹری کو آگ لگائی

میں چاہتا تھا تم اُسکو چھوڑ کے میرے پاس آجاو لیکن تم اسد کی وجہ سے ہاشم سے کبھی

رشتہ نہیں توڑو گی تو اُسکے لئے مجھے اسد کو راستے سے ہٹانا پڑا۔ہو سکے مجھے معاف

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کر دینا۔میں نے یہ سب تم کو حاصل کرنے کیلے کیا۔عدنان آخری بات بولتے کے ساتھ ہی

اُسکا دم نکل جاتا ہے۔عرشی کو آج اپنے گناہوں کی سزا مل گی اُسکو دولت چاہیے تھی

وہ اسکے پاس تھی۔لیکن اُسنے اپنی اولاد کھو دی۔آیت اور ارم کا صبر اُس پر قہر

بنا کے ٹوٹا۔وہ آج اکیلی رہ گی تھی۔عرشی پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی اور پھر اپنے

بال نوچ کے رونے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عرشی نے خود کو پولیس کے حوالے کر دیا تھا۔اپنے گناہوں کا اطراف کر لیا تھا۔اپنے مافیا

کے ساتھیوں کے خلاف پولیس کی مدد کی۔پولیس نے عرشی کی مدد سے ایک پورا گروہ

کو گرفتار کر لیا تھا۔بہت ساری لڑکیاں پولیس نے بازیاب کرائی۔

عدالت نے عرشی کو بیس سال کی

قید کی سزا سنائی گئی۔اور 5 لاکھ جرمانہ عائد کیا گیا۔عرشی کی گرفتاری کی

خبر دیکھ کے ارم کو بہت افسوس ہو رہا تھا۔ارسلان ارم اور آیت کو عرشی سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ملانے جیل لیے کے گیا تھا۔ارم اور آیت مجھے معاف کر دو میں تمہاری مجرم ہوں

عرشی روتے ہوئے اپنے ہاتھ جوڑ کے بولی۔ارم اور آیت افسوس سے عرشی کو دیکھ

رہی تھی۔ہم نے آپکو ہمیشہ اپنی سگی ماں مانا جبکہ آپکے دل میں ہمارے لئے

نفرت بھری تھی۔آپ کی وجہ سے ہماری ماں کی جان ہمارے باپ نے لے لی۔لیکن پھر بھی

آپکے دل میں ہمارے لئے نفرت کم نہیں ہوئی۔آپ ہمارے سامنے ماں ہونے کا ڈھونگ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرتی تھی، پیٹ پیچھے ہمیں بیچنے کی سازش کر رہی تھی۔ لیکن آپ شاید بھول گئی تھی

ہمارا اللہ ہمارے ساتھ تھا۔ اُسنے آپکی سازشوں کو ناکام بنادیا۔ لیکن آپ تب بھی بازی

نہیں آئی اور ارم کو بیچنے کی سازش کرنے لگی۔ آیت نفرت سے عرشی کی طرف دیکھتے

ہوئے کہا۔ عرشی ندامت سے سر جھکا لیتی ہے۔ میں مانتی ہوں میں نے غلط کیا

ہاشم بیگ نے تمہاری ماں سے دولت کیلئے شادی کی تھی۔ آسیہ معذور تھی کوئی اس سے

شادی نہیں کرنا چاہتا تھا، ہاشم بیگ اور میں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ تمہاری

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماں ہمارے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتی تھی۔میں نے اور ہاشم نے مل کے تمہاری ماں

کی دولت ہتھیانے کا پیلن بنایا۔ہاشم نے آسیہ کو اپنے پیار کے جال میں پھنسالیا تھا

شادی کے بعد ہاشم کو تمہاری سے محبت ہونے لگی تھی۔وہ آسیہ کو چھوڑنا نہیں

چاہتا تھا۔آیت کی پیدائش کے بعد ہاشم اور آسیہ کا رشتہ اور مضبوط ہو گیا تھا

آسیہ جتنی خوبصورت کیوں نا ہوں۔اسکے اندر ایک خامی تھی اُسکی معذوری

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاشم بیگ کو آسیہ کے ساتھ کہی بھی جانے میں شرم آتی۔آسیہ پھر سے ماں بنے والی تھی

لیکن ہاشم بیگ آسیہ کی معذوری سے اکتا گیا تھا۔وہ آسیہ سے جان چھوڑانا چاہتا تھا

ہاشم بیگ پھر سے میرے ساتھ تعلقات بحال ہونے لگے ہاشم نے میرے کہنے پہ

آسیہ کو کھانے کے ساتھ تھوڑا تھوڑا زہر دینے لگا جسکی وجہ سے آسیہ بیمار رہنے لگی

آسیہ ارم کی پیدائش کے وقت بہت کمزور تھی۔وہ ارم کی پیدائش کے بعد وہ مر گی

عرشی شرم سے سر جھکا کے ساری سچائی ارم اور آیت کو بتائی۔مجھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنے گناہوں کی سزا مل گی آج میرا بیٹا بھی نہیں رہا۔اسد کو میرے گناہ کھا گے

خدا کیلئے مجھے معاف کر دوں۔ عرشی پاگلوں کی طرح روتے ہوئے بولی۔

آپ نے جو کیا آپکو اسکی سزا مل گی۔ میں آپکو اللہ کی خاطر معاف کرتی ہوں آیت روتے

ہوئے کہا۔ارم ارسلان ارم کے بازو پر زور دیتے ہوئے کہا۔ میں نے بھی آپکو معاف کیا

ارم بولنے کے ساتھ وہاں سے چلی جاتی ہے اور آیت اور ارسلان ارم کے پیچھے جاتے ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیچھے جیل میں کھڑی عرشی اپنے گناہوں کی معافی ملنے پر زور زور سے رونے لگی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علیشا تم کب تک ایک سیراب کے پیچھے بھاگو گی؟ انعم اپنی بیٹی کو سیری لک

کھلاتے ہوئے بولی۔ بھابھی آپ بھی مجھے سمجھنے لگی۔ علیشا منہ بنا کے بولی۔ دیکھو

علیشا اشعر تمہارے نصیب میں نہیں ہے۔ میری مانو حذیفہ سے شادی کیلئے ہاں کر دو

انعم علیشا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ بھابھی پتا ہے میں کیا سوچتی ہوں۔ کاش میں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اُس ہاشم بیگ کی بیٹی ہوتی تو آج اشعر سے میری شادی ہو جاتی۔اشعر آج میرا ہوتا

علیشا تلخی سے مسکراہتے ہوئے کہا۔بس کر دو علیشا کیا پاگل پن ہے یہ۔تم کو کیا

لگتا ہے آیت کی زندگی میں سب کچھ آسان تھا۔اُسکے باپ نے اُسکی ماں کی جان لی تھی

اشعر اور آیت کے تعلقات کوئی محبت والے نہیں تھے۔ان دونوں نے اپنے رشتے میں بہت

کچھ برداشت کیا۔اشعر نے آیت کو اتنی جلدی اپنی بیوی قبول نہیں کیا تھا۔اشعر کا

رویہ آیت کے ساتھ بہت برا تھا۔اب جا کے دونوں کے رشتے میں سکون آیا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پلیز تم کوئی انکی خوشیوں کی دشمن نہیں بنوں۔تم حذیفہ کو ایک موقعہ دیے

کے تو دیکھو۔انعم علیشا سے بول کے جانے لگی۔بھابھی میں حذیفہ سے شادی کیلئے

تیار ہوں پیچھے سے علیشا اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔انعم نے خوشی سے علیشا کو

گلے لگالیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر آیت کے ساتھ بیٹھا موی دیکھ رہا تھا۔آیت تم نے اچھا کیا عرشی بیگم کو معاف

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کر کے۔اشعر ٹی وی بند کر کے بولا۔آیت اشعر کے کندھے پر سر رکھ لیتی ہے۔

اشعر مجھے پاپا کی فکر ہو رہی ہے۔ نجانے وہ کہاں ہونگے۔ اُنھوں نے جس عورت کی خاطر

میری ماں سے بے وفائی کی اسی عورت نے اُنھیں چھوڑ دیا۔ پاپا کسے انسان تھے

صرف اپنی ذات سے پیار کرنے والے۔آیت تلخی سے بولی۔ تم یہ سب سوچ کے خود کو

پریشان نا کرو۔اشعر آیت کو ماتھے پر کس کرتے ہوئے کہا۔ تم نے کھانا کھایا؟اشعر آیت کے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بال پیچھے کرتے ہوئے پوچھا۔ نہیں دوپہر سے کچھ نہیں کھایا۔دل ہی نہیں کر رہا تھا

آیت معصوم شکل بنا کے بولی۔ تم بیٹھو میں تمہارے لئے کھانا گرم کر کے لاتا ہوں

اشعر کھڑے ہوئے کے بولا۔ ٹھیک ہے آیت مسکرا کے بولی۔اشعر پھر کچن کی طرف بڑھا

آیت صوفے سے ٹیک لگاتے ہوئے آنکھیں بند کر لی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اریشہ نے جب سے جم جوائن کیا تھا تب سے اُسکے لئے مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریشہ اپنی پسند کا کچھ بھی نہیں کھا سکتی تھی۔اریشہ کو کیک، چاکلیٹ،

چاول، برگر ہر طرح کے جام فوڈ منع تھے۔فرمان اریشہ کو خوب تنگ کرتا تھا اور بھی

مزے مزے کے کھانے اریشہ سے بنواتا تھا۔اریشہ تو کھا نہیں سکتی تھی۔بس دل موند کر

بیٹھ جاتی تھی۔فرمان مزے سے اریشہ کے سامنے بیٹھ کے بریانی کھا رہا تھا۔

واہ واہ کیا مزے دار بریانی ہے دل قسم سے خوش ہو گیا۔فرمان بریانی سے لطف اندوز ہوتے

ہوئے بولا۔اریشہ کو یہ سب دیکھ کے منہ میں پانی آ رہا تھا۔فرمان مجھے ایک چمچہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بریانی تو چھکائے اریشہ خوش ہو نٹوں پر زبان پھرتے ہوئے بولی۔ نہیں ہاتھ ہٹاو اپنے

اور یہ نظر لگانا بند کرو۔ تمہارا ویسے ہی پانچ کلو وزن اتنی مشکلوں سے کم ہوا ہے

جب تک تم اسمارٹ نہیں ہو جاتی یہ سب کو کھانا دور کی بات تم دیکھو گی نہیں

فرمان بریانی کی پیلٹ اٹھاتے ہوئے بولا۔ اریشہ رونی والی شکل بنا کے فرمان کو

دیکھتی ہے۔ اتنے میں تانیہ اور ہانیہ کی رونے کی آواز کمرے سے آنے لگی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جاؤاپنی اولاد کو سنبھالو فرمان اریشہ کو تپاتے ہوئے کہا۔کیا مصیبت ہے

ایک تو مجھے کوئی کھانا کھانے نہیں دیتا۔اوپر سے ان دونوں کو رونے سے فرصت نہیں

اریشہ جل بھن کے بولی۔اور میں اکیلے انکو سنبھالنے والی نہیں ہوں آپ چلے ایک کو آپ

خاموش کرائے اریشہ فرمان کو ہلا کے بولی۔اچھا چلو فرمان منہ بنا کے بولا۔

فرمان اپنی بریانی کی پیلٹ پکڑ کے اریشہ کے پیچھے کمرے کی طرف بڑھتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارسلان تم ارم کے ساتھ آج ہسپتال جانا اسد کو حفاظتی ٹیکے لگوانے ہیں۔

ارفع کھانا میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ماما آپ چلی جائے مجھے ایک اہم میشن کے لئے

وزیرستان جانا ہے۔ارسلان پیلٹ میں سالن ڈالتے ہوئے بولا۔ارسلان کتنے دن کے لیے جارہے ہو

افتخار صاحب روٹی ارسلان کی طرف بڑھتے ہوئے بولے۔پاپا ایک ہفتے کے لئے ہو سکتا ہے

ایک مہینہ بھی لگ جائے۔آپکو پتا ہے نا کبھی جانا پڑتا ہے۔ارسلان کھانا کھاتے ہوئے

کہا۔ارم منہ بنا کے ارسلان کی طرف دیکھتی ہے۔ارسلان آپکو بس اپنی ڈیوٹی کی پرواہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے۔آپ کے پاس ہمارے لئے ٹائم ہی نہیں ہوتا۔ارم ارسلان سے شکوہ کیا۔ارم تم سمجھا کرو

یار۔میرے لئے میرا فرض سب سے پہلے ہے۔اور جب مجھے موقع ملتا ہے تو میں

پوری کوشش کرتا ہوں تم لوگوں کو وقت دے سکوں ارسلان بیچارگی سے بولا

ارم منہ بنا کے کمرے میں چلی گئی۔ارسلان پریشانی سے ارفع کی طرف دیکھتا ہے

تم پریشان نا ہوں میں سمجھاؤں گی۔ارفع ارسلان کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا وہ بھی اپنی جگہ صحیح ہے۔دیکھو نا تم کو ارم کے ساتھ جانا چاہیے تھا

وہ جب فرمان اور اریشہ کو ایک ساتھ دیکھتی ہے تو اسکا بھی دل چاہتا ہے اسکا

شوہر ایسے ہی اسکے ساتھ رہے۔افتخار صاحب بولے۔پاپا آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں

لیکن میں کروں اچانک ہی فون آ گیا۔ارسلان پریشانی سے کہا۔اچھا تم کھانا کھاؤ

ارفع ارسلان سے بولی۔اور خود ارم کو منانے کمرے میں چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میری بیٹی تو بہت سمجھدار ہے ناارفع ارم کے سر پر ہاتھ پھرتے ہوئے کہا۔ماما

آپ دیکھے ناارسلان کو صرف اپنی ڈیوٹی کی پرواہ ہے۔ارم ارفع کے گلے لگ کے بولی

میری جان تم بھی تو اُسکی مجبوری کو سمجھو۔کونسا انسان ہو گا

جو اپنے گھر والوں کو وقت دینا نہ چاہے۔چلوں بس اپنا موڈ ٹھیک کرو چل کے کھانا

کھاؤ تم اگر اُسکا حوصلہ نہیں بڑھاؤ گی تو وہ کمزور پڑ جائے گا۔شاباش اٹھو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارفع پیار سے ارم سے بولی۔ارم ارفع کے ساتھ کمرے سے باہر جاتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر آیت کو ہسپتال لیے کے آیا تھا۔اشعر کیا بات ہے آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہے؟آیت

پریشانی سے پوچھا۔تم چلوں تو سہی اشعر آیت کا ہاتھ پکڑ کے ایمر جنسی روم میں

لے کے جاتا ہے۔ہاشم بیگ ہاسپٹل کے بیڈ پہ لیٹا تھا۔اُسکی حالت دیکھ کے آیت

کو رونا آرہا تھا۔پاپا آیت کی آواز سنکے ہاشم بیگ اپنی آنکھیں کھولتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیت مم ج ھ ے م ع اف ک ر د و مجھے معاف کر دو ہاشم ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا

پاپا میں نے آپکو معاف کر دیا۔آیت روتے ہاشم بیگ کے سینے لگ کے بولی۔

اشعر آیت کو ہاشم بیگ سے دور کرتا ہے۔دیکھے مسٹر اشعر آپ انھیں معاف کر دے

تا کہ انکی روح آسانی سے نکل سکے۔کمرے میں کھڑے دارو امان کے چیئرمین

نے کہا۔آیت روتے ہوئے اشعر کی طرف دیکھتی ہے۔اشعر پلیز پاپا کو معاف کر دے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پلیز پاپا بہت اذیت میں ہے۔آیت سسکیوں سے روتے ہوئے اشعر کا ہاتھ پکڑ کے بولی

اشعر دیکھے آپکے ساتھ پاپا نے جو کیا آج اُسکی سزا پاپا کو مل گی۔اشعر

آیت کی طرف دیکھ رہا تھا جسکا دل اپنے باپ کی تکلیف دیکھ کے تڑپ رہا تھا

ہاشم بیگ اشعر کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑتا ہے۔ہاشم بیگ کے آنکھوں سے ندامت کے آنسو

بہے رہے تھے۔کل رات میری ماں میرے خواب میں آئی تھی۔وہ وہاں بہت خوش ہے

اس لے میں نے ہاشم بیگ تم کو معاف کیا۔اشعر اپنی آنکھیں بند کر کے ضبط سے بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر کے بولنے کے بعد ہاشم بیگ کا دم نکل جاتا ہے۔پاپا آیت زور سے رونے لگتی ہے

اشعر آیت کو سینے سے لگا کے چپ کراتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاشم بیگ کی موت کو تین مہینے گزر گئے تھے۔آیت پریگنیٹ تھی۔اشعر آیت کا بہت خیال

رکھا رہا تھا۔آیت ہمارے بی بی کی آنکھیں جو ہے تمہاری طرح ہونی چاہیے اور ناک

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میری طرح۔اور بال بھی میرے جیسے ہونے چاہیے اور کان بیشک تمہارے جیسے ہوں

اشعر ٹیراس میں آیت کے ساتھ کھڑے چائے پیتے ہوئے بولا، نہیں ناک میری طرح

ہونی چاہیے آنکھیں آپکی طرح ہونی چاہیے اور بال بھی میری طرح آیت

بسکٹ کھاتے ہوئے کہا۔آیت یہ کیا بات ہوئی۔اشعر منہ بنا کے بولا۔کیا اشعر ہمارا پہلا

بی بی ہو گا تو کچھ تو میری پسند ہوں۔آیت روٹھتے ہوئے کہا۔

عرفانہ جو انھیں بلانے آئی تھی۔ان دونوں کی نوک چونک دیکھ کے انکی لمبی زندگی کی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دعامانگی۔اور واپسی اپنے کمرے میں چلی گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
☆☆

علیشااور حذیفہ کی شادی تھی۔اشعر اور آیت اسٹیج پر آکے حذیفہ کو مبارک باد دیتے ہیں

مختار مسعود بہت خوش تھے انکے بیٹے کو اُسکا ہم پسند ساتھی جو مل گیا تھا

نکاح کے ہونے کے بعد علیشا کو حذیفہ کے ساتھ بیٹھادیا گیا تھا۔علیشا کا

دل حذیفہ کے لیے دھڑک رہا تھا۔شاید یہ نکاح کے بول کا اثر تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انعم ماجد کے ساتھ چلتی ہوئی اشعر اور آیت کے پاس آئی۔اشعر مجھے

معاف کر دو میری وجہ سے تمہیں بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔انعم شرمندگی سے بولی

بھول جاؤ پرانی باتوں کو۔میں خوش ہوں تمہاری اور ماجد لائف سیٹ ہو گی اشعر

مسکراتے ہوئے کہا۔ تھنکیس امجد مسکراتے ہوئے اشعر کے گلے ملتا ہے۔

اسٹیج پر کھڑی سلمہ ان چاروں کو گروپ فوٹو کیلئے بلا رہی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ چاروں اسٹیج کی طرف بڑھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشعر ایمر جنسی روم کے باہر چکر لگا رہا تھا۔یار تم اتنے پریشان کیوں ہو رہے ہو۔انشاءاللہ

سب ٹھیک ہو گا،فرمان اشعر کو تسلی دیتا ہے۔لیکن اشعر کی بے چینی ختم ہونے

کا نام نہیں لے رہی تھی۔ایمر جنسی روم کا دروازہ کھولا۔ڈاکٹر باہر آئے

بہت بہت مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔ڈاکٹر مسکراتے ہوئے کہا۔اشعر خوشی سے ڈاکٹر کے گلے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لگ جاتا ہے،اور میری وائف ؟اشعر آیت کا خیال آتے ہی پوچھا۔وہ بھی ٹھیک ہے

ڈاکٹر نے کہا۔بہت بہت مبارک ہو یار فرمان بول کے اشعر کے گلے لگ گیا۔

اشعر اپنے بیٹے کو اٹھا کے آیت کے پاس لیٹتا ہے۔بہت مبارک ہو اشعر آیت کے سر پر بوسہ

دیتے ہوئے کہا۔ تھنکیس آیت اس پیارے سے تحفے کیلئے۔اشعر خوشی سے بولا

آیت جھکے اپنے بیٹے کو پیار کرتی ہے۔اور نم آواز سے بولی ماشاءاللہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشعر آیت کو خود سے لگالیتا ہے۔اریشہ اسپتال میں سب کو مٹھائی بانٹ رہی تھی

بھائی مٹھائی کھائے اور بھابھی بہت بہت مبارک ہو۔اریشہ خوشی سے بولی

خیر مبارک آیت مسکراتے ہوئے کہا۔فائنلی میں پھوپھو بن گی اریشہ خوشی سے

بچے کو پیار کرتے ہوئے بولی۔فرمان اریشہ کو بچوں کی طرح خوش ہوتے دیکھ کے

مسکراتا ہے۔حمیدہ تانیہ اور عرفانہ ہانیہ کو لیے کے آیت سے ملنے آتی ہے

ارسلان ارم کے ساتھ اسپتال آیا۔ارسلان اشعر کو گلے لگا کے مبارک باد دیتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارم آیت سے گلے ملتی ہے۔اور بچے کو گود میں لیے کے پیار کرتی ہے۔آپو

اسکی آنکھیں تو اشعر بھائی کی طرح بروان ہے اور بال بکل تمہارے جیسے ہے

ارم خوشی سے بولی۔آیت ہنسنی لگی۔ارفع اور افتخار بھی آگے تھے

چلوں بھائی گروپ فوٹو لیتے ہیں۔فرمان اپنا موبائل سے کیمرہ آون کرتے

ہوئے کہا۔پھر سب کی گروپ فوٹولی گئی۔ارفع اور افتخار اشعر کو

خوش دیکھ کے مطمئن تھے۔ارفع دل میں سب بچوں کی خوشیوں کی دعا مانگی

" اختتام "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mera Kia Kasur | By Muniba Asif (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel